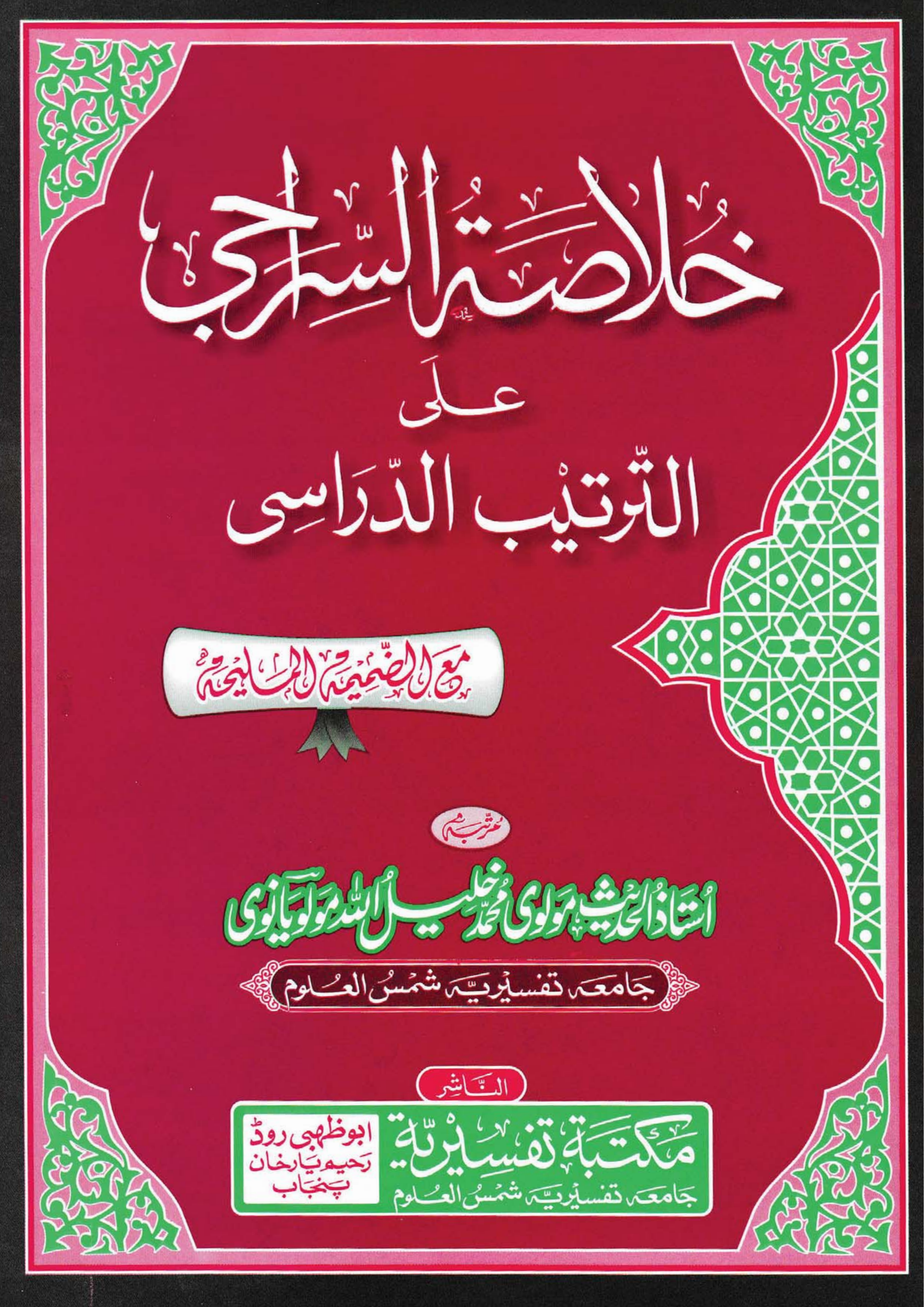


خلاصة السراجي
على
الترتيب الدراسی
مع الضميمة المليحة
مرتبہ
اُستاذ الحدیث مولوی محمد خلیل اللہ مولویازوی
جامعہ تفسیریہ شمس العلوم
الناشر
مکتبة تفسیریة
جامعہ تفسیریہ شمس العلوم
ابوظہبی روڈ
رحیم یار خان
پنجاب

بسم الله الرحمن الرحيم

يا حيّ يا قيّوم برحمتك أستغيث

خلاصة السراجي

على

الترتيب الدراسي

مع الضميمة المليحة





نام کتاب	خلاصۃ السراجی علی ترتیب الدراسی	
مصنف	استاذ الحدیث مولوی محمد خلیل اللہ مولویانوی	
طبع اول	۱۴۲۴ھ	۱۰۰۰
طبع دوم	۱۴۲۶ھ	۱۰۰۰
طبع سوم	۱۴۲۸ھ	۱۱۰۰
طبع چہارم	۱۴۲۹ھ	۱۱۰۰
طبع پنجم	۱۴۳۰ھ	۱۱۰۰
طبع ششم	۱۴۳۲ھ	۱۱۰۰
طبع ہفتم	۱۴۳۳ھ	۱۱۰۰
طبع ہشتم	۱۴۳۵ھ	۱۱۰۰
طبع نہم	۱۴۳۶ھ	۱۱۰۰
ناشر	مکتبہ تفسیریہ جامعہ تفسیریہ شمس العلوم رحیم یارخان	
موبائل	۰۳۲۱-۶۷۰۳۴۹۴	

فہرست

فہرست

فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الحمدلله حمدًا كثيراً طيباً مباركاً فيه مباركاً عليه كمايحب ربنا ويرضٰى. والصلوة والسلام على سيدالمرسلين صلوة تكون لك رضاءً ولحقه أداءً وعلى اله وأصحابه أجمعين۔

أمّابعد:

فَقَدْ قَالَ اللّٰه تعالىٰ: "لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُوْنَ، وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ، نَصِيباً مَّفْرُوْضاً" ۝

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّم: "تَعَلَّمُوا الفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ فَإِنَّها نِصْفُ العِلْمِ۔"

کتاب سراجی میراث میں فقہ حنفی کی اہم کتاب ہے اور اپنے فن میں بنیاد اور دستور کا مقام رکھتی ہے۔ اس فن کی باقی سب کتابیں اس کی خوشہ چیں اور مرہون منت ہیں۔ چونکہ سراجی کا اندازِ بیان انتہائی زکیانہ ہے اور قوانینِ حساب ذھینانہ ہیں اور ان کا انطباق استغنائیہ ہے اس لئے مجھ جیسے لوگوں کیلئے اس کا ذھن میں منضبط رکھنا مشکل تھا۔

میرے والد محترم ومکرم دامت برکاتہم العالیۃ کا طریقہ تعلیم اس میں بہت ہی آسان اور سہل ہے۔ انہوں نے اپنے طریقے کے مطابق "تعلیم الفرائض" کے نام سے ایک کتاب بھی تصنیف فرمائی ہے۔ میں نے اس کو غنیمتِ باردہ پایا اور اسی طریقے کے مطابق تقریباً بیس۲۰ سال سے پڑھاتا آرہا ہوں۔ بفضل اللہ تعالیٰ احوال اور حساب میں مزید انضباط اور تلخیص ہوتی رہی اس سے بفضل اللہ تعالیٰ وعونہ دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ دونوں کتابوں کا خلاصہ لکھا جائے جس سے دورِ حاضر کے طلبہ وطالبات کے لئے علمِ میراث کا سمجھنا، یاد کرنا اور ذھن

میں منضبط رکھنا آسان ہو جائے۔

تو دونوں کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے یہ مختصر اور جامع کتاب ''خلاصۃ السراجی'' لکھنا شروع کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اتمام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کتاب کو ایک مقدمہ، چار ابواب، چالیس اسباق اور خاتمہ پر تقسیم کرکے تدریسی شکل میں لکھا گیا ہے تا کہ پڑھنے، پڑھانے اور یاد کرنے میں آسانی رہے۔

سراجی کے مقدمہ کی باتیں تیسرے باب کے تیسرے سبق میں ہیں۔

مشورہ

تجربے کے تحت مشورہ ہے کہ طلبہ کرام کو ہر سبق کا خلاصہ بتلا کر تشریح سے سمجھایا جائے، جب وہ سبق یاد کرکے سُنا دیں تو مشق کرائی جائے، سالانہ تعلیم ہو تو روزانہ ایک سبق دیا جائے اور دورہ ہو تو روزانہ دو سبق دیے جائیں۔ جماعتیں بنا کر ان پر ایک امیرِ مسئول مقرر کیا جائے۔

سبق اور دور کے تکرار کی نگرانی ہو اور ہر باب کے بعد مکمل دور، امتحان اور باہمی سوال و جواب کی مجلسیں مقرر کی جائیں، نتائج کا برسرِ عام اعلان کیا جائے، آخر میں پھر انہی مراحل سے گزار کر انعام سے نوازا جائے۔

یاد رہے! کہ یہ خلاصہ متن کی مانند مختصر ہے، اس لئے شرحِ صدر کیساتھ سمجھایا جائے اور صرف اسی سبق پر بات ہو، ہر چیز اپنے اپنے سبق میں آجائے گی۔ ابتداء میں مشق صرف اتنی کرائی ہے جتنا پڑھایا ہے۔ مسئلہ بنانا، تصحیح کرنا، ابتداء میں نہ ہو بلکہ ان کے اسباق کے بعد ہو۔ پھر اس کے بعد ''درس السراجی'' پڑھائیں۔

تشکّر

الحمدللہ رواں زبان والے طالب علم پوری میراث کو صرف پندرہ[۱۵] منٹ میں سُنا سکتے ہیں۔

مقدمہ

تعریف:

علم میراث نام ہے فقہ اور حساب کے چند ایسے قوانین کا جن کے ذریعے ہر وارث کا حصہ معلوم ہو جائے۔

موضوع:

وارث اور ترکہ ہے۔

غرض وغایۃ:

ہر وارث کو اس کا حصہ، شرعی پہنچ جانا۔

واضع:

الشَّارِعُ الَّذِی أنشَأ الشَّرعَ، وَهُوَ اللّٰہ سُبحَانَہ، وَتَعَالیٰ

فضیلت:

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: " تَعَلَّمُوا الفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ فَإنَّهَا نِصفُ العِلمِ۔"

مصنف سراجی:

سراج الدین محمد بن محمد بن علامہ عبد الرشید السجاوندی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مصنف تعلیم الفرائض:

اُستاذ التفسیر والحدیث عارف باللہ محمد شریف اللہ دامت برکاتہم العالیۃ۔

الباب الاوّل

﴿پہلا سبق﴾

ورثہ تین قسم ہیں: (۱) ذوی الفروض (۲) عصبات (۳) ذوی الارحام۔

ذوی الفروض اُن کو کہتے ہیں جن کا حصّہ متعین ہو۔

حصص متعینہ چھ ہیں۔نصف، ربع، ثمن۔ثلثان، ثلث، سدس۔

ذوی الفروض کل بارہ نفر ہیں۔چار مرد، آٹھ عورتیں۔انکی تدریس کی ترتیب یہ ہے: اب، جدِ صحیح، اخ خیفی، اخت خیفی، زوج، زوجہ، بنت، بنت الابن، اخت عینی، اخت علّی، ام، جدہ صحیحہ۔

﴿دوسرا سبق﴾

احوال اب

اب کی تین حالتیں اور چار صورتیں ہیں۔

تین حالتیں یہ ہیں: ۱۔عصبۂ محض ۲۔سدس فقط ۳۔سدس وعصبہ

چار صورتیں یہ ہیں: دیکھا جائے گا کہ میت کی اولاد[1] زندہ ہے یا نہیں؟

۱۔ اگر نہیں ہے تو اب عصبہ ہوگا۔

۲۔ اگر ہے تو دیکھا جائے گا نرینہ ہے یا مادہ یا دونوں؟ اگر نرینہ ہے تو اب کو سدس ملے گا۔

۳۔ اگر نرینہ اور مادہ دونوں ہیں تب بھی اب کو سدس ملے گا۔

۴۔ اگر صرف مادہ ہے تو اب سدس وعصبہ دونوں کا مستحق ہوگا۔[2]

مشق

مـ
اب
عصبہ

مـ	
اب	ابن
سدس	

مـ		
اب	ابن	بنت
سدس		

مـ	
اب	بنت
سدس وعصبہ	

۱۔ اولاد سے مراد بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی الخ ہیں۔

۲۔ فائدہ۔اب کے احوال صرف اولاد پر موقوف ہیں۔

﴿تیسرا سبق﴾

احوال جدِ صحیح

جد کی دو قسمیں ہیں: (۱) جد صحیح (۲) جد فاسد

جد صحیح اس کو کہتے ہیں کہ میت اور جد کے درمیان ''ام'' کا واسطہ نہ ہو، جیسے: اب الاب۔

جد فاسد اس کو کہتے ہیں کہ میت اور جد کے درمیان ''ام'' کا واسطہ ہو، جیسے: اب الام۔

جد صحیح کی چار حالتیں اور پانچ صورتیں ہیں۔

چار حالتیں یہ ہیں: (۱) حجب (۲) عصبہ محض (۳) سدس فقط (۴) سدس وعصبہ

پانچ صورتیں یہ ہیں: دیکھا جائے گا کہ میت کا اب ہے یا نہیں؟

۱۔ اگر ہے تو جد محجوب ہوگا۔ اگر نہیں ہے تو جد اب کے قائم مقام ہوگا یعنی:

۲۔ دیکھا جائے گا کہ میت کی اولاد ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو جد عصبہ ہوگا۔

۳۔ اگر ہے تو دیکھا جائے گا کہ نرینہ ہے یا مادہ یا نر و مادہ دونوں، اگر نرینہ ہے تو جد کو سدس ملے گا۔

۴۔ اگر نرینہ اور مادہ دونوں ہیں تب بھی جد کو سدس ملے گا۔

۵۔ اگر صرف مادہ ہے تو جد سدس وعصبہ دونوں کا مستحق ہوگا۔ (۳)

مشق

مـ
جد بنت

مـ
جد ابن

مـ
جد اب

مـ
جد بنت اب

مـ
جد

مـ
جد اب بنت الابن

مـ
جد ابن الابن

۳- فائدہ: جد کے حالات صرف اب اور اولاد پر موقوف ہیں۔

﴿چوتھا سبق﴾

احوالِ اخِ خیفی واختِ خیفی

تعریف: اخوۃ واخوات خیفی ان کو کہتے ہیں جن کی ماں ایک ہو باپ الگ الگ ہوں۔

ان کی تین حالتیں اور تین صورتیں ہیں۔

تین حالتیں یہ ہیں: (۱) حجب (۲) سدس (۳) ثلث

تین صورتیں یہ ہیں: دیکھا جائے گا کہ میت کے اصول[۴] یا فروع میں سے کوئی ایک ہے یا نہیں؟

۱۔ اگر ہے تو اخوۃ واخوات خیفی محجوب ہونگے۔

۲۔ اگر نہیں ہے تو دیکھا جائے گا کہ یہ ایک ہے یا ایک سے زائد؟ اگر ایک ہے تو اس کو سدس ملے گا۔

۳۔ اگر ایک سے زائد ہیں تو ثلث میں برابر شریک ہونگے۔
(للذکر مثل حظ الانثیین کا حکم نہ ہوگا)[۵]

مشق

مسـ
اخت خ — اب

مسـ
اخ خ — بنت

مسـ
اخت خ

مسـ
اخ خ — اخت خ

مسـ
اخت خ — اخ خ — ابن الابن

﴿پانچواں سبق﴾

احوالِ زوج

زوج کی دو حالتیں اور دو صورتیں ہیں۔

دو حالتیں یہ ہیں: (۱) نصف (۲) ربع

دو صورتیں یہ ہیں: دیکھا جائے گا کہ میت[۶] کی اولاد ہے یا نہیں؟

۴۔ اصول سے مراد باپ، دادا الخ ہیں اور فروع سے مراد اولاد ہے۔

۵۔ فائدہ: اخوۃ واخوات خیفی کے حالات صرف اصول اور فروع پر موقوف ہیں۔

۶۔ میت سے مراد زوجہ ہے۔ اس سے اولاد خواہ اس شوہر سے ہو یا سابق شوہر سے ہو۔

۱۔ اگر نہیں ہے تو شوہر کو نصف ملے گا۔

۲۔ اگر ہے تو شوہر کو ربع ملے گا۔

احوالِ زوجہ

زوجہ کی دو حالتیں اور دو صورتیں ہیں۔

دو حالتیں یہ ہیں: (۱) ربع (۲) ثمن

دو صورتیں یہ ہیں: دیکھا جائے گا کہ میت[۷] کی اولاد ہے یا نہیں؟

۱۔ اگر نہیں ہے تو بیوی کو ربع ملے گا۔

۲۔ اگر ہے تو بیوی کو ثمن ملے گا۔

بیوی ایک ہو یا زیادہ ہوں تمام کو ایک ہی ربع یا ایک ہی ثمن ملے گا۔[۸]

تعریفِ اولاد:

اولاد اس کو کہتے ہیں جو میت کی طرف بلا واسطہ یا بواسطہ مذکر منسوب ہو۔

مشق

زوج ـــ بنت

زوج ـــ اخت ع

زوج ـــ ابن العم

زوجہ ـــ جد

زوجہ ـــ اخ ع

زوجہ ـــ ابن

زوجہ ـــ زوجہ ـــ بنت الابن

زوجہ ـــ زوجہ ـــ بنت العم

﴿چھٹا سبق﴾

احوالِ بنت

بنت کی تین حالتیں اور تین صورتیں ہیں۔

تین حالتیں یہ ہیں: (۱) نصف (۲) ثلثان (۳) عصبہ

۷۔ میت سے مراد زوج ہے، اس سے اولاد خواہ اسی بیوی سے ہو یا سابقہ سے ہو۔

۸۔ فائدہ۔ زوجین کے حالات صرف اولاد پر موقوف ہیں۔

تین صورتیں یہ ہیں: دیکھا جائے گا کہ میت کی بنت کے ساتھ ابن ہے یا نہیں؟

۱۔ اگر ہے تو اس کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی فللذکر مثل حظ الأنثیین۔

۲۔ اگر نہیں ہے تو دیکھا جائے گا کہ بنت ایک ہے یا ایک سے زائد؟ اگر ایک ہے تو نصف لے گی۔

۳۔ ایک سے زائد ہیں تو ثلثان میں برابر شریک ہوں گی۔

مشق

بنت	بنت

زوجہ	بنت

بنت	ابن

بنت	بنت	ابن

﴿ساتواں سبق﴾

احوالِ بنت الابن

بنت الابن کی پانچ حالتیں اور چار جملے ہیں۔

پانچ حالتیں یہ ہیں: (۱) نصف (۲) ثلثان (۳) عصبہ (۴) سدس (۵) حجب

چار جملے یہ ہیں: دیکھا جائے گا کہ میت کی اولاد [۹] ہے یا نہیں؟

۱۔ اگر نہیں ہے تو بنت الابن بنت کے قائم مقام ہوگی۔ یعنی اگر بنت الابن ایک ہے تو نصف، ایک سے زائد ہیں تو ثلثان لیں گی اور ابن الابن کے ساتھ عصبہ ہونگی۔ (فللذکر مثل حظ الأنثیین)

۲۔ اگر اولاد ہے تو دیکھا جائے گا کہ نرینہ ہے یا مادہ؟ اگر نرینہ ہے [۱۰] تو بنت الابن محجوب ہوگی۔

۳۔ اگر مادہ ہے تو دیکھا جائے گا کہ ایک ہے یا ایک سے زائد؟ اگر ایک ہے تو بنت الابن کو سدس ملے گا مگر ابن الابن کے ساتھ عصبہ ہوگی۔

۴۔ اگر ایک سے زائد ہیں تو بنت الابن محجوب ہوگی مگر متحاذی (ابن الابن) یا اسفل (ابن ابنِ الابن الخ) کے ساتھ عصبہ ہوگی [۱۱]۔

۹۔ یہاں اولاد سے مراد صرف بنت اور ابن ہیں۔

۱۰۔ چاہے اس کے ساتھ مادہ ہو یا نہ ہو۔

۱۱۔ فائدہ۔ بنت الابن کے حالات صرف بنت اور ابن پر موقوف ہیں۔

مشق

م	م	م	م
بنت — بنت الابن	ابن — بنت الابن	بنت۲ — بنت الابن	بنت الابن
بنت الابن — بنت الابن	بنت الابن — ابن الابن	بنت — بنت الابن — ابن الابن	بنت — بنت الابن — ابن ابن الابن
بنت۲ — بنت الابن — ابن الابن	بنت۲ — بنت الابن — ابن ابن الابن		

﴿آٹھواں سبق﴾

احوالِ اختِ عینی

تعریف: اخوۃ واخوات عینی ان کو کہتے ہیں جن کی ماں اور باپ ایک ہو۔ اخت عینی کی چار حالتیں اور تین جملے ہیں۔

چار حالتیں یہ ہیں: (۱) نصف (۲) ثلثان (۳) عصبہ (۴) حجب

تین جملے یہ ہیں: دیکھا جائے گا کہ میّت کے اصول (۱۲) یا فرعِ مذکر میں سے کوئی ایک ہے یا نہیں؟

۱۔ اگر ہے تو اخت عینی محجوب ہوگی۔

۲۔ اگر نہیں ہے تو دیکھا جائے گا کہ فرعِ (۱۳) مؤنث میں سے کوئی ایک ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اخت عینی عصبہ ہوگی۔

۳۔ اگر نہیں ہے تو اخت عینی بنت کے قائم مقام ہوگی، یعنی: ایک ہے تو نصف، ایک سے زائد ہیں تو ثلثان لیں گی۔ اگر اس کے ساتھ اخ عینی ہو تو اس کے ساتھ عصبہ ہوگی۔ (فللذكر مثل حظ الأنثيين) (۱۴)

۱۲۔ اصول سے مراد باپ دادا الخ اور فروع مذکر سے مراد اولاد نرینہ ہے۔

۱۳۔ فروع مؤنث سے مراد مادہ اولاد ہے۔

۱۴۔ فائدہ: اخت عینی کے حالات صرف اصول اور فروع پر موقوف ہیں۔

مشق

مـ		مـ		مـ		مـ	
بنت	اخت ع	ابن	اخت ع	اب	اخت ع	جد	اخت ع

مـ	مـ		مـ		مـ		
اخت ع	اخت ع	اخت ع	اخت ع	اخ ع	اخت ع	اخت ع	اخ ع

مـ			
بنت	بنت الابن	اخت ع	اخت ع

﴿نواں سبق﴾

احوالِ اختِ علّی

تعریف: اخوۃ واخوات علّیہ ان کو کہتے ہیں جن کی ماں الگ الگ ہو اور باپ ایک ہو۔

اخت علّی کی پانچ حالتیں اور چار جملے ہیں۔

پانچ حالتیں یہ ہیں: (۱) نصف (۲) ثلثان (۳) عصبہ (۴) سدس (۵) حجب

چار جملے یہ ہیں: دیکھا جائے گا کہ میت کے اصول[1] یا فرعِ[2] مذکر یا اخ[3] عینی یا اخت عینی بمع[4] فرعِ مؤنث میں سے کوئی ہے یا نہیں؟

۱۔ اگر ان (چار) میں سے کوئی ہے تو اخت علّی محجوب ہوگی۔

۲۔ اگر ان (پانچ) میں سے کوئی ایک موجود نہیں تو اخت علی بنت کے قائم مقام ہوگی یعنی اگر ایک ہے تو نصف، ایک سے زائد ہیں تو ثلثان لیں گی اگر اس کے ساتھ اخ علی ہو تو اس کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی۔

(فللذكر مثل حظ لأنثيين)

۳۔ اگر ان (پانچ) میں سے صرف فرع مؤنث ہو تو اخت علی عصبہ ہو جائے گی۔

۴۔ اگر ان (پانچ) میں سے صرف اخت عینی ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

دیکھا جائے گا کہ اخت عینی ایک ہے یا ایک سے زائد؟

(ا) اگر ایک ہے تو اخت علی کو سدس ملے گا مگر اخ علی کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی۔

(ب) اگر ایک سے زائد ہیں تو اخت علی محجوب ہوگی مگر اخ علی کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی۔ (۱۵)

۱۵- فائدہ: اخت علی کے حالات صرف اصول، فروع، اور اخوۃ واخوات عینی پر موقوف ہیں۔

مشق

بنت — اخت عل | ابن — اخت عل | اب — اخت عل | اخ ع — اخت عل

اخت ع — اخت عل | اختٍ ع — اخت عل | اخت عل | اخت عل — اخت عل

اخت عل — اخ عل | بنت — اخت ع — اخت عل | بنت — اخت ع — اخت عل — اخ عل | اخت ع — اخت عل — اخ عل

اختٍ ع — اخت عل — اخ عل

بنت — بنت الابن — اخت ع — اخت عل — اخت ع — اخ ع

﴿دسواں سبق﴾

احوالِ ام

ام کی تین حالتیں اور چار صورتیں ہیں۔

تین حالتیں یہ ہیں: (۱) سدس (۲) ثلث (۳) ثلث باقی

چار صورتیں یہ ہیں: دیکھا جائے گا کہ میت کی اولاد ہے یا نہیں؟

۱۔ اگر ہے تو ام کو سدس ملے گا۔ اگر نہیں ہے تو دیکھا جائے گا کہ اخوۃ واخوات ذی[16] عدد ہیں یا نہیں؟

۲۔ اگر ہیں تب بھی ام کو سدس ملے گا اگر نہیں[17] ہیں تو دیکھا جائے گا کہ احدالزوجین مع الاب ہیں یا نہیں؟

۳۔ اگر ہیں تو ام کو ثلث باقی ملے گا۔

۴۔ اگر نہیں[18] ہیں تو ام کو ثلث کل ملے گا[19]۔

۱۶۔ ذی عدد کا مطلب ہے کہ ایک سے زائد ہوں خواہ عینی یا علی یا خیفی یا مخلط ہوں۔

۱۷۔ نہ ہونے کی دو صورتیں ہیں (۱) بالکل نہ ہوں (۲) یا ایک ہو۔

۱۸۔ نہ ہونے کی تین صورتیں ہیں (۱) نہ احدالزوجین ہو نہ اب ہو (۲) احدالزوجین ہو اب نہ ہو (۳) اب ہو احدالزوجین نہ ہو۔

۱۹۔ فائدہ۔ ام کے حالات صرف اولاد، اخوۃ واخوات ذی عدد اور احدالزوجین مع الاب پر موقوف ہیں۔

مشق

بنت ام — اب ام — زوج ام — اخت ع ام

زوج بنت ام — اخت ع اخت خ ام — زوج اب ام — زوج بنت اب ام

زوجہ اخت خ اخ خ ام — زوج اخت ع[۲] اب ام

زوج بنت بنت الابن اخت ع اخت ل اخت خ ام

﴿گیارھواں سبق﴾

احوالِ جدہ صحیحہ

جدہ کی دو قسمیں ہیں (۱) صحیحہ (۲) فاسدہ

جدہ صحیحہ: اس کو کہتے ہیں کہ میت اور جدّہ کے درمیان جدّ فاسد کا واسطہ نہ ہو، جیسے: ام الام، ام ام الام، ام الاب۔

جدہ فاسدہ: اس کو کہتے ہیں کہ میت اور جدہ کے درمیان جدّ فاسد کا واسطہ ہو، جیسے: ام اب الام۔

جدہ صحیحہ کی دو حالتیں ہیں: (۱) سدس (۲) حجب

ہر ایک کیلئے تین تین صورتیں ہیں۔

سدس کی تین صورتیں یہ ہیں: (۱) جدہ کو سدس ملے گا خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد (۲) ابویّہ ہو یا امویّہ۔

(۳) ایک قرابت والی ہو یا ایک سے زائد[۲۰] قرابت والی ہو۔

وجوہات حجب تین ہیں:

(۱) وجودِ ام۔ ام کے ہوتے ہوئے تمام جدّات محجوب ہوں گی۔

۲۰۔

ام — ام — ام : جدہ ذی قرابتین

اب — اب — ام : سدس

اب — ام — ام : جدہ ذی قرابۃ

(۲) قُربیٰ کے ہوتے ہوئے بُعدیٰ محجوب ہوگی۔

(۳) واسطہ[۲۱] کے ہوتے ہوئے ذی واسطہ محجوب ہوگی۔

مشق

بنت ـــ جدہ	ام ـــ جدہ	ام الاب ـــ ام الام	ام ام الام ـــ ام الجد
ام الجد ـــ ام الاب	ام الام ـــ ام الجد	ام الجد ـــ ام اب الام	ام الاب ـــ جد
ام الجد ـــ اب			

﴿بارھواں سبق﴾

مسئلہ بنانے کا طریقہ[۲۲]

ذواضعافِ اقل

فرائض کے مخارج کا بیان:

نصف کا مخرج ۲ ہے، ربع کا مخرج ۴ ہے، ثمن کا مخرج ۸ ہے، ثلثان، ثلث کا مخرج ۳ ہے، سدس کا مخرج ۶ ہے، ثلث باقی کا مخرج ۴ ہوگا اگر زوجہ کے ساتھ ہو اور ۶ ہوگا اگر زوج کے ساتھ ہو، عصبہ کا مخرج نہیں ہے۔

ذواضعافِ اقل کا بیان:

مسئلہ میں جو فرائض موجود ہوں ان کے مخارج کا ذواضعافِ اقل نکالا جائے ہر فرض کا مخرج ذواضعاف اقل کے لئے لکھا جائے۔ اگر کوئی مخرج مکرّر آ جائے تو اسے ایک دفعہ لکھا جائے پھر جو عدد اکثر مخارج کو فنا کرے وہ بائیں جانب لکھا جائے۔ یہ عدد مُفنی جس عدد کو جتنی بار فنا کرے اتنی بار کو اس عدد کے نیچے لکھا جائے، جس کو فنا نہ کرے اس کو پورا نیچے لکھا جائے۔ سب کو فنا کرنے کے لئے اسی طرح آخر تک عمل کیا جائے پھر اعداد مُفنیہ کو آپس میں ضرب دی جائے جو حاصل نکلے وہی مسئلہ ہے۔

۲۱۔ جدہ جس فرد کی وجہ سے میت کی طرف منسوب ہے اس کی موجودگی میں جدہ محجوب ہوگی۔

فائدہ: یہ وجہ حجب صرف ابویہ میں نافذ ہوگی امویہ میں نافذ ہونے کی صورت نہیں بچتی۔

۲۲۔ فائدہ:۔ صاحب السراجی کے مسئلہ بنانے کا طریقہ آگے بیان کیا جائے گا، انشاء اللہ، تنبیہ:۔ ہر حال میں ذواضعاف اقل کا طریقہ طالب العلم کو سکھایا جائے اور اس کی بار بار مشق کرائی جائے اسکا فائدہ تصحیح میں ہوگا۔ یہ مسئلہ بنانے میں کبھی ۲۴ سے زیادہ نہیں ہوتا (اس سبق کو یاد کر کے سنانے کی ضرورت نہیں ہے)۔

مثال: (۲۳)

مسئلہ۱۲

زوج	بنت	بنت الابن	اخت ع
فرائض: ربع	نصف	سدس	عصبہ
حصص: ۳	۶	۲	۱

ذواضعاف اقل:

۱۲ حاصل

	۴ — ۲ — ۶
۲	۲ — ۱ — ۳
۲	۱ — ۱ — ۳
۳	۱ — ۱ — ۱

اعدادِ مفنیہ

$$۱۲ = ۲ \times ۲ \times ۳$$

	نصف	ربع	ثمن	ثلثان	ثلث	سدس	عصبہ	ثلث باقی (بعد فرض احد الزوجین)
مسئلہ ۲۴ ہو تو اس کا	۱۲	۶	۳	۱۶	۸	۴	جو فرائض سے باقی بچا	جو احد الزوجین کو دینے کے بعد باقی بچے اس کا ثلث
مسئلہ ۱۲ ہو تو اس کا	۶	۳	X	۸	۴	۲		
مسئلہ ۸ ہو تو اس کا	۴	۲	۱	X	X	X		
مسئلہ ۶ ہو تو اس کا	۳	X	X	۴	۲	۱		

سوالات

(۱) نصف لینے والے کتنے افراد ہیں؟

(۲) ربع لینے والے کتنے افراد ہیں؟

(۳) ثمن لینے والے کتنے افراد ہیں؟

(۴) ثلثان لینے والے کتنے افراد ہیں؟

(۵) ثلث لینے والے کتنے افراد ہیں؟

۲۳۔ کل ترکہ کے حصص اور تقسیم، مسئلہ کے مطابق کی جائے گی۔

(۶) سدس لینے والے کتنے افراد ہیں؟

(۷) محجوب ہونے والے کتنے افراد ہیں؟

(۸) عصبہ ہونے والے کتنے افراد ہیں؟

(۹) اب کے کتنے فرض ہیں؟ ھکذا الیٰ اخرہٖ۔

(۱۰) وہ افراد کتنے ہیں جن کا فرض ایک ہے؟

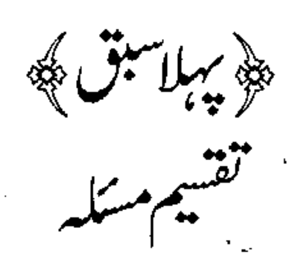
(۱۱) وہ افراد کتنے ہیں جن کے فرض دو ہیں؟

(۱۲) وہ افراد کتنے ہیں جن کے فرض تین ہیں؟

(۱۳) وہ کونسے افراد ہیں جو خود بھی محجوب ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی محجوب کرتے ہیں؟

(۱۴) وہ کونسے افراد ہیں جو نہ خود محجوب ہوتے ہیں اور نہ دوسروں کو محجوب کرتے ہیں؟

الباب الثانی



پہلا سبق

تقسیم مسئلہ

مسئلہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱)عادلہ (۲)عائلہ (۳)ناقصہ

جب مسئلہ بنایا جاتا ہے تو تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت درپیش ہوتی ہے:

(۱) یا مسئلہ اور سہام تقسیم شدہ دونوں برابر ہونگے ،اس کو صورت عادلہ کہتے ہیں۔

جیسے: مسئلہ ۱۲،اور سہام بھی ۱۲۔

(۲) یا مسئلہ کم اور سہام زیادہ ہونگے اس کو صورت عائلہ کہتے ہیں۔

جیسے: مسئلہ ۱۲،سہام ۱۳۔

(۳) یا مسئلہ زیادہ اور سہام کم ہونگے اس کو صورت ناقصہ کہتے ہیں۔

جیسے: مسئلہ ۱۲،سہام ۱۱

''صورت عادلہ'' کا حکم یہ ہے:

فبہا (اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے)

''صورت عائلہ'' کا حکم یہ ہے کہ

مجموعہ سہام کو مسئلہ کے بعد ''عولہ'' کا عنوان دے کر لکھ دیا جائے۔

مثلاً: مسئلہ ۱۲،عولہ ۱۳

عول میں غلطی سے بچنے کیلئے صاحب سراجی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک ''استقراء'' بیان فرمایا ہے۔

وہ[۲۴] یہ ہے کہ مسئلہ ہمیشہ سات اعداد میں سے کسی ایک عدد سے بنتا ہے۔۲،۳،۴،۸،۶،۱۲،۲۴۔

۲۴۔ صاحب سراجی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ہمارے طریقے کے مطابق ذوی الفروض کا مسئلہ الخ

مسئلہ اگر پہلے ۴ اعداد (۲، ۳، ۴، ۸) سے بنتا ہو تو عول کبھی نہیں ہوتا اور اگر پچھلے تین اعداد (۶، ۱۲، ۲۴) سے بنتا ہو تو کبھی کبھی عول ہوسکتا ہے۔ ۶ کا عول دس تک ہوسکتا ہے وتراً وشفعاً۔ ۱۲ کا عول ۱۷ تک ہوسکتا ہے وتراً لاشفعاً۔ اور ۲۴ کا عول صرف ۲۷ ہوسکتا ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک ۳۱ بھی ہوسکتا ہے۔

مثال:

مسئلہ ۱۲ عولہ ۱۳ [۲۵]

زوج	بنت	بنت الابن	اب
۳	۶	۲	۲

مشق

زوجہ	اخت ع	اخت عل	اخت رخ

زوجہ	ام	اب

زوج	اخت ع	اخت عل[۲]	ام

زوج	ام	اب

زوجہ	بنت	بنت الابن	ام	اب

دوسرا سبق

صورت ناقصہ کا حکم جس کو رد کہا جاتا ہے۔

رد[۲۶] کی چار صورتیں ہیں۔

۱) ورثہ متحدۃ الجنس ہوں انکے ساتھ احد الزوجین نہ ہو۔

۲) ورثہ مختلفۃ الجنس ہوں انکے ساتھ احد الزوجین نہ ہو۔

۳) ورثہ متحدۃ الجنس ہوں انکے ساتھ احد الزوجین ہو۔

۴) ورثہ مختلفۃ الجنس ہوں انکے ساتھ احد الزوجین ہو۔

۲۵۔ کل ترکہ کے حصص عول کے مطابق کیے جائیں گے اور تقسیم سابقہ ہوگی۔

۲۶۔ فائدہ (ا) عول اور رد کا تعلق صرف ذوی الفروض سے ہے اسلئے انہیں ذوی الفروض کے بعد پڑھایا جائے۔ (ب) مسئلہ میں جب عصبہ ہوگا تو رد کبھی بھی نہ ہوگا (ج) چار صورتوں میں سے پہلی صورت میں ہمیشہ رد ہوتا ہے باقی میں کبھی عدل کبھی عول اور کبھی رد ہوتا ہے اور جب "رد" ہو تو رد کے احکام جاری ہوں گے۔

پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ:

مسئلہ عدد رؤس سے بنے گا بعنوان[٢٧] رد اور ہر ایک کو ایک ایک دیا جائے گا۔

مثال:

مسئلہ ٣ ر ٢

بنت	بنت
١	١

مسئلہ ٣ ر ٣

اخت ع	اخت خ	اخ خ
١	١	١

دوسری صورت کا حکم یہ ہے کہ:

مسئلہ مجموعہ سہام سے بنے گا۔

مثال:

مسئلہ ٦ ر ٤

بنت	بنت الابن
٣	١

مسئلہ ٦ ر ٥

اخت ع	ام
٣	٢

تیسری صورت کا حکم یہ ہے کہ:

مسئلہ احد الزوجین کے مخرج سے بنے گا پھر احد الزوجین کو اپنے مسئلہ سے حصہ دیا جائے گا جو ہمیشہ ایک ہوتا ہے باقی متحدۃ الجنس کو دیا جائے گا۔

مثال:

مسئلہ ٢٤ ر ٨

زوجہ	بنت ٧
١	٧

مسئلہ ١٢ ر ٤

زوج	٣ بنت
١	٣

مشق

اخت ع	اخت ع	اخت ع

اخت ع	اخت ل	ام

بنت	بنت الابن	اخت ع

اخت ع	اخت ل	اخت خ

زوج	اخت خ

زوجہ	بنت الابن

زوج	٢ اخت ع

٢٧۔ مسئلہ کے بعد رد کا مسئلہ لکھا جائیگا۔ رد کو تخفیفا بایں شکل "ر" لکھا جائے گا۔ اب کل ترکہ کے حصص مسئلہ رد کے مطابق کیے جائیں گے۔ (دوسری صورت کی تقسیم سابقہ ہوگی بقیہ کی تقسیم حکم میں لکھ دی گئی ہے۔)

﴿تیسرا سبق﴾

چوتھی صورت کا حکم یہ ہے کہ:

اس میں دو کام کیے جائیں: (اوّل) مسئلہ بنانا (دوم) ضرب دینا۔

پھر ہر ایک کے دو کام ہیں:

مسئلہ بنانے کا پہلا کام یہ ہے کہ احدالزوجین کا جدا مسئلہ بنا کر اس کو اپنے مسئلہ سے حصہ دیا جائے گا۔

جیسے: مسئلہ ۱۲ ر ۴

زوج	بنت	بنت الابن
۱		

دوسرا کام یہ ہے کہ مختلفۃ الجنس کا جدا مسئلہ بنایا جائے گا جو کہ ہمیشہ چھ ہوتا ہے پھر ان کو اپنے مسئلہ سے حصہ دیا جائے گا۔

جیسے: مسئلہ ۱۲ ر ۴ ۶

زوج	بنت	بنت الابن
۱	۳	۱

ضرب دینے کا پہلا کام یہ ہے کہ مختلفۃ الجنس کے سہام جمع کر کے احدالزوجین کے سہم اور مسئلہ[۲۸] میں ضرب دی جائے گی۔

جیسے: مسئلہ ۱۲ ر ۴ رہ ۱۶ ۶

زوج	بنت	بنت الابن
۱/۴	۳	۱

ضرب دینے کا دوسرا کام یہ ہے کہ احدالزوجین کا ماقبی مسئلہ لیکر مختلفۃ الجنس کے سہام میں جدا جدا ضرب دی جائے گی۔

جیسے: مسئلہ ۱۲ ر ۴ رہ ۱۶ ۶

زوج	بنت	بنت الابن
۱/۴	۳/۹	۱/۳

۲۸۔ حاصل ضرب بعنوان تصحیح تخفیفاً بایں شکل (رہ ــــ) لکھا جائے گا۔ اب کل ترکہ کے حصص تصحیح کے مطابق کیے جائیں گے۔

مشق

زوجہ	بنت	بنت الابن	ام

زوج	بنت	ام

زوج	اخت ع	اخت عل

زوجہ	بنت	جدہ

﴿چوتھا سبق﴾

عصبات کا بیان

عصبہ کی دو قسمیں ہیں (۱) سببی (۲) نسبی

سببی کی تعریف: سببی معتق کو کہتے ہیں (جس کا بیان آگے آئیگا ان شاء اللہ)

نسبی کی تین قسمیں ہیں (۱) بغیرہٖ (۲) مع غیرہٖ (۳) بنفسہٖ

(بغیرہٖ اور مع غیرہٖ ذوی الفروض کے ضمن میں پڑھے جا چکے ہیں)۔

عصبہ بغیرہٖ: ہر وہ عورت ہے جو اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہو۔ وہ چار ہیں۔

(۱) بنت (۲) بنت الابن (۳) اخت عینی (۴) اخت علی

عصبہ مع غیرہٖ: ہر وہ عورت ہے جو فرع مؤنث کی وجہ سے عصبہ ہو۔ وہ دو ہیں۔ (۱) اخت عینی (۲) اخت علی

(عصبات میں اصل[۲۹] عصبہ بنفسہٖ ہے)

(الف) تعریف: عصبہ بنفسہٖ ہر وہ مرد ہے جو میّت کی طرف منسوب ہو بلا واسطہ یا بواسطہ مذکر۔

(ب) تقسیم: عصبہ بنفسہٖ چار قسم ہیں:

۱- میت کی اپنی فرع جیسے ابن، ابن الابن الخ

۲- میّت کی اپنی اصل جیسے اب، جد الخ

۳- میّت کے اب کی فرع جیسے اخ عینی، اخ علی، ابن الاخ عینی، ابن الاخ علی الخ

۴- میّت کے جد کی فرع جیسے عم عینی، عم علی، ابن العم عینی، ابن العم علی الخ

۲۹- اس کی تفصیل کا انحصار تعریف، تقسیم، ترجیح اور حکم میں ہے۔

(ج) ترجیح:

وجوہات ترجیح تین ہیں:

پہلی وجہ ترجیح: جب پہلی قسم موجود ہوتو آخری تین قسمیں عصبہ نہ ہوں گی۔ جب دوسری قسم موجود ہوتو آخری دوقسمیں محجوب ہوں گی۔ اور جب تیسری قسم موجود ہوتو آخری قسم محجوب ہوگی (یعنی چاروں میں سے ایک قسم عصبہ ہوگی علی الترتیب)

دوسری وجہ ترجیح: ہر قسم میں اقرب کے ہوتے ہوئے ابعد محجوب ہوگا۔ ابن کے ہوتے ہوئے ابن الابن، اب کے ہوتے ہوئے جد، اخ کے ہوتے ہوئے ابن الاخ، اور عم کے ہوتے ہوئے ابن العم محجوب ہوگا۔

تیسری وجہ ترجیح: آخری دوقسموں میں قوی کے ہوتے ہوئے ضعیف محجوب ہوگا۔ اخ عینی کے ہوتے ہوئے اخ علی اور عم عینی کے ہوتے ہوئے عم علی محجوب ہوگا۔

(د) حکم:

اگر عصبات کے ساتھ ذوی الفروض موجود ہوں تو مسئلہ ذوی الفروض سے بنے گا۔ پھر اگر ذوی الفروض سے کچھ بچے تو عصبات کو دیا جائے گا اگر نہ بچے تو وہ محجوب متصور رہوں گے۔

اور اگر ان کے ساتھ ذوی الفروض نہ ہوں تو یہ کل جائداد کے مستحق ہوں گے۔ اور مسئلہ عدد رؤس سے بنے گا[۳۰]۔ (مسئلہ اور تقسیم میں للذکر مثل حظ الأنثيين کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ دو ابن ہوں تو مسئلہ ۲ سے بنے گا۔ تین ابن اور دو بنت ہوں تو مسئلہ ۸ سے بنے گا۔)

مثال:

مسئلہ۲

ابن	ابن
۱	۱

مسئلہ۸

ابن	ابن	ابن	بنت	بنت
۲	۲	۲	۱	۱

۳۰۔ عصبہ بنفسہ کی یہ مدلل تفصیل ہے طالب العلم کو یہی یاد کرائی جائے۔ (اور یہی علمیت ہے) اور اس کا اجمالی خلاصہ یہ ہے کہ عصبہ بنفسہ اس ترتیب سے عصبہ ہوں گے۔ ابن، ابن الابن الخ اب، جد الخ اخ عینی، اخ علی، ابن الاخ عینی، ابن الاخ علی الخ عم عینی، عم علی، ابن العم عینی، ابن العم علی الخ (اور یہ عامیانہ بات ہے) اس مرحلے تک عصبہ بنفسہ کے بارہ افراد شمار ہوتے ہیں۔ تنبیہ۔ وجوہ ترجیح تمام عصبات میں جاری ہوں گے اس لئے جب اخت علی بنت کی وجہ سے عصبہ ہوتو ابن الاخ اور عم محجوب ہوں گے

مشق

ابن الابن	جد	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن

زوجہ	ابن	ابن	بنت	بنت	بنت		اخ ع	اخت ع

اخ خ	اخت خ	ابن الاخ ع	اخ عل
ابن الاخ عل	عم ع	اخ ع	اخ عل
عم عل	عمۃ ع	بنت، بنت الابن، اخت ع، اخ ع	
بنت، اخت ع، اخ عل		بنت، اخت عل، ابن الاخ ع	

بنت الابن	اخت عل	عم ع

(فائدہ: عصبہ بنفسہ کی یہ چاروں قسمیں موجود نہ ہوں تو یہ حکم پانچویں قسم، میت کے اب الجد کی فرع، عم الاب، ابن عم الاب الخ کی طرف منتقل ہوگا پھر چھٹی قسم جد الجد کی فرع عم الجد، ابن عم الجد کی طرف منتقل ہوگا۔ ھکذا ھلم جرا)

﴿پانچواں سبق﴾

دو عددوں کے درمیان نسبت کا بیان

نسبت کی چار قسمیں ہیں: (۱) تماثل (۲) تداخل (۳) توافق (۴) تباین

دیکھا جائے گا کہ دونوں عدد برابر ہیں یا اقل واکثر؟ اگر برابر ہیں تو نسبت تماثل ہے جیسے چار اور چار۔

اگر اقل واکثر ہیں تو دیکھا جائے گا کہ اقل، اکثر کو فنا کرتا ہے یا نہیں؟ اگر فنا کرتا ہے تو نسبت تداخل ہے جیسے چار اور آٹھ۔

اگر فنا نہیں کرتا ہے تو دیکھا جائے گا کہ کوئی تیسرا عدد دونوں کو فنا کرتا ہے یا نہیں؟ اگر کرتا ہے تو نسبت توافق ہے جیسے چار اور دس۔ (دو کا عدد دونوں کو فنا کرتا ہے)

اگر نہیں کرتا ہے تو نسبت تباین ہے جیسے چار اور نو۔

فائدہ: جو عدد جتنی بار فنا کرتا ہے اس ''بار'' کو وفق کہتے ہیں۔ جیسے چار آٹھ کو دو بار فنا کرتا ہے تو دو وفق ہے۔

مشق

مندرجہ ذیل اعداد میں نسبتیں اور وفق بیان کریں:

۳ اور ۶، ۴ اور ۱۱، ۹ اور ۲۷، ۷ اور ۱۴، ۷ اور ۹، ۶ اور ۲۰، ۸ اور ۱۵



﴿چھٹا سبق﴾

تصحیح کا بیان

سہام کی تقسیم عدد رؤس پر صحیح نہ ہو (بلکہ کسر ہو) اس کے صحیح کرنے کے طریقے کو ''تصحیح'' کہتے ہیں۔ اس

فائدہ:۔ بڑے عددوں میں نسبت اور وفق معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اکثر کو مقسوم اور اقل کو مقسوم علیہ بنا کر تقسیم کیا جائے۔ پہلی تقسیم میں کچھ نہ بچے تو یہ تداخل ہے (حاصل تقسیم وفق ہے) اگر دوسری یا تیسری تقسیم میں کچھ نہ بچے تو یہ توافق ہے (آخری تقسیم کا مقسوم علیہ عدد ثالث ہے اسی پر پھر اقل اور اکثر کو تقسیم کر کے ان کا وفق معلوم کیا جائے۔) اگر کسی بھی تقسیم میں ایک بچ جائے تو یہ تباین ہے۔

دوسری اور تیسری تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی تقسیم سے جو بچا ہو اس کو مقسوم علیہ بنایا جائے اور پہلے مقسوم علیہ کو مقسوم بنایا جائے۔

مثال:

تداخل

مقسوم

وفق ← ۳) ۱۲ (۴ → مقسوم علیہ

۱۲

۰۰

توافق

۴) ۱۸ (۴

۱۲

عدد ثالث ← ۲) ۴ (۲

۴

۰

توافق

۲) ۱۶ (۲

۱۲

۴) ۶ (۱

۴

عدد ثالث ← ۲) ۴ (۲

۴

۰

تباین

۴) ۲۱ (۵

۲۰

۱

تباین

۲) ۱۷ (۲

۱۲

۵) ۶ (۱

۵

۱

کے لئے ایک قانون ہے کہ جن طائفوں میں کسر ہے ان طائفوں کے عدد رؤس اور سہام کے درمیان نسبت دیکھی جائے کہ کونسی ہے۔ اگر نسبت توافق یا تداخل کی ہو تو عدد رؤس کا وفق اور اگر نسبت تباین کی ہو تو پورا عدد رؤس (ایک جانب) ترتیب سے لکھ کر ان کا ذو اضعاف اقل نکالا جائے۔

حاصلِ ذو اضعافِ اقل کو لیکر تمام ورثہ کے سہام میں جدا جدا ضرب دی جائے۔ اور مسئلہ میں بھی ضرب دی جائے۔ اگر مسئلہ عولی یا ردّی ہو تو اس میں ضرب دی جائے [٣١]۔

مثال:

مسئلہ ١٢ تصـ ٣٦

زوج	بنت ٦	اخت ٢ ع
٣	٨	١
١٨	٤٨	٦

	٦/٢
٣ — ٢	٢
٣ — ١	٣
١ — ١	

(طائفہ بنات اور اخوات میں کسر ہے اور طائفہ بنات کے عدد رؤس ٦ اور انکے سہام ٨ کے درمیان نسبت توافق کی ہے تو عدد رؤس کا وفق ٣ ہے اور طائفہ اخوات میں نسبت تباین کی ہے تو پورا عدد رؤس دو ہے۔ ان کا ذو اضعاف اقل نکال کر ضرب دی جائے گی۔)

مسئلہ ١٢ تصـ ١٤٤

٤	٤		٢	٦
زوجہ	اخ عینی	٥/٦٠	اخت ع	اخت خ
٣/٣٦	٤٨		١٢	٤/٤٨
فی کو ٩	فی کو ١٢		فی کو ٦	فی کو ٨

	١٢
٤ — ٢ — ٣	٢
٢ — ١ — ٣	٣
٢ — ١ — ١	٢
١ — ١ — ١	

مسئلہ ١٢ عولہ ١٧ تصـ ١٠٢

٢	٣			٢
زوجہ	اخت ع	اخت خ	اخ خ	جدہ
٣/١٨	٨/٤٨	٢/١٢	٢/١٢	٢/١٢

	٦
٢ — ٣	٣
٢ — ١	٢
١ — ١	

٣١۔ بعنوان تصحیح جسے تخفیفاً بایں شکل "تصـ" لکھا جائے اب کل ترکہ کے حصص تصحیح کے مطابق کیے جائیں۔ فائدہ: ہر ہر فرد میں تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ ہر طائفے کے حصے کو اسکے افراد پر تقسیم کیا جائے، حاصل تقسیم ہر ایک کا حصہ ہے۔ "للذکر مثل حظ الأنثیین" کا ضابطہ نسبت، ذو اضعاف اقل، ضرب اور تقسیم میں ملحوظ رکھا جائے۔

مشق

زوجات	اخت ع	اخ ع	اخت خ	اخ خ
۲	۲	۳	۲	۳

زوجات	بنت	بنت الابن	جدہ
۳		۲	۷

زوجات	ام	اب
۴		

زوج	بنت	اخت ع	جدہ
		۳	۲

اب	ام	بنت
		۴

اب	ام	بنت
		۲

اب	ام	بنات
		۱۰

زوج	ام	اب	بنات
			۶

اب	ام	بنات
		۵

زوج	اخوات ع
	۵

بنات	جدات	اعمام
۶	۳	۳

زوجات	جدات	اعمام
۴	۳	۱۲

زوجات	بنات	جدات	اعمام
۴	۱۸	۱۵	۶

زوجات	بنات	جدات	اعمام
۲	۱۰	۶	۷

﴿ساتواں سبق﴾

محروم اور محجوب کا بیان

محروم اس کو کہتے ہیں جو کسی حال میں وارث نہ ہو۔

اس کے چار اسباب ہیں: (۱) رقیت (۲) قتل (۳) اختلافِ دین (۴) اختلاف[۳۲] دار۔

محجوب اس کو کہتے ہیں جو کسی حال میں وارث ہو، کسی حال میں وارث نہ ہو، اور کسی حال میں کم ملے۔

محجوب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) محجوب بہ حجبِ نقصان (۲) محجوب بہ حجبِ حرمان۔

محجوب بہ حجب نقصان اس کو کہتے ہیں جس کو کسی وجہ سے کم ملے اور یہ پانچ وارث ہیں۔

(۱) زوج (۲) زوجہ (۳) بنت الابن (۴) اخت علی (۵) ام۔

محجوب بہ حجب حرمان جس کو کچھ نہ ملے۔ اس کے دو سبب ہیں۔

(۱) واسطہ: کہ واسطہ کے ہوتے ہوئے ذی واسطہ محجوب ہوتا ہے مگر اخوۃ واخوات خیفی اس سے مستثنیٰ ہیں، وہ ام کے ہوتے ہوئے وارث ہوتے ہیں۔

(۲) الاقرب فالاقرب: کہ اقرب کے ہوتے ہوئے ابعد محجوب ہے۔

چھ وارث ایسے ہیں جو محجوب بہ حجب حرمان نہیں ہوتے۔

(۱) زوج (۲) زوجہ (۳) ابن (۴) بنت (۵) ام (۶) اب

حکم:

محجوب دوسرے کو حجب نقصان اور حجب حرمان دے سکتا ہے اور محروم دوسرے کو نہ حجب نقصان دے سکتا ہے اور نہ حجب حرمان۔ مگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک دوسرے کو حجب نقصان دے سکتا ہے اس لئے ان کے نزدیک ۲۴ کا عول ۳۱ ہو سکتا ہے۔

۳۲۔ یہ صرف کفار کیلئے ہے۔

مثال:

مسئلہ ۶

اب	ام	اخت ع
۵	ا	م

مسئلہ ۱

اب	ام الاب	ام ام الام
ا	م	م

مسئلہ ۲۴ عولہ ۳۱ — عند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

زوجہ	اخت ع	اخت خ	ام	ابن غلام
۳	۱۶	۸	۴	محروم

مشق

زوجہ	اخت ع	اخت خ	ام	ابن غلام	عند الجمہور

زوجہ	اخ ع قاتل	ام	عند الجمہور

زوج	اخت خ	ابن غلام	عند الجمہور

مسئلة التشبيب

مسئلہ ۶ رد ۴ رد ۸

	ابن			ابن			ابن
۱- ع	بنت ۲/۳	ابن		ابن			ابن
۲- و	بنت ا	ابن ...... ۱/۶ ...... ع	بنت ا	ابن			ابن
۳- س	بنت		و	ابن	بنت	ع	ابن
۴-			س	بنت	و	بنت	ابن
۵-					س		بنت

علامہ سراجی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مثال مذکورہ کا مقصد، تشریح اور حکم:

مقصد: ہر وہ بنت جو بواسطہ ابن ہو وہ ذوی الفروض میں سے ہے اور اسکی تفصیل بنت الابن والی ہے یعنی پانچ حالتیں اور چار جملے۔

تشریح: مثال کی تشریح سمجھنے کے لئے دو تمہیدیں ذہن میں رکھی جائیں:

(۱) یہاں تین فریق ہیں اور ہر فریق میں تین تین بنات الابن زندہ ہیں۔ بعضھن أسفل من بعض جنہیں علیا، وسطیٰ، سفلیٰ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(۲) فریق اوّل کی علیا کے مقابلے میں کوئی نہیں ہے۔ فریق اوّل کی وسطیٰ کے مقابلے میں فریق ثانی کی علیا ہے۔ فریقِ اوّل کی سفلیٰ کے مقابلے میں فریق ثانی کی وسطیٰ اور فریق ثالث کی علیا ہے۔ فریق ثانی کی سفلیٰ کے مقابلے میں فریق ثالث کی وسطیٰ ہے۔ اور فریق ثالث کی سفلیٰ کے مقابلے میں کوئی نہیں ہے۔

حکم: فریق اوّل کی علیا کو نصف ملے گا، فریق اوّل کی وسطیٰ اور فریق ثانی کی علیا کو سدس ملے گا اور باقی سب بنات الابن محجوب ہیں۔ اگر ان کے مقابلے میں کوئی ابن زندہ ہوتا تو وہ اپنی متحاذیات کو اور مافوق کی محجوبات کو عصبہ کر دیتا اور سفلیات کو ہمیشہ محجوب کر دیتا۔ (۳۳)

سوالات

۱) ذوی الفروض اور عصبات میں کل وارث کتنے ہیں؟

۲) کل مرد ورثہ کتنے ہیں؟

۳) کل کتنی عورتیں ورثہ ہیں؟

۴) وہ کون سے افراد ہیں جو صرف ذوی الفروض ہیں؟

۵) وہ کون سے افراد ہیں جو صرف عصبہ ہیں؟

۶) وہ کون سے افراد ہیں جو ذوی الفروض بھی ہیں اور عصبہ بھی؟

۷) وہ مرد جو مردوں کو محجوب کرتے ہیں؟

۸) وہ مرد جو عورتوں کو محجوب کرتے ہیں؟

۹) وہ عورتیں جو عورتوں کو محجوب کرتی ہیں؟

۳۳- بنات الابن کے پانچ درجات ہیں۔ مرحلہ وار ہر درجے میں ایک ایک ابن زندہ لکھ کر پانچ مثالیں بنا کر مشق کریں۔
تعاون: ''جحس فدکد بو دصحح تشبیب''

۱۰) وہ عورتیں جو مردوں کو محجوب کرتی ہیں؟

۱۱) ایسی مثال جس میں عصبہ کے لئے کچھ نہ بچے؟

۱۲) ایسی مثال جس میں سات مختلف افراد وارث ہوں؟

۱۳) وہ کونسے افراد ہیں جو محجوب نہیں ہوتے؟

۱۴) وہ کونسے افراد ہیں جو محجوب بہ حجب نقصان ہوتے ہیں اور محجوب بہ حجب حرمان نہیں ہوتے؟

لطائف

۱) زوجین کو ذوی الفروض سببی اور باقی کو نسبی کہتے ہیں۔

۲) اگر ثلث باقی زوجہ کے ساتھ ہو تو ربع ہو جاتا ہے اور زوج کے ساتھ ہو تو سدس ہو جاتا ہے۔

۳) جس صورت میں عصبہ کو مل رہا ہو اس میں عول نہیں ہوتا۔

۴) جس صورت میں عصبہ کو کچھ نہ ملے اس میں عصبہ محجوب ہوتا ہے۔

۵) جد اب کے قائم مقام ہے مگر چار مسائل میں:

(۱) جد، عینی علّی کیلئے حاجب نہیں ہے عند الصاحبین (غیر مفتی بہ)

(۲) جد، ام کے حکم ثلث باقی میں اب کے حکم میں نہیں ہے (مفتی بہ) الا عند ابی یوسف۔

(۳) ام الاب الخ کے لئے جد حاجب نہیں ہے (مفتی بہ)

(۴) ابن المعتق کے ہوتے ہوئے اب المعتق کو سدس ولاء ملے گا عند ابی یوسف

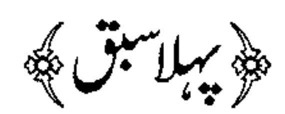
صورت مذکورہ میں اب المعتق کی جگہ جد المعتق ہو تو محجوب ہوگا (غیر مفتی بہ)

طرفین کے نزدیک ابن المعتق کے ہوتے ہوئے اب المعتق اور جد المعتق محجوب ہونگے (مفتی بہ)

۶) مسئلہ بنانے کا طریقہ (عند الامام السراجی رحمہ اللہ)

حصص متعینہ کے دو طائفے ہیں: (۱) نصف، ربع، ثمن (۲) ثلثان، ثلث، سدس۔ اگر مسئلے میں صرف ایک طائفے کے حصص ہوں تو مسئلہ اس سے بنے گا جس کا مخرج زیادہ ہو۔ اگر دونوں کا اختلاط ہو تو اختلاط النصف بكل الثانی أو ببعضہ سے مسئلہ ''۶'' سے بنے گا، اختلاط الربع بكل الثانی أو ببعضہ سے مسئلہ ''۱۲'' سے بنے گا۔ اور اختلاط الثمن بكل الثانی أو ببعضہ سے مسئلہ ''۲۴'' سے بنے گا۔

الباب الثالث



مناسخہ کا بیان

اگر کوئی وارث تقسیم شرعی سے قبل فوت ہو جائے تو اس کا حصہ اس کے ورثہ کی طرف منتقل کردینے کو مناسخہ کہتے ہیں۔

مناسخہ کے لئے دو کام کرنے ہیں:

(اوّل) مسئلہ بنانا (دوم) ضرب دینا۔

پھر ہر ایک میں دو کام ہیں:

مسئلہ بنانے کا پہلا کام یہ ہے کہ میّت اوّل کا مسئلہ وغیرہ بنایا جائے۔

دوسرا کام یہ ہے کہ میّت ثانی کا مسئلہ وغیرہ بنایا جائے پھر میت ثانی کا مافی الید لکھ کر مافی الید اور مسئلہ ثانی کے درمیان نسبت دیکھی جائے کہ کون سی ہے؟ اگر نسبت توافق کی ہو:

(۱) تو مافی الید کے وفق کو لیکر میت ثانی کے ورثہ کے سہام میں ضرب دی جائے۔

(۲) اور مسئلہ کے وفق کو لیکر میّت اوّل کے ورثہ احیاء کے سہام اور مسئلہ میں ضرب دی جائے حاصل ضرب مسئلۃ المسئلتین ہوگا۔

پھر دونوں میتوں کے ورثہ کا خلاصہ، المبلغ، الاحیاء کے عنوان سے لکھا جائے۔(۴۴)

۴۴۔ فوائد: (ا) مناسخہ میں ورثہ کے نام لکھنا ضروری ہیں اس لیے کہ خلاصے میں صرف نام لکھے جاتے ہیں (ب) مافی الید کنایہ ہے اسکے حصے سے اسے تخفیفاً بایں شکل ''مـــــ'' لکھا جائے گا۔ (ج) مسئلہ میں حاصل ضرب بعنوان تصحیح لکھا جائے گا اور میت اوّل کے کل ترکہ کے حصص تصحیح کے مطابق بنائے جائیں گے اور تقسیم خلاصہ کے مطابق کی جائیگی۔ (د) جب کوئی وارث میت ہو جائے تو اسے محصور کر دیا جائے (ھ) مناسخہ میں سب انفرادی عمل سابقہ ہیں البتہ اجتماعی عمل کا طریقہ جدید ہے۔ اس لیے یہ مشکل نہیں بلکہ ذریعہ مشق ہے (و) مناسخہ میں پہلے میت کا ترکہ، تقسیم اور منتقل ہوتا ہے (ز) جہاں صرف میت اوّل کا ترکہ تقسیم کرنا ہو تو وہاں مناسخہ کیا جائے اور جہاں ہر ایک کا ترکہ تقسیم کرنا ہو وہاں ہر ایک کا جدا جدا مسئلہ بنایا جائے۔

مثال:

مسئلہ ۲۴ تص ۱۲۰ — زید

زوجہ	بنت	اب	ام
حلیمہ	کریمہ	عمر	رحیمہ
۳/۱۵	۱۲	۵/۲۵	۴/۲۰

مسئلہ ۶ تص ۳۰ — وفق ۵ — توافق — وفق ۲ — مف ۱۲ — کریمہ

ابن	ابن		بنت	ام	جد	ام الاب
خالد	عبداللہ	۴/۲۰	رقیہ	حلیمہ	عمر	رحیمہ
۸/۱۶	۸/۱۶		۴/۸	۱/۵/۱۰	۱/۵/۱۰	م

الاحیاء — المبلغ ۱۲۰

حلیمہ	عمر	رحیمہ	خالد	عبداللہ	رقیہ
۲۵	۳۵	۲۰	۱۶	۱۶	۸

دوسرا سبق

اگر نسبت تباین کی ہوتو پورے مافی الید کو لیکر میت ثانی کے ورثہ کے سہام میں ضرب دی جائے اور پورے مسئلہ کو لیکر میت اول کے ورثہ احیاء کے سہام اور مسئلہ میں ضرب دی جائے۔

مثال:

مسئلہ ۱۲ ر ۴ رہ ۸ رہ ۷۲

زوج	بنت		بنت
بکر	خالدہ	۳/۶	زینب
۱/۲	۳/۲۷		۳/۲۷

مسئلہ ۳ رہ ۹ — تباین — مہ ۲ بکر

بنت	بنت	اخت ع		اخ ع
خالدہ	زینب	رقیہ	۱/۳	عمر
۱/۳	۱/۳	۱/۲		۲/۴
۶	۶			

الاحیاء ۷۲

خالدہ	زینب	رقیہ	عمر
۳۳	۳۳	۲	۴

اگر نسبت تداخل کی ہوتو اس کی دوصورتیں ہیں:

(۱) مسئلہ مافی الید میں داخل ہو۔

(۲) مافی الید مسئلہ میں داخل ہو۔

اگر مسئلہ مافی الید میں داخل ہوتو مافی الید کے وفق کو لیکر میت ثانی کے ورثہ کے سہام میں ضرب دی جائے فقط۔

مثال:

مسئلہ ۱۲ ر ۴۸

زوج	اب	بنت	بنت	۷/۲۸	ابن
بکر	عمر	رقیہ	خالدہ		خالد
۳/۱۲	۲/۸	۷	۷		۱۴

مسئلہ ۴ تداخل و ۳ م ۱۲ بکر

بنت	بنت	ابن
رقیہ	خالدہ	خالد
۱/۳	۱/۳	۲/۶

الاحیاء ۴۸ بلغ

رقیہ	خالدہ	خالد	عمر
۱۰	۱۰	۲۰	۸

اگر مافی الید مسئلہ میں داخل ہوتو مسئلہ کے وفق کو میت اول کے ورثہ احیاء کے سہام اور مسئلہ میں ضرب دی جائے فقط۔

مثال:

مسئلہ ۱۲ ر ۴ ر ۱۶ ر ۱۲۸ ۶

زوج	بنت	بنت الابن
بکر	خالدہ	رقیہ
۱/۴	۳/۹/۷۲	۱/۳/۲۴

مسئلہ ۲۴ ر ۸ ر ۳۲ وو ۸ تداخل م ۴ بکر ۶

زوجہ	بنت	بنت الابن
ہندہ	خالدہ	رقیہ
۱/۴	۳/۲۱	۱/۷

الاحیاء ۱۲۸ بلغ

خالدہ	رقیہ	ہندہ
۹۳	۳۱	۴

اوراگرنسبت تماثل کی ہوتو ضرب کا کوئی عمل نہیں کیا جائے گا۔

مثال:

مسئلہ ۱۲ ر ۴ ر ۱۶ ۶

زوج	بنت	ام
عبداللہ	کلثوم	زینب
۱/۴	۳/۹	۱/۳

مسئلہ ۴ ر ۴ م ۴ عبداللہ

بنت	بنت	بنت	بنت
کلثوم	رقیہ	خالدہ	ہندہ
۱	۱	۱	۱

الاحیاء — ١٦ — مبلغ

کلثوم	زینب	رقیہ	خالدہ	ہندہ
١٠	٣	١	١	١

مشق

(١) مسـ

زوج	بنت	بنت	اب	ام
خالد	زینب	رقیہ	بکر	ہندہ

(٢) مسـ — بکر

زوجہ	بنت	بنت	بنت	ام
ہندہ	کلثوم	عائشہ	خالدہ	سلمہ

الاحیاء — مبلغ

(١) مسـ

زوجہ	ابن	بنت	بنت	بنت
سلمہ	خالد	جمیلہ	خالدہ	سکینہ

(٢) مسـ — سکینہ

زوج	ابن	بنت	ام
امجد	حامد	سلیمہ	سلمہ

الاحیاء — مبلغ

اوراگر دوسرا وارث قبل از تقسیم فوت ہو جائے (خواہ وہ میت اول کا وارث ہو یا میت ثانی کا) تو پھر تیسری میت بنا کر اس کے ساتھ وہی عمل کیا جائے جو دوسری کے ساتھ کیا گیا۔ وھکذا الی اخرہ [٣٥]

٣٥- فائدہ: جب ضرب ماتحت میں دی جائے تو صرف اسی میت کے ورثہ میں دی جائے اور جب مافوق میں دی جائے تو تمام میتوں کے ورثہ احیاء کے سہام میں دی جائے اور صرف مسئلہ اوّل میں ضرب دی جائے اور وہی مسئلۃ المسائل ہوگا اور ہر وارث میت کو، جتنے میتوں سے جو کچھ ملتا ہے اس کو جمع کر کے مافی الید لکھا جائے۔

مشق

(۱) ـــــــــــ

بنت	اخ ع	اخ ع
عظیمہ	طلحہ	طلیحہ

(۲) ـــــــــــ طلیحہ

ابن	بنت	بنت	بنت
حامد	میمونہ	سکینہ	سلیمہ

(۳) ـــــــــــ طلحہ

زوجہ	ابن	ابن	بنت	بنت
ساجدہ	راشد	عابد	راشدہ	عابدہ

الاحیاء
المبلغ

(۱) ـــــــــــ میمونہ

زوج	بنت	ام
اسلم	سلمہ	سلیمہ

(۲) ـــــــــــ اسلم

زوجہ	اب	ام
سکینہ	حامد	کریمہ

(۳) ـــــــــــ سلمہ

ابن	ابن	بنت	جدہ(ام الام)
شاہد	خالد	جمیلہ	سلیمہ

(۴) ـــــــــــ سلیمہ

زوج	اخ ع	اخ ع
صادق	ناصر	منصور

الاحياء المبلغ

(۱) مـــــــ ہندہ

زوج	بنت	بنت	بنت	بنت	اخت ع
بکر	رقیہ	زینب	خالدہ	سلمہ	سودہ

(۲) مـــــــ سلمہ

زوج	ابن	ابن	اب	اخت ع	اخت ع	اخت ع
خالد	عمر	شریف	بکر	رقیہ	زینب	خالدہ

(۳) مـــــــ شریف

زوجہ	اب	اخ ع
ہندہ	خالد	عمر

الاحياء المبلغ

﴿تیسرا سبق﴾

حقوق الترکہ کا بیان

میت کے ترکہ کے ساتھ چار حقوق تعلق رکھتے ہیں علی الترتیب۔

(۱) تجہیز و تکفین (۲) اداءِ قرض (۳) اجراءِ وصیت از ثلث (۴) تقسیم بین الورثہ

پھر ورثہ کی ترتیب یہ ہے:

(۱) ذوی الفروض (۲) عصبہ نسبی (۳) عصبہ سببی (۴) عصبہ سببی کا عصبہ بنفسہٖ (۵) ذوی الفروض نسبیہ پر ردّ (۶) ذوی الارحام (۷) مولی الموالاۃ پھر اس کا عصبہ بنفسہٖ (۸) مقرلہٗ بالنسب علی الغیر (۹) موصیٰ لہ بما زاد علی الثلث (۱۰) بیت المال۔

﴿چوتھا سبق﴾

جائدادِ متروکہ کی تقسیم کا بیان

ترکہ اور مسئلہ کے درمیان نسبت دیکھی جائے، اگر توافق کی ہو تو وفق ترکہ کو ہر وارث کے حصے میں ضرب دی جائے اور حاصل ضرب کو وفق مسئلہ پر تقسیم کیا جائے، حاصل تقسیم اس وارث کا حصہ ہے۔ اگر تقسیم سے کچھ بچ جائے تو ترکہ کے اجزاء کے مطابق درجہ بدرجہ اس کے اجزاء[۳۶] بنائے جائیں، حاصل کو وفق مسئلہ پر تقسیم کیا جائے حاصل تقسیم اس وارث کا حصہ ہے باعتبار اجزاء کے۔

مسئلہ ۱۲ وفق ۶	توافق	وفق ۵ ترکہ ۱۰ روپے
زوج	بنت	اب
۳	۶	۳
۲-۵۰ روپے	۵-۰۰ روپے	۲-۵۰ روپے

۵×۳
۶) ۱۵ (۲
۱۲
۳×۱۰۰
۶) ۳۰۰ (۵۰
۳۰۰
۰

۵×۶
۶) ۳۰ (۵
۳۰
۰

﴿پانچواں سبق﴾

اگر نسبت تباین کی ہو تو پورے ترکہ کے ساتھ ضرب دی جائے اور پورے مسئلہ پر تقسیم کیا جائے اور اگر نسبت تداخل کی ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) مسئلہ ترکہ میں داخل ہو۔

(۲) ترکہ مسئلہ میں داخل ہو۔

۳۶- روپیہ کے اجزاء سو پیسہ، جریب کے اجزاء چار کنال، کنال کے اجزاء بیس مرلے، مرلے کے اجزاء دوسو بہتر فٹ کلوگرام کے اجزاء ہزار گرام، تولہ کے اجزاء بارہ ماشے، ماشہ کے اجزاء آٹھ رتی۔

اگر مسئلہ ترکہ میں داخل ہو تو وفق ترکہ میں حصص کو ضرب دی جائے فقط۔
اور اگر ترکہ مسئلہ میں داخل ہو تو وفق مسئلہ پر حصص کو تقسیم کیا جائے فقط۔
باقی عمل مثل توافق کے ہے۔

یاد رہے! کہ اگر ترکہ کے اجزاء متعینہ ختم ہو جائیں پھر بھی تقسیم سے کچھ بچے تو فرضی اجزاء بنائے جائیں بمطابق مقسوم علیہ، یعنی باقی کو مقسوم علیہ کیساتھ ضرب دیکر اسی پر تقسیم کیا جائے اور اعشاریہ کی شکل میں لکھا جائے۔

مثال:

مسئلہ ۱۲	تباین	ترکہ ۷ روپے
زوج	بنت	اب
۳	۶	۳
۱–۷۵	۳–۵۰	۱–۷۵

۳×۷ = ۲۱ ÷ ۱۲ = ۱، ۱۲، باقی ۹؛ ۹×۱۰۰ = ۹۰۰ ÷ ۱۲ = ۷۵، ۹۰۰، ۰

۷×۶ = ۴۲ ÷ ۱۲ = ۳، ۳۶، باقی ۶؛ ۶×۱۰۰ = ۶۰۰ ÷ ۱۲ = ۵۰، ۶۰۰، ۰

مسئلہ ۱۲	تداخل (وفق ۲)	ترکہ ۲۴ روپے
زوج	بنت	اب
۳	۶	۳
۶–۰۰	۱۲–۰۰	۶–۰۰

۳ × ۲ = ۶

۶ × ۲ = ۱۲

مسئلہ ۱۲   وفق ۲   تداخل   ترکہ ۶ روپے

زوج	بنت	اب
۳	۶	۳
۱—۵۰	۳—۰۰	۱—۵۰

۲) ۳ (۱
۲
۱×۱۰۰
۲) ۱۰۰ (۵۰
۱۰۰
۰

۲) ۶ (۳
۶
۰

مسئلہ ۶ ر ۳۰   ترکہ ۱۷ روپے

زوج	اخ ع	اخ ع	۲/۱۰	اخت ع	ام
۳/۱۵	۴	۴		۲	۱/۵
۸—۵۰	۲—۲۶ ۲۰/۳۰	۲—۲۶ ۲۰/۳۰		۱—۱۳ ۱۰/۳۰	۲—۸۳ ۱۰/۳۰

۱۷×۱۵
۳۰) ۲۵۵ (۸
۲۴۰
۱۵×۱۰۰
۳۰) ۱۵۰۰ (۵۰
۱۵۰۰
۰

۱۷×۴
۳۰) ۶۸ (۲
۶۰
۸×۱۰۰
۳۰) ۸۰۰ (۲۶
۶۰
۲۰۰
۱۸۰
۲۰×۳۰
۳۰) ۶۰۰ (۲۰
۶۰۰
۰

۱۷×۲
۳۰) ۳۴ (۱
۳۰
۴×۱۰۰
۳۰) ۴۰۰ (۱۳
۳۰
۱۰۰
۹۰
۱۰×۳۰
۳۰) ۳۰۰ (۱۰
۳۰۰
۰

۱۷×۵
۳۰) ۸۵ (۲
۶۰
۲۵×۱۰۰
۳۰) ۲۵۰۰ (۸۳
۲۴۰
۱۰۰
۹۰
۱۰×۳۰
۳۰) ۳۰۰ (۱۰
۳۰۰
۰

مشق

ترکہ۹۰۰جریب =۱۶۰۰ روپے

زوج	بنت	بنت	بنت	بنت	اخت ع

ترکہ۱۶ آنے (۳۷)

اخت ع	اخت ع	اخت ع	اخت خ	اخت خ

ترکہ۱۰۰ پیسے

زوج	بنت	بنت	اب	ام

ترکہ۱۰۰۰ روپے

زوج	بنت	ام	اخت ع

﴿چھٹا سبق﴾

دین محیط کا بیان

اگر ترکہ کم ہو اور قرضہ زیادہ ہو تو اس کو دین محیط کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ترکہ حسب قرضہ تقسیم کیا جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ غرماء کو بمنزلہ ورثہ اور قدر دین کو بمنزلہ حصص اور مجموع الدیون کو بمنزلہ مسئلہ کے لکھا جائے اور ترکہ کی تقسیم میں عمل مثل جائداد متروکہ کے کیا جائے۔

مثال:

دیون۶ روپے — ترکہ قاصرہ۵ روپے

زید	بکر	عمر
۱	۲	۳
۸۳ $\frac{۲}{۶}$	۱—۶۶ $\frac{۴}{۶}$	۲—۵۰

۳۷۔ مسئلہ سولہ آنے یا سو پیسے یا ہزار روپے کے مطابق بنانا ہو تو ترکہ کے ضابطے کے مطابق بنایا جائے۔

مشق

ترکہ ۸ روپے

زید	بکر	عمر
۳	۲	۵

ترکہ ۳ روپے

زید	بکر	عمر
۳	۲	۱

کسور الترکہ والدّین کا بیان

اگر ترکہ یا دین، یا دونوں میں کسر ہو تو ہر حال میں سب کو کسر کی جنس میں مبسوط کر کے تقسیمِ ترکہ کا عمل کیا جائے۔

مثال:

مجموع الدیون ۴-۲۵ مبسوط ۴۲۵ پیسہ وفق ۱۷ توافق وفق ۱۲ ترکہ ۳-۰۰ مبسوط ۳۰۰ پیسہ

زید	بکر	عمر
۷۵ پیسہ	۲-۰۰ مبسوط ۲۰۰ پیسہ	۱-۵۰ مبسوط ۱۵۰ پیسہ
۵۲ ۱۶/۱۷	۱-۴۱ ۳/۱۷	۱-۵ ۱۵/۱۷

مشق

ترکہ: ۵۰ روپے ۵۰ پیسے / ۱۰ جریب ۲ کنال

زوج	بنت	اخت ع

مجموع الدیون : ایک روپیہ ۲۵ پیسے ترکہ: ایک روپیہ

زید	بکر	عمر
۵۰ پیسہ	۵۰ پیسہ	۲۵ پیسہ

﴿ساتواں سبق﴾

عصبہ سببی ''معتق'' کا بیان

اس کا حکم یہ ہے کہ اگر عصبہ نسبی موجود ہو تو یہ مجوب ہے۔ اگر وہ نہ ہو تو یہ اس کے قائم مقام ہے۔ پھر اگر معتق موجود ہو تو وہ عصبہ ہوگا۔ (خواہ مرد ہو یا عورت) اگر خود موجود نہ ہو تو اس کے عصبہ بنفسہ علی الترتیب عصبہ ہونگے۔ اگر اس کے عصبہ بنفسہ نہ ہوں تو معتق المعتق عصبہ ہوگا (خواہ مرد ہو یا عورت) اگر وہ بھی نہ ہو تو اس کا عصبہ بنفسہ عصبہ ہوگا۔ هكذا هلمّ جراً

﴿آٹھواں سبق﴾

معتقین کے درمیان مال[۳۸] ولاء کی تقسیم کی تفصیل یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ ان کے ساتھ ذوی الفروض ہیں یا نہیں؟

اگر نہیں ہیں تو معتقین کو بمنزلہ ورثہ، انکے قدر ملک کو بمنزلہ حصص اور مجموعۂ اقدار املاک کو بمنزلہ مسئلہ کے لکھا جائے اور مال ولاء حسب مسئلہ تقسیم کیا جائے۔

اور اگر ان کے ساتھ ذوی الفروض ہیں اور مال ولاء کی تقسیم معتقین کے درمیان حسب ملک مستقیم ہے تو فبہا، اگر مستقیم نہیں ہے تو ان کے اقدار املاک کے درمیان نسبت دیکھی جائے، اگر نسبت توافق کی ہے تو وفقوں کو جمع کر کے تمام ورثہ کے حصص، مال ولاء اور مسئلہ میں ضرب دی جائے، پھر ہر معتق کے وفق کو مال ولاء کے مضروب فیہ میں ضرب دی جائے، حاصل ضرب اس کا حصّہ ہے۔

اور اگر نسبت تباین کی ہو تو تمام اعداد کو جمع کر کے سب میں ضرب دی جائے پھر ہر معتق کے قدر ملک کو مال ولاء کے مضروب فیہ میں ضرب دی جائے۔ حاصلِ ضرب اس کا حصّہ ہے۔

۳۸۔ عصبہ سببی کے مالِ عصوبت کو مال ولاء کہا جاتا ہے۔

امثلہ:

مسئلہ ۹

معتق	معتق	معتق
زید	بکر	عمر
۲	۳	۴

مسئلہ ۳ رد ۹ — تقسیم مستقیم

بنت	فرض	بنت (۲)	ولاء	بنت (۱)
۲ (فرض)	$\frac{۲}{۶}$	۲ (فرض)	$\frac{۱}{۳}$	۲ (فرض)
		$\frac{۲}{۴}$ (ولاء)		$\frac{۱}{۳}$ (ولاء)
		کل		کل

مسئلہ ۳ رد ۹ رد ۴۵ — توافق

بنت	فرض	بنت (۳۰)	ولاء	بنت (۲۰)
$\frac{۲}{۱۰}$ (فرض)	$\frac{۲}{۶}$	$\frac{۲}{۱۰}$ (فرض)	$\frac{۱}{۳}$ مضروب فیہ $\frac{}{۱۵}$	$\frac{۲}{۱۰}$ (فرض)
		$\frac{۹}{۱۹}$ (ولاء)		$\frac{۶}{۱۶}$ (ولاء)
		کل		کل

وفق ۵ = ۲ + ۳

مسئلہ ۳ رد ۹ رد ۶۳ — تباین

بنت	فرض	بنت (۴)	ولاء	بنت (۳)
فرض $\frac{۲}{۱۴}$	$\frac{۲}{۶}$	فرض $\frac{۲}{۱۴}$	$\frac{۱}{۳}$ مضروب فیہ $\frac{}{۲۱}$	فرض $\frac{۲}{۱۴}$
		ولاء $\frac{۱۲}{۲۶}$		ولاء $\frac{۹}{۲۳}$
		کل		کل

مسئلہ ۲۴ رد ۴۸

زوجہ	بنت	بنت	ابن المعتق		ابن المعتق
$\frac{۳}{۶}$	$\frac{۸}{۱۶}$	$\frac{۸}{۱۶}$	۵	$\frac{۵}{۱۰}$	۵

مشق

زوجہ	بنت	معتق المعتق	زوج	بنت	اب معتق المعتق

زوجہ	بنت	معتق معتق المعتق

زوج	بنت	ابن المعتق	اب المعتق

زوجہ	اخت ع(۱۰۰)	اخت عل(۳۰۰)	اخت عل(۵۰)	اخت عل(۷۰)

﴿نواں سبق﴾

تخارج کا بیان

کوئی وارث دوسرے ورثہ کی رضامندی سے ترکہ میں سے کسی چیز پر صلح کر کے بقیہ ترکہ سے دستبردار ہو جائے تو اسے ''تخارج'' کہتے ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مُصالح کو جملہ ورثہ میں داخل کر کے مسئلہ بنایا جائے۔ پھر مُصالح کے حصّہ کے نیچے ''ص'' لکھ کر اس کے حصّہ کو مسئلہ سے تفریق کر کے باقی سے مسئلہ بنایا جائے۔

مثال:

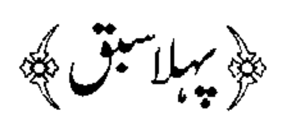
مسئلہ ۶ صـــ۳ مسئلہ ۳

زوج	ام	عم
۳ ص	۲	۱

مشق

زوجہ	ابن	ابن	ابن	ابن
				ص

الباب الرابع



ذوی الارحام کا بیان

(ا) تعریف:

ذوی الارحام ان کو کہتے ہیں جن کی میت کے ساتھ قرابت داری ہو لیکن وہ قرابت داری نہ ذوی الفروض والی ہو اور نہ عصبات والی ہو۔

(ب) تقسیم:

ذوی الارحام چار قسم ہیں:

(۱) میت کی فرع جیسے: اولاد البنات الخ (وإن سفلوا)

(۲) میت کی اصل جیسے: جد فاسد اور جدہ فاسدہ الخ (وإن علوا)

(۳) میت کے اب اورام کی فرع جیسے: (۱) اولاد الاخوات (۲) بنات الاخوۃ (۳) اور بنوالاخوۃ لام الخ (وإن نزلوا)

(۴) میت کے جد اور جدہ کی فرع جیسے: (۱) اعمام اخیافی (۲) عمات (۳) بنات العم (۴) اخوال (۵) خالات الخ (وإن بعدوا)

(ج) حکم:

ذوی الارحام کا حکم یہ ہے: اگر ذوی الفروض نسبی اور عصبات مطلقاً (خواہ نسبی ہوں خواہ سببی) میں سے کوئی ایک زندہ ہو تو ذوی الارحام محجوب ہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو ذوی الارحام علی ترتیب العصبات وارث ہونگے، پھر ہر صنف کی جدا جدا تفصیل ہے۔

﴿دوسرا سبق﴾

صنف اوّل: اولاد البنات کا بیان

اس میں پانچ ضابطے ہیں (ان میں دو ترجیحات ہیں)

(۱) دیکھا جائے کہ وارث ایک ہے یا ایک سے زیادہ؟ اگر ایک ہے تو کل جائداد کا مستحق ہے۔

مسئلہ ۱

بنت البنت
۱

ترجیح (۱)

(۲) اگر ایک سے زیادہ ہیں تو دیکھا جائے درجہ استواء میں ہیں یا عدمِ استواء میں؟ اگر عدم استواء میں ہیں تو اقرب اولیٰ ہے ابعد محجوب ہے۔

مسئلہ ۱

بنت البنت	ابن بنت البنت
۱	م

ترجیح (۲)

(۳) اگر درجہ استواء میں ہیں تو تین صورتیں ہیں:

(۱) کل ولدِ وارث ہونگے۔

(ب) یا کل ولد غیر وارث ہونگے۔

(ج) یا بعض ولد وارث ہونگے اور بعض ولد غیر وارث۔

تو تیسری صورت میں ولد وارث اولیٰ ہونگے اور ولد غیر وارث محجوب۔

مسئلہ ۱

بنت بنت الابن	ابن بنت البنت
۱	م

(۴) پہلی دو صورتیں ہوں تو دیکھا جائے کہ اصول کی صفت ذکورۃ اور انوثت میں اتفاق ہے یا اختلاف؟ اگر اتفاق ہو تو مسئلہ ابدان فروع سے بنے گا۔

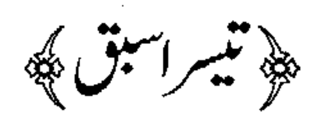
(للذکر مثل حظ الانثیین کا قاعدہ ملحوظ ہوگا)

مسئلہ ۸

ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
بنت	بنت	ابن	ابن	ابن
۱	۱	۲	۲	۲

مسئلہ ۷

ابن				ابن	
بنت				بنت	
بنت	بنت	بنت		ابن	ابن
۱	۱	۱		۲	۲



(۵) اور اگر اختلاف ہو تو (میت کی طرف سے) جس پہلے بطن میں اختلاف ہو وہاں سے مسئلہ بنایا جائے (اگر عدد فروع عدد اصول سے اکثر ہوں تو) صفت اصول اور عدد فروع کو ملحوظ رکھا جائے، پھر طائفۃ الذکور کو جدا دیا جائے اور طائفۃ الاناث کو جدا دیا جائے، پھر ہر ایک کو آگے فروع تک دیکھا جائے اگر اتفاق ہو تو ہر ایک کا حصہ آخر میں تقسیم کر دیا جائے۔ اگر اختلاف ہو تو جہاں جہاں اختلاف ہو وہاں وہاں طائفۃ الذکور اور طائفۃ الاناث کو الگ الگ کر کے تقسیم کیا جائے، اگر کسر ہو تو تصحیح کی جائے۔

(امثلہ:

مسئلہ ۷ ر ۳۵

بنت		بنت	بنت		بنت	بنت
ابن	۴	ابن	بنت	۳/۱۵	بنت	بنت
بنت		بنت	بنت		ابن	ابن
۲/۱۰		۲/۱۰	۳		۶	۶

مسئلہ ۶

بنت
بنت
بنت
۲
ابن – ابن
۱ – ۱

بنت
بنت
ابن
۴
بنت – بنت
۲ – ۲

مسئلہ ۱۵ ت ۶۰

بنت بنت بنت بنت بنت ۹/۳۶ بنت بنت بنت بنت ابن ۶ ابن ابن

بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت

بنت بنت بنت ۱۸ بنت بنت بنت ابن ۱۸ ابن ابن بنت ۳ بنت ابن ۳

بنت بنت ۶ بنت ابن ابن ۱۲ ابن بنت ۹ بنت ابن ۹ بنت بنت بنت

بنت ۳ بنت ابن ۳ بنت ۶ بنت ابن ۶ بنت بنت بنت بنت ۱ ابن ۲ بنت

بنت ۱ ابن ۲ بنت ۳ بنت ۲ ابن ۴ بنت ۶ ابن ۶ بنت ۳ بنت ۹ بنت ۱/۴ بنت ۲/۸ بنت ۳/۱۲

مشق

بنت
بنت
بنت
ابن – ابن

بنت
بنت
ابن
بنت

بنت
ابن
بنت
بنت – بنت

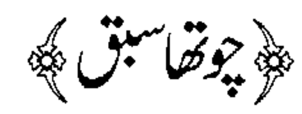
بنت
ابن
بنت – بنت
رقیہ – عائشہ

ازدواج

بنت
بنت
بنت – بنت
رقیہ – عائشہ

بنت
بنت
ابن
خالد

بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	ابن	بنت	بنت	بنت
بنت	بنت	ابن	ابن	بنت	بنت
ابن	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن



﴿چوتھا سبق﴾

صنف ثانی: جد فاسد اور جدہ فاسدہ کا بیان

اس میں چھ ضابطے ہیں (اور ان میں دو ترجیحات ہیں۔)

(۱) دیکھا جائے کہ وارث ایک ہے یا ایک سے زائد؟ اگر ایک ہے تو کل جائداد کا مستحق ہے۔

مسئلہ ۱

اب الام
۱

ترجیح: (۱)

(۲) اگر ایک سے زائد ہیں تو دیکھا جائے کہ درجہ استواء میں ہیں یا عدمِ استواء میں، اگر درجہ عدمِ استواء میں ہیں تو اقرب اولیٰ ہے ابعد محجوب۔

مسئلہ ۱

اب اب الام	اب الام
م	۱

ترجیح: (۲)

(۳) اگر درجہ استواء میں ہیں تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

(ا) کل منسوب بالوارث ہوں گے۔

(ب) یا کل منسوب بغیر الوارث ہوں گے۔

(ج) یا بعض منسوب بالوارث ہوں گے اور بعض منسوب بغیر الوارث۔

تیسری صورت میں منسوب بالوارث اولی ہوں گے اور منسوب بغیر الوارث محجوب ہوں گے۔

مسئلہ ۱

اب ام الام	اب اب الام
ا	م

(۴) پہلی دو صورتوں میں دیکھا جائے کہ اتحاد قرابت ہے یا اختلاف قرابت؟ اگر اختلاف قرابت ہے تو ابویہ کو ثلثان اور امویہ کو ثلث ملے گا۔ اور مسئلہ ۳ سے بنے گا۔

مسئلہ ۳

اب	ام
۲	ا
ام	ام
اب	اب
اب	ام
۲	ا

(۵) اگر اتحاد قرابت ہے تو دیکھا جائے کہ اصول قریبہ صفت ذکورۃ اور انوثت میں متفق ہیں یا مختلف؟ اگر متفق ہیں تو مسئلہ ابدان اصول بعیدہ سے بنے گا۔

مثال:

مسئلہ ۳

ام	ام
اب	اب
ام	ام
ام	اب
ا	۲

مسئلہ ۳

اب
ام
اب

ام	اب
۱	۲

(٦) اگر مختلف ہیں تو جس پہلے بطن میں اختلاف ہو وہاں سے مسئلہ بنا کر تقسیم کر کے آگے منتقل کیا جائے۔

کمافی الصّنف الاوّل۔

مسئلہ ۷ ره ۳۵

اب	اب	اب	۶	اب
ام ۱	اب	اب	۳۰	اب
اب	ام ۶	اب	۲۴	اب
ام	اب	ام		ام
ام	ام	ام ۸		اب ۱۲
ام	ام	اب		اب
ام	ام	اب		ام
$\frac{1}{5}$	۶	۸		۱۲

مشق

اب	اب
ام	اب
اب ، اب	ام ، ام
ام ، اب	اب ، اب
اب ، ام	ام ، اب

اب	اب	ام	ام
ام	اب	اب	اب
اب	ام	ام	اب
اب	اب	اب	اب
اب	اب	ام	ام

مثال : مسئلہ ۴

زوجہ	اب ام الام	اب ام الاب
۱	۱	۲

﴿پانچواں سبق﴾

صنفِ ثالث

اولاد الاخوات، بنات الاخوۃ، بنوالاخوۃ لام کا بیان

اس میں چار ضابطے ہیں (اور ان میں دو ترجیحات ہیں)

(۱) دیکھا جائے کہ وارث ایک ہے یا ایک سے زائد؟

اگر ایک ہے تو کل جائداد کا مستحق ہے۔

مسئلہ ۱

بنت الاخت ع
۱

ترجیح: (۱)

(۲) اگر ایک سے زیادہ ہیں تو دیکھا جائے کہ درجہ استواء میں ہیں یا عدم استواء میں؟

اگر درجہ عدمِ استواء میں ہیں تو اقرب اولی ہے ابعد محجوب۔

مسئلہ ۱

بنت الاخت ع	ابن بنت الاخت ع
۱	م

ترجیح: (۲)

(۳) اگر درجہ استواء میں ہیں تو اس کی تین صورتیں ہیں:

(ا) کل ولد وارث ہوں گے۔

(ب) یا کل ولد غیر وارث ہوں گے۔

(ج) یا بعض ولد وارث ہوں گے اور بعض ولد غیر وارث۔

تیسری صورت میں ولد وارث اولیٰ ہوں گے اور ولد غیر وارث محجوب۔

مسئلہ ۱

بنت ابن الاخ ع	ابن بنت الاخ ع
۱	م

(۴) پہلی دو صورتوں میں اولاً خود اخوۃ واخوات پر ذوی الفروض اور عصبہ ہونے کی حیثیت سے تقسیم کیا جائے اور ان کے فروع میں منتقل کیا جائے۔جنس اور پھر طائفے کے لحاظ سے، صفت اصول اور عدد فروع کے لحاظ سے، اور عینی علّی میں، للذکر مثل حظ الانثیین، اور خیفی میں علی السویہ کے لحاظ سے۔

مسئلہ ۲

اخ ع	اخ ع
ابن	ابن
بنت	بنت
۱	۱

مسئلہ ۲

اخ خ	اخت خ
بنت	ابن
۱	۱

مسئلہ ۶

اخ ع	اخ خ
۵	۱
بنت	بنت
۵	۱

مسئلہ ۳ تص ۱۸ تص ۵۴

اخ ع	٨/٢٤	اخ ع	٢/١٢	اخت ع	٤/١٢	اخت ع	اخ خ	١/٦	اخ خ
بنت		بنت		بنت		بنت	بنت		بنت
ابن		بنت		ابن		بنت	ابن		بنت
١٦		٨		٨		٤	٣/٩		٣/٩

مشق

اخ ع	اخت ع	اخ عل	اخت عل	اخ خ	اخت خ
بنت	بنت / ابن	بنت	بنت / ابن	بنت	بنت / ابن

اخ ع	اخ عل	اخ خ
ابن	ابن	ابن
بنت	بنت	بنت

اخ عل	اخت عل	اخت ع	اخت خ
بنت	ابن / ابن	بنت / بنت	ابن
ابن	بنت / بنت	بنت / بنت	بنت

زوجہ	زوجہ	اخت ع	اخ عل
		ابن / ابن / ابن / ابن	بنت / بنت

﴿چھٹا سبق﴾

صنفِ رابع

بنات العم، اعمام اخیافی، عمات الخ (جو کہ ابویہ ہیں) اخوال، خالات الخ (جو کہ امویہ ہیں) کا بیان۔

اس میں سات ضابطے ہیں (اور ان میں تین ترجیحات ہیں)

(دو ضابطے اور ایک ترجیح ابویہ اور امویہ کی تقسیم سے قبل جاری ہوں گے اور پانچ ضابطے اور دو ترجیحات بعداز تقسیم جاری ہوں گے)۔

(۱) دیکھا جائے کہ وارث ایک ہے یا ایک سے زیادہ؟ اگر ایک ہے تو کل جائداد کا مستحق ہوگا۔

مثال:

مسئلہ ۱	مسئلہ ۱
عمۃ	خال
۱	۱

مسئلہ ۱	مسئلہ ۱
بنت العم	ابن الخال
۱	۱

ترجیح: (۱)

(۲) اگر ایک سے زیادہ ہیں تو دیکھا جائے کہ درجہء استواء میں ہیں یا عدم استواء میں؟ اگر عدم استواء میں ہیں تو اقرب اولیٰ ہے ابعد محجوب۔

مثال:

مسئلہ ۱	
بنت العم	بنت ابن الخال
۱	م

(۳) اور اگر درجہء استواء میں ہیں تو دیکھا جائے کہ اتحاد قرابت ہے یا اختلاف قرابت؟ اگر اختلاف قرابت ہے تو ابویہ کو ثلثان اور امویہ کو ثلث ملے گا۔ اور مسئلہ تین سے بنے گا۔

مثال:

مسئلہ ۳

عم خ	خال ع
بنت	بنت
۲	۱

مسئلہ ۳

عمۃ ع	خالۃ خ
۲	۱

ترجیح: (۲)

(۴) اگر اتحاد قرابت ہو یا اختلاف قرابت، تو دیکھا جائے کہ قوت وضعف میں متحد ہیں یا مختلف؟ اگر مختلف ہیں تو قوی ضعیف کو محجوب کردے گا۔

مثال:

مسئلہ ۱

عمۃ ع	عمۃ عل	عمۃ خ
۱	م	م

مسئلہ ۱

خال عل	خال خ
۱	م

مسئلہ ۳

عمۃ خ	خال ع
بنت	بنت
۲	۱

مسئلہ ۳

عمۃ ع	عم خ	خال عل	خال خ
۲	م	۱	م

ترجیح: (۳)

(۵) اگر متحد ہوں تو اس کی تین صورتیں ہیں:

(ا) کل ولد وارث ہوں گے۔

(ب) یا کل ولد غیر وارث ہوں گے۔

(ج) یا بعض ولد وارث ہوں گے اور بعض ولد غیر وارث۔

تیسری صورت میں ولد وارث اولیٰ ہوں گے اور ولد غیر وارث محجوب۔

(یادرہے کہ ان دونوں ترجیحات میں ابویہ اور امویہ ایک دوسرے پر اثر انداز نہیں ہوں گے۔)

مثال:

مسئلہ ١

بنت العم ع	ابن العمۃ ع
١	م

مسئلہ ٣

بنت الخال ع	ابن الخالۃ ع
٢	١

مسئلہ ٣ ره ٩

ابن العمۃ ع	بنت العم ع	بنت الخال ع	$\frac{1}{3}$	ابن الخالۃ ع
م	$\frac{2}{6}$	٢		١

(٦) پہلی دوصورتوں میں (جبکہ اتحاد قرابت ہو) دیکھا جائے کہ اصول کا صفتِ ذکورۃ اور انوثت میں اتفاق ہے یا اختلاف؟ اگر اتفاق ہے تو مسئلہ ابدان فروع سے بنے گا۔

مثال:

مسئلہ ٣

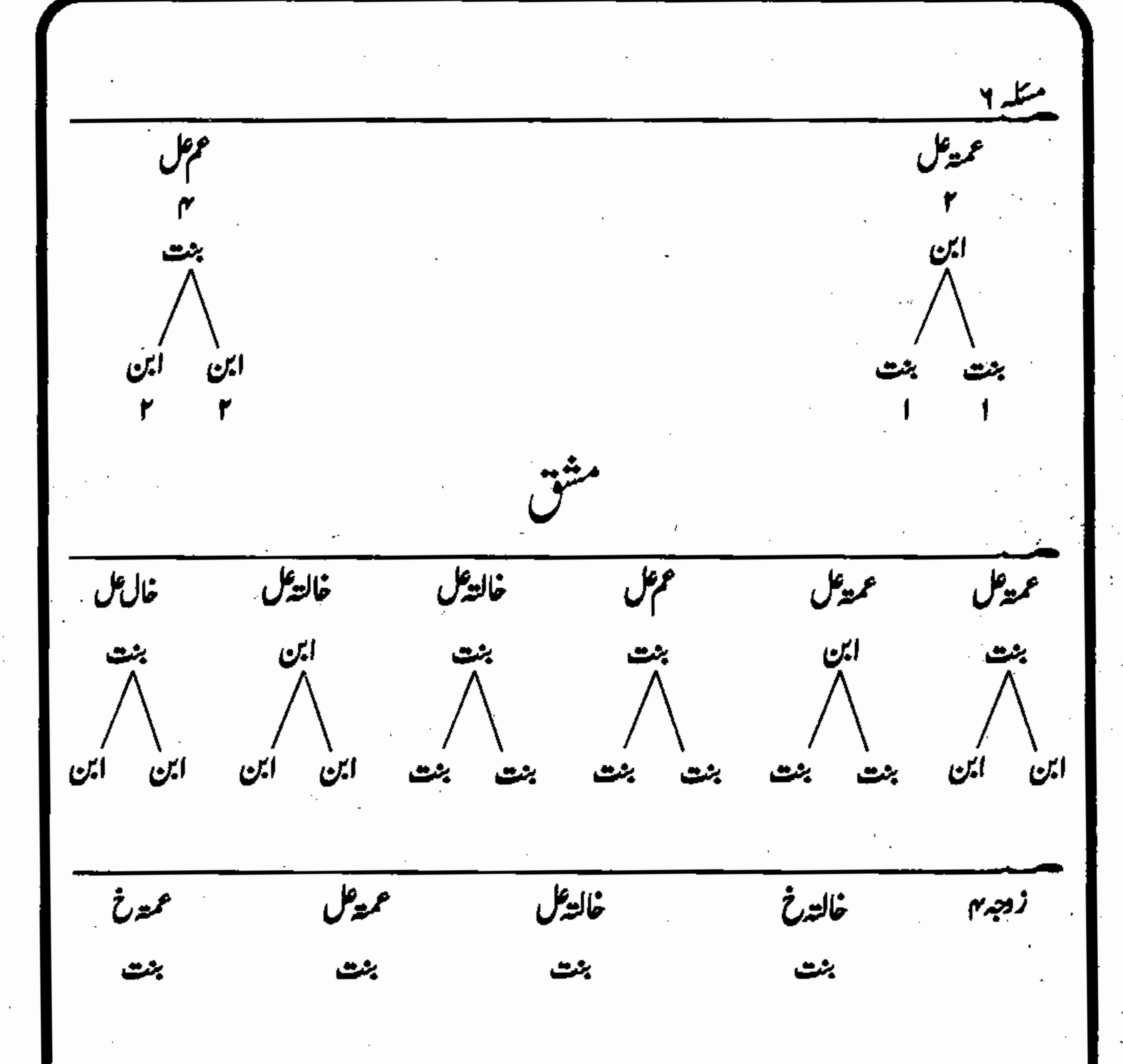
خال خ	خال خ
ابن	بنت
٢	١

(٧) اگر اختلاف ہے تو جس پہلے بطن میں اختلاف ہو وہاں سے مسئلہ بنا کر تقسیم کر کے آگے منتقل کیا جائے، کما فی الصنف الاول۔

مثال:

مسئلہ ٨ ره ٢٤

عمۃ عل		عمۃ عل	$\frac{4}{12}$	عمۃ عل		عمۃ عل	عم عل		عم عل
بنت	٤	بنت		ابن	٨	ابن	بنت	٤	بنت
ابن		ابن		بنت		بنت	بنت		بنت
٢		٢		٤		٤	$\frac{2}{6}$		$\frac{2}{6}$



﴿پانچویں اور چھٹی قسم﴾

ذوی الارحام کی پانچویں قسم میت کے اب اور ام کے جد اور جدہ کی فرع ہے اور چھٹی قسم میت کے جد اور جدہ کے جد اور جدہ کی فرع ہے۔ ان کے احکامات کی تفصیل صنفِ رابع کی طرح ہے۔

فائدہ: صنف رابع میں خنثی میں بھی "للذكر مثل حظ الأنثيين" کا ضابطہ جاری ہوگا۔

﴿ساتواں سبق﴾

خنثی کا بیان

اگر خنثی خلقۃً کسی ایک جانب راجح ہے تو اس کا حکم راجح والا ہوگا اور اگر کسی حالت میں بھی کسی ایک جانب راجح نہ ہو تو اسے ''خنثی مشکل'' کہتے ہیں۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے لئے ''اسوء الحالین'' ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ دو مسئلے بنائے جائیں، ایک میں خنثی کو مذکر فرض کیا جائے اور دوسرے میں مؤنث فرض کیا جائے، جس صورت میں خنثی کو کم ملے یا نہ ملے اس پر عمل کیا جائے گا۔

(۱)

مسئلہ ۲ — اسوء الحالین

زوج	اخت ع	اخ عل خنثی (مذکر)
۱	۱	م

(۲)

مسئلہ ۶ عولہ ۷

زوج	اخت ع	اخت عل خنثی (مؤنث)
۳	۳	۱

(۱)

مسئلہ ۵

ابن	بنت	ابن خنثی (مذکر)
۲	۱	۲

(۲)

مسئلہ ۴ — اسوء الحالین

ابن	بنت	بنت خنثی (مؤنث)
۲	۱	۱

امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خنثیٰ مشکل کے لئے ''نصف النصیبین'' ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ حسب بالا دو مسئلے بنائے جائیں پھر دونوں مسئلوں کے درمیان نسبت دیکھی جائے، اگر نسبت تباین کی ہو تو ہر ایک کو دوسرے کے کل مسئلے اور ورثہ کے حصص میں ضرب دی جائے پھر دونوں کا خلاصہ جمع کے عنوان سے لکھا جائے۔

(۱)

مسئلہ ۵ ـــ ۲۰ تباین

ابن	بنت	ابن خنثیٰ (مذکر)
۲/۸	۱/۴	۲/۸

(۲)

مسئلہ ۴ ـــ ۲۰

ابن	بنت	بنت خنثیٰ (مؤنث)
۲/۱۰	۱/۵	۱/۵

جمع ـــ ۲۰ ـــ ۲۰ جمع ۴۰

ابن	بنت	خنثیٰ
۱۸	۹	۱۳

اگر نسبت توافق کی ہو تو ہر ایک کے وفق کو دوسرے کے کل مسئلے اور ورثہ کے حصص میں ضرب دی جائے پھر خلاصہ لکھا جائے۔

اگر تداخل کی ہو تو اکثر مسئلے کے وفق کو دوسرے کے کل مسئلے اور ورثہ کے حصص میں ضرب دی جائے پھر خلاصہ لکھا جائے۔

اور اگر تماثل کی ہو تو ایک صورت پر عمل کیا جائے۔

توافق (۱)

مسئلہ ۱۲ ر ۴ رہ ۱٦ رہ ۳۲ رہ ۹٦		توافق	وفق ۸	٦
زوجہ	اخت ع	اخت عل		اخت عل خنثی (مؤنث)
۱/۴	۳/۹	۳/۹	۱/۳/٦	۳/۹
۸/۲۴	۱۸/۵۴			

(۲)

مسئلہ ۴ رہ ۱۲ رہ ۹٦		توافق	وفق ۳	
زوجہ	اخت ع	اخت عل		اخ عل خنثی (مذکر)
۱/۳	۲/٦	۱/۸	۱/۳	۲/۱٦
۲۴	۴۸			

جمع ۹٦ رہ ۹٦		جمع ۱۹۲	جمع
زوجہ	اخت ع	اخت عل	خنثی
۴۸	۱۰۲	۱۷	۲۵

تداخل (۱)

مسئلہ ۴ رہ ۱٦		تداخل	وفق ۴	
زوج	بنت	بنت		ابن خنثی (مذکر)
۱/۴	۳	۳	۳/۱۲	٦

(۲)

مسئلہ ۱۲ ر ۴ رہ ۱٦			
زوج	بنت	بنت	بنت خنثی (مؤنث)
۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۴

مہ۱۶ مہ۱۶ | **جمع ۳۲**

زوج	بنت	بنت	خنثیٰ
۸	ے	ے	۱۰

جمع

تماثل (۱)

مسئلہ ۶ — تماثل

بنت	ام	اخ ع خنثیٰ (مذکر)
۳	۱	۲

(۲)

مسئلہ ۶

بنت	ام	اخت ع خنثیٰ (مؤنث)
۳	۱	۲

مشق

(۱)

زوج	اب	ام	بنت خنثیٰ (مؤنث)

(۲)

زوج	اب	ام	ابن خنثیٰ (مذکر)

جمع

﴿آٹھواں سبق﴾

حمل کا بیان

حمل اگر میت سے ہے تو دو سال کے اندر زندہ پیدا ہو جائے اور اگر غیر میت سے ہے تو چھ ماہ کے اندر زندہ پیدا ہو جائے تو وارث ہوگا ورنہ نہیں۔

حمل کے بارے میں حکم یہ ہے کہ دو مسئلے بنائے جائیں ایک میں حمل کو مذکر فرض کیا جائے دوسرے میں مؤنث فرض کیا جائے۔ پھر دونوں مسئلوں کے درمیان نسبت دیکھی جائے جو بھی نسبت ہو عمل مثل خنثیٰ کے کیا جائے۔ پھر حمل کے علاوہ باقی ورثہ کو جس صورت میں کم ملتا ہو اسی کے مطابق دیا جائے۔ باقی حمل کے لئے محفوظ رکھ دیا جائے پھر حمل کا جس صورت میں ظہور ہو اسی کے مطابق اس کو دیا جائے اور اسی صورت کے لحاظ سے جن ورثہ کو کم دیا گیا تھا ان کو مکمل دے دیا جائے۔

اور اگر حمل میت پیدا ہو تو مال موقوف بقیہ ورثہ میں حسب استحقاق تقسیم کر دیا جائے۔

(۱)

مسئلہ ۲۴ تص ۷۲ تص ۲۱۶ — توافق — وفق ۸

زوجہ حاملہ	حمل مذکر ابن		بنت	اب	ام
۳ ۹ ۲۷	۲۶ ۷۸	۱۳ ۳۹ ۱۱۷	۱۳ ۳۹	۴ ۱۲ ۳۶	۴ ۱۲ ۳۶

(۲)

مسئلہ ۲۴ عولہ ۲۷ تص ۲۱۶ — توافق — وفق ۳

زوجہ حاملہ	حمل مؤنث بنت		بنت	اب	ام
۳ ۲۴	۸ ۶۴	۱۶ ۱۲۸	۸ ۶۴	۴ ۳۲	۴ ۳۲

تقسیم — ۲۱۶

زوجہ	محفوظ	بنت	اب	ام
۲۴	۸۹	۳۹	۳۲	۳۲

(حمل اگر مذکر پیدا ہوتو پہلی صورت کے مطابق عمل کیا جائے۔ اگر مذکر ایک سے زیادہ ہوں یا مذکر ومؤنث دونوں ہوں تو مال عصوبت (۱۱۷) انکے اور بنت کے درمیان للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کردیا جائے اور اگر مؤنث پیدا ہوتو دوسری صورت کے مطابق عمل کیا جائے۔ اگر حمل مؤنث ایک سے زیادہ ہوں تو مال ثلثان (۱۲۸) ان کے اور بنت کے درمیان مساوی تقسیم کردیا جائے، کسر ہوتو ان کے حصص کی تصحیح کردی جائے۔ اور اگر میت پیدا ہوتو حسب ذیل صورت کے مطابق تقسیم کیا جائے۔)

۲۱۶

	زوجہ		بنت		اب	ام
سابقہ	۲۴		۳۹		۳۲ ۴	۳۲
لاحقہ کل	$\frac{۳}{۲۷}$	نصف الکل	$\frac{۶۹}{۱۰۸}$	عصوبت	$\frac{۹}{۴۵}$	$\frac{۴}{۳۶}$

(۱)

مسئلہ ۶ تہ ۱۸ تہ ۹۰ — تباین

ام حاملہ	حمل مذکر اخ ع	$\frac{۵}{۱۵}$	اخت ع
$\frac{۱}{۳}$ ۱۵	$\frac{۱۰}{۵۰}$		$\frac{۵}{۲۵}$

(۲)

مسئلہ ۶ تہ ۵ تہ ۹۰ — تباین

ام حاملہ	حمل مؤنث اخت ع	اخت ع
$\frac{۱}{۱۸}$	$\frac{۲}{۳۶}$	$\frac{۲}{۳۶}$

(۱)

مسئلہ ۸ تہ ۱۶ — تداخل — وفق ۲

زوجہ حاملہ	حمل مؤنث بنت	اخت ع	$\frac{۳}{۶}$	اخت ع
$\frac{۱}{۲}$	$\frac{۴}{۸}$	۳		۳

(۲)

مسئلہ ۸ رد ۱۶

زوجہ حاملہ	حمل مذکر ابن	اخت ع	اخت ع
$\frac{۱}{۲}$	$\frac{۷}{۱۴}$	م	م

(۱)

مسئلہ ۶ تماثل

ام حاملہ	بنت	حمل مذکر اخ ع
۱	۳	۲

(۲)

مسئلہ ۶

ام حاملہ	بنت	حمل مؤنث اخت ع
۱	۳	۲

﴿نواں سبق﴾

مفقود کا بیان

مفقود اپنے مال کے حق میں زندہ قرار دیا جائے گا جب تک اس کی موت کا حتمی علم نہ ہو جائے یا حاکم اس کی موت کا فیصلہ کر دے یا اس کی عمر نوے سال ہو جائے تو اس وقت خود بخود میت متصور کر لیا جائے گا۔

تینوں صورتوں میں جب میت قرار دے دیا گیا اس وقت جو ورثہ زندہ ہوں گے ان میں اسکی جائداد تقسیم کر دی جائے گی۔ دوسرے کے مال کے بارے میں مفقود کا حکم یہ ہے کہ دو مسئلے بنائے جائیں۔ ایک میں مفقود کو حی اور دوسرے میں میت فرض کر لیا جائے پھر دونوں مسئلوں کے درمیان نسبت دیکھ کر خنثی والا عمل کیا جائے۔ پھر مفقود کے علاوہ دوسرے ورثہ کو جس صورت میں کم ملتا ہے اسی کے مطابق دیا جائے اور باقی محفوظ رکھ دیا جائے پھر مفقود کے زندہ یا مردہ ہونے کا جو فیصلہ ہوا اسی صورت کے مطابق اس کا اور دوسرے ورثہ کا حکم ہوگا۔

(۱)

مسئلہ ۲ عولہ ۷ تہ ۵۶ — تباین

زوج	اخت ع	اخت ع	اخ ع مفقود میت
۳ / ۲۴	۲ / ۱۶	۲ / ۱۶	

(۲)

مسئلہ ۲ تہ ۸ تہ ۵۶ — تباین

زوج	اخت ع	اخت ع	۱ / ۴	اخ ع مفقود حی
۱ / ۴ / ۲۸	۱ / ۷	۱ / ۷		۲ / ۱۴

تقسیم ۵۶

زوج	اخت ع	اخت ع	محفوظ
۲۴	۷	۷	۱۸

مشق

زوجہ	بنت	اخ ع	اخ ع مفقود میت

زوجہ	بنت	اخ ع	اخ ع مفقود حی

زوج	اخ ع	اخت خ	اخت خ مفقود میت

زوج	اخ ع	اخت خ	اخت خ مفقود حی

﴿دسواں سبق﴾

مات المتوارثان معًا

اگر دو ایسے شخص اکٹھے فوت ہو جائیں جو ایک دوسرے کے وارث بنتے ہوں اور یہ معلوم نہ ہو کہ ان میں سے پہلے کون فوت ہوا ہے تو ان کے بارے میں حکم یہ ہے کہ ایک دوسرے سے وارث نہیں ہوں گے۔

حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے نزدیک یہ ایک دوسرے سے وارث ہوں گے مگر ہر ایک کو دوسرے سے ملنے والے ترکہ میں ایک دوسرے سے وارث نہیں ہوں گے۔

مشق

زید اور عمر دونوں بھائی اکٹھے فوت ہوئے اور ہر ایک نے ورثہ میں ماں، بہن اور معتق کو چھوڑا اور ہر ایک نے ترکہ میں نوے روپے چھوڑے۔

﴿گیارہواں سبق﴾

مرتد اور مرتدہ کا بیان

دوسرے کے مال کے بارے میں حکم یہ ہے کہ مرتد اور مرتدہ کسی کے وارث نہیں ہو سکتے مگر یہ کہ پوری بستی مرتد ہو جائے (والعیاذ باللہ) اور ان پر سزا جاری نہ ہو سکے تو وہ ایک دوسرے سے وارث ہوں گے۔

اگر مرتد اور مرتدہ حالت ارتداد میں حقیقی یا حکمی موت مر جائیں تو ان کے اپنے مال کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ ان کے مال تین قسم کے ہو سکتے ہیں:

(۱) حالت اسلام والا مال (۲) حالت ارتداد والا مال (۳) دار الحرب میں لحوق کے بعد والا مال۔

تو مرتدہ کے تینوں قسم کے مال بالاتفاق اس کے ورثہ میں تقسیم ہوں گے، اور مرتد کا پہلے قسم کا مال اس کے ورثہ میں تقسیم ہوگا عند الاحناف۔

اور دوسرے قسم کا مال امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بیت المال میں رکھا جائے گا۔ اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک ورثہ میں تقسیم کیا جائے گا۔

اور تیسرے قسم کا مال ہاتھ لگ جائے تو مال فیئ شمار ہوگا بالاتفاق۔

﴿بارہواں سبق﴾

اسیر کا حکم

اگر کوئی مسلمان دشمن کے ہاتھوں اسیر ہو گیا تو اس کے تین حال ہو سکتے ہیں۔

(۱) اگر وہ اپنے دین پر قائم ہے تو **حکمه کحکم سائر المسلمین فی المیراث.**

(۲) اگر اس نے اپنا دین چھوڑ دیا (العیاذ باللہ) تو **حکمه کحکم المرتد.**

(۳) اگر اس کے دین، حیات اور موت کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے تو **حکمه کحکم المفقود.**

افتاءنویسی کے ضوابط

ضابطہ ۱:

وہ ورثہ وارث ہوں گے جو بوقت موت مورث زندہ تھے یا حمل میں تھے۔ جو پہلے مر گئے وہ بھی وارث نہیں ہوں گے اور جو بعد میں وجود میں آئے وہ بھی وارث نہیں ہوں گے۔

ضابطہ ۲:

صرف وہ ورثہ معلوم کیے جائیں جو وارث ہوں۔ ہاں اگر کوئی دوسرے وارث کیلئے موجب حجب نقصان یا حرمان ہو یا کوئی محجوب اپنے وارث ہونے کا دعویدار ہو تب انہیں بھی لکھا جائے۔

ضابطہ ۳:

استفسار، استفتاء، اور افتاء میں ورثہ کی ترتیب حسب ذیل ہو۔

(۱) احدالزوجین (۲) اولاد (۳) ابوین (۴) جدین (۵) بھائی بہن پھر ان میں اولاً عینی پھر علی پھر خیفی (۶) اعمام عینی پھر علی ھکذا الیٰ اخرہ۔

ضابطہ ۴:

اولاً میت بنا کر اطمینان کے ساتھ صورۃ مسئولہ حل کریں اور کسی دوسرے عالم سے تسلی کریں پھر حسب ذیل طریقے سے اصول اخذ کر کے فتویٰ لکھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو الحی الذی لایموت

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہوکر ایک بیوی عائشہ، ایک لڑکی خدیجہ، ماں زینب، اور ایک بھائی حقیقی عمر چھوڑ گیا ہے تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا؟ بینوا توجروا.

الافتاء

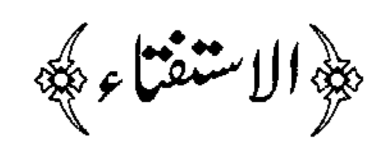
بعد از تجہیز و تکفین و ادائیگی قرض و اجراء وصیت از ثلث، کل جائداد کو چوبیس ۲۴ حصص پر منقسم کر کے عائشہ کو تین ۳ حصے، خدیجہ کو بارہ ۱۲ حصے، زینب کو چار ۴ حصے اور عمر کو پانچ ۵ حصے ملیں گے۔ فواللہ تعالیٰ أعلم بالصواب.

مسئلہ ۲۴ — زید

زوجہ	بنت	ام	اخ ع
عائشہ	خدیجہ	زینب	عمر
۳	۱۲	۴	۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالحی الذی لایموت



کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہوکر ایک بیوی حلیمہ، ایک بیٹی کریمہ، باپ عمر اور ماں رحیمہ چھوڑ گیا ہے۔ بعدہٗ قبل از تقسیم شرعی کریمہ فوت ہوکر ایک بیٹی رقیہ، دو بیٹے خالد، عبداللہ، ماں حلیمہ، دادا عمر اور دادی رحیمہ چھوڑ گئی ہے تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا؟ بینوا توجروا.

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو ایک سوبیس[۱۲۰] حصص پر منقسم کر کے حلیمہ کو پچیس[۲۵] حصے، عمر کو پینتیس[۳۵] حصے، رحیمہ کو بیس[۲۰] حصے، رقیہ کو آٹھ[۸] حصے، اور خالد اور عبداللہ ہر ایک کو سولہ[۱۶]، سولہ[۱۶] حصے ملیں گے۔ فواللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

مسئلہ ۲۴ تصـ ۱۲۰ — زید

زوجہ	بنت	اب	ام
حلیمہ	کریمہ	عمر	رحیمہ
۳	۱۲	۵	۴
۱۵		۲۵	۲۰

مسئلہ ۶ تصـ — وفق ۵ — توافق — وفق ۲ — ما ۱۲ کریمہ

بنت	ابن		ابن	ام	جد	ام الاب
رقیہ	خالد	۴/۲۰	عبداللہ	حلیمہ	عمر	رحیمہ
				۱	۱	
۴	۸		۸	۵	۵	م
۸	۱۶		۱۶	۱۰	۱۰	

الاحياء — المبلغ ١٢٠

عبدالله	خالد	رقيه	رحيمه	عمر	حليمه
١٢	١٢	٨	٢٠	٣٥	٢٥

٢٨ ذوالحجہ ١٤٢٢ھ

فسبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلٰم على المرسلين.
والحمد للّٰه رب العالمين.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاتمہ

مقاسمۃ الجد کا بیان

ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے نزدیک اخوۃ واخوات عینی وعلّی جد کی وجہ سے محجوب نہیں ہوتے۔ جد اور اخوۃ واخوات عینی اور علی جب اکھٹے ہوں گے اس وقت ان کے وارث ہونے کے جو احوال اور صورتیں ان کے حالات میں بیان کی گئی ہیں وہ کالعدم ہو جائیں گی اور ان کے اسباق، احوال، صورتیں اور ضابطے حسب ذیل ہوں گے:

یاد دہانی: ہر سبق کا اجراء مثالوں کے ساتھ کیا جائے۔

پہلا سبق

ضابطہ (۱) احوال جد:

دو صورتیں ہیں۔

دیکھا جائے کہ جد اور اخوۃ واخوات عینی اور علّی کے ساتھ کوئی اور ذوی الفروض (احد الزوجین، بنت، بنت الابن، ام، جدہ) ہے یا نہیں؟

صورت اوّل:

اگر نہ ہوں تو جد کیلئے افضل الامرین (المقاسمۃ، الثلث) ہے۔

صورت دوم:

اور اگر ہوں تو جد کیلئے افضل الامور الثلاثۃ (المقاسمۃ، ثلث الباقی، السدس) ہے۔

ضابطہ (۲) مسئلہ بنانے کا طریقہ:

صورۃ اوّل میں دو مسئلے بنائے جائیں گے:

(۱) المقاسمۃ:

اس میں جد کو ایک بھائی تصور کر کے عصبہ کی طرح مسئلہ بنایا جائے گا۔اس میں بنوالعلات کو بھی شمار کیا جائے گا اگر چہ ان کو نہ ملے یا کم ملے۔ (اضراراً للجد، محجوب دوسرے کو حجب نقصان دے سکتا ہے)۔

(۲) الثلث:

اس میں مسئلہ ہمیشہ تین سے بنایا جائے گا۔

صورت دوم میں تین مسئلے بنائے جائیں گے۔

(۱) المقاسمۃ (۲) ثلث الباقی دونوں میں مسئلہ ذوی الفروض سے بنایا جائے گا۔

(۳) السدس ذوی الفروض کے ساتھ السدس کو شامل کر کے مسئلہ بنایا جائے گا۔

دونوں صورتوں میں جد کو جس میں زیادہ ملے گا اس پر عمل کیا جائے گا۔

دوسرا سبق

ضابطہ (۳) جد کا حکم:

صورت اوّل:

(۱) المقاسمۃ میں جد کو ایک بھائی کا حصہ دیا جائے گا جو ہمیشہ ایک یا دوؔ ہوتا ہے۔

(۲) الثلث میں جد کو ثلث دیا جائے گا جو ہمیشہ ایک ہوتا ہے۔

صورت دوم:

(۳) المقاسمۃ میں ذوی الفروض سے جو باقی بچے اس سے جد کو ایک بھائی کا حصہ دیا جائے گا کسر ہو تو تصحیح کی جائے گی (یعنی جد کو بنوالاعیان اور بنوالعلات کے ساتھ ایک بھائی تصور کر کے للذکر مثل حظ الأنثیین کے مطابق ایک بھائی کا حصہ دیا جائے گا)۔

(۴) ثلث الباقی میں ثلث باقی بعد فرض ذوی الفروض دیا جائے گا (کسر ہو تو ثلث کے مخرج تین کے ساتھ ضرب دیکر تصحیح کی جائے گی)۔

(۵) السدس میں کل مسئلہ سے سدس دیا جائے گا۔

تیسرا سبق

ضابطہ (۴) اخوۃ واخوات عینی اور علّی کا حکم:

جد کے ساتھ اخوۃ واخوات عینی یا علّی یا دونوں ہوں گے، پہلی دوصورتوں میں جو جد کے بعد باقی بچے وہ ان کو (للذکر مثل حظ الانثیین) دیا جائے گا۔

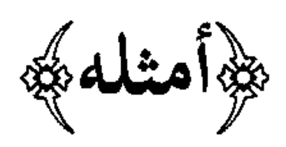
تیسری صورت میں اولاً عینی کو دیکھا جائے گا کہ اخوات یا اخوۃ یا دونوں ہوں گے پچھلی دوصورتوں میں جو جد کے بعد باقی بچے وہ ان کو دیا جائے گا اور علّی محجوب ہوں گے۔

پہلی صورت میں اخت عینی ایک ہو تو کل کا نصف، ایک سے زائد ہو تو ثلثان دیا جائے گا۔

اور اگر باقی، کم ہو تو صرف وہی باقی دیا جائے گا، اگر بالکل ہی باقی نہ بچے تو یہ محجوب ہوں گی کیونکہ جد کے ساتھ یہ صاحبۃ الفرض نہیں ہوسکتیں عند زید بن ثابت رضی اللہ عنہ الا فی المسئلة الاکدرية. ان کے بعد کچھ بچ جائے تو علّی کو دیا جائے گا ورنہ وہ محجوب ہوں گے۔

خلاصہ:

تقسیم میں اولاً جد کو ثانیاً عینی کو اور ثالثاً علّی کو دیا جائے گا۔



صورۃ اوّل

(۱)

مسئلہ ۵ ، ۱۰ ، ۲۰ — المقاسمۃ افضل

جد	اخت ع	باقی بعد الجد	اخت عل	باقی بعد بنی الاعیان	اخت عل
۲	۵	۳	۱	۱	۱
۴	۱۰	۶		۲	
۸					

مسئلہ ۳ ہ ۶ ہ ۱۲ — الثلث

جد	اخت ع	باقی بعد الجد	اخت عل	باقی بعد بنی الاعیان	اخت عل
۱/۲ ، ۲/۴	۳/۶	۲/۴	۱	۱/۲	۱

(۲)

مسئلہ ۴ — المقاسمة افضل

جد	اخت ع	اخت عل
۲	۲ ← باقی بعد الجد	م

مسئلہ ۳ ہ ۶ — الثلث

جد	باقی بعد الجد	اخت ع	اخت عل
۱/۲	۲/۴	۳	۱ ← باقی بعد بنی الاعیان

(۳)

مسئلہ ۳ ہ ۹ — الثلث افضل

جد	اخ ع	باقی بعد الجد	اخ ع	اخ ع
۱/۳	۲	۲/۶	۲	۲

مسئلہ ۴ — المقاسمة

جد	اخ ع	اخ ع	اخ ع
۱	۱	۱	۱

(۴)

مسئلہ ۳ — المقاسمة والثلث سواء

جد	اخ ع	اخ ع
۱	۱	۱

(۵)

مسئلہ ۵ تص ۱۰ — المقاسمۃ افضل

جد	اخت ۲ ع	اخت عل
$\frac{۲}{۴}$	$\frac{۳}{۶}$ ← باقی بعد الجد	م

مسئلہ ۳ — الثلث

جد	اخت ۲ ع	اخت عل
۱	۲ ← باقی بعد الجد	م

أمثلہ

صورۃ دوم

(۱)

مسئلہ ۲ تص ۴ — المقاسمۃ افضل

زوج	جد	باقی بعد ذوی الفروض $\frac{۱}{۲}$	اخ ع
$\frac{۱}{۲}$	۱		۱

(۲)

مسئلہ ۲ تص ۶ — ثلث الباقی

زوج	جد	باقی بعد ذوی الفروض $\frac{۱}{۳}$	اخ ع
$\frac{۱}{۳}$	۱		۲ ← باقی بعد الجد

(۳)

مسئلہ ۶ — السدس

زوج	جد	اخ ع
۳	۱	۲ ← باقی بعد الجد

(١)

مسئلہ ٦ تصـ ١٨ — ثلث الباقی افضل

جدہ	جد	باقی بعد ذوی الفروض	اخ ع	اخ ع	باقی بعد الجد	اخت ع
١/٣	٥	٥/١٥	٤	٤	١٠	٢

(٢)

مسئلہ ٦ تصـ ٤٢ — المقاسمۃ

جدہ	جد	باقی بعد ذوی الفروض	اخ ع	اخ ع	اخت ع
١/٧	١٠	٥/٣٥	١٠	١٠	٥

(٣)

مسئلہ ٦ تصـ ٣٠ — السدس

جدہ	جد	اخ ع	اخ ع	باقی بعد الجد	اخت ع
١/٥	١/٥	٨	٨	٤/٢٠	٤

(١)

مسئلہ ٦ تصـ ١٢ — السدس افضل

جدہ	بنت	جد	اخ ع	باقی بعد الجد	اخ ع
١/٢	٣/٦	١/٢	١	١/٢	١

(٢)

مسئلہ ٦ تصـ ١٨ — المقاسمۃ

جدہ	بنت	جد	اخ ع	باقی بعد ذوی الفروض	اخ ع
١/٣	٣/٩	٢	٢	٢/٦	٢

(۳)

مسئلہ ۶ تصح ۱۸ — ثلث الباقی

جدہ	بنت	جد	باقی بعد ذوی الفروض	اخ ع	باقی بعد الجد	اخ ع
$\frac{۱}{۳}$	$\frac{۳}{۹}$	۲	$\frac{۲}{۶}$	۲	۴	۲

(۱)

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳ — السدس افضل

زوج	بنت	ام	جد	اخت ع
۳	۶	۲	۲	م

(۲)

مسئلہ ۱۲ تصح ۳۶ — المقاسمۃ

زوج	بنت	ام	جد	باقی بعد ذوی الفروض	اخت ع
$\frac{۳}{۹}$	$\frac{۶}{۱۸}$	$\frac{۲}{۶}$	۲	$\frac{۱}{۳}$	۱ ← باقی بعد الجد

(۳)

مسئلہ ۱۲ تصح ۳۶ — ثلث الباقی

زوج	بنت	ام	جد	باقی بعد ذوی الفروض	اخت ع
$\frac{۳}{۹}$	$\frac{۶}{۱۸}$	$\frac{۲}{۶}$	۱	$\frac{۱}{۳}$	۲ ← باقی بعد الجد

(۱)

مسئلہ ۶ تصح ۱۸ — ثلث الباقی افضل

جدہ	جد	باقی بعد ذوی الفروض	اخ ع	باقی بعد الجد	اخ ع	اخت عل
$\frac{۱}{۳}$	۵	$\frac{۵}{۱۵}$	۵	۱۰	۵	م

(۲)

مسئلہ ۶ ـــہ ۴۲ ـــہ ۸۴ — المقاسمۃ

جدہ	جد	باقی بعد ذوی الفروض	اخ ع	باقی بعد الجد	اخ ع	اخت عل
۱ / ۷ / ۱۴	۱۰ / ۲۰	۵ / ۳۵	۲۵	۲۵ / ۵۰	۲۵	م

(۳)

مسئلہ ۶ — السدس

جدہ	جد	اخ ع	باقی بعد الجد	اخ ع	اخت عل
۱	۱	۲	۴	۲	م

مسئلہ اکدریہ:

(۱)

مسئلہ ۶ — السدس افضل ۱/۶

زوج	ام	جد	اخت ع
۳	۲	۱	ــــ

(۲)

مسئلہ ۶ ـــہ ۱۸ — المقاسمۃ ۲/۱۸ یعنی ۱/۹

زوج	ام	جد	باقی بعد ذوی الفروض	اخت ع
۳ / ۹	۲ / ۶	۲	۱ / ۳	۱ ← باقی بعد الجد

(۳)

مسئلہ ۶ ـــہ ۱۸ — ثلث الباقی ۱/۱۸

زوج	ام	جد	باقی بعد ذوی الفروض	اخت ع
۳ / ۹	۲ / ۶	۱	۱ / ۳	۲ ← باقی بعد الجد

فائدہ:

(۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نزدیک اخوات عینیہ یا علیہ صاحبۃ الفرض نہیں ہوسکتیں۔

(۲) اوران کے نزدیک مقاسمۃ الجد میں عول بھی نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ بالا کی افضل صورت میں اخت عینی چونکہ محجوب ہورہی تھی اس لئے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے صرف اس مسئلے میں اخت کو صاحبۃ الفرض قرار دیکر نصف ''۳'' دیا، پھراس کو جد کے حصے ایک میں ملاکر انہیں المقاسمہ کے ضابطے کے مطابق للذکر مثل حظ الأنثیین تقسیم کردیا۔اس لئے اس کوالمقاسمۃ افضل قرار دیا گیا۔

هکذا

مسئلہ ۶ عولہ ۹ ۲۷ — المقاسمۃ افضل

زوج	ام	جد	مخلوط السهمين	اخت ع
۳/۹	۲/۶	سدس ۱/۸	۴/۱۲	نصف ۳/۴

سميت بالأكدرية، لأنها كدرت على زيد رضى الله عنه مذهبه من ثلثة وجوه:

(۱) اعال بالجد (۲) وفرّض للاخت (۳) وجمع سهام الفرض وقسمهاعلى التعصيب.

فائدہ:

سوال: مثال نمبر۴ میں پہلا سوال یہ ہے کہ ''السدس افضل'' میں جد کے ساتھ اخت عینی محجوب ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ اکدریہ کی طرح اس میں اخت عینی کوصاحبۃ الفرض کیوں نہیں قرار دیا گیا؟

جواب: بنت کی وجہ سے محجوب ہے اور بنت ہی کی وجہ سے صاحبۃ الفرض نہیں ہوسکتی تو دونوں اشکالوں کا منبع ومرجع بنت ہے نہ کہ جد۔

استشهاد

مسئلہ ۱۲ عولہ ۱۳

زوج	بنت ۲	ام	اخت ع
۳	۸	۲	م

(١)

مسئلہ ٦ — السدس افضل

زوج	ام	جد	اخ ع
٣	٢	١	م

(٢)

مسئلہ ٦ تص ١٨ — ثلث الباقی

زوج	ام	جد	باقی بعد ذوی الفروض	اخ ع
٣/٩	٢/٦	١	١/٣	٢ ← باقی بعد الجد

(٣)

مسئلہ ٦ تص ١٢ — المقاسمة

زوج	ام	جد	باقی بعد ذوی الفروض	اخ ع
٣/٦	٢/٤	١	١/٢	١

(١)

مسئلہ ٦ تص ١٢ — السدس افضل

زوج	ام	جد	اخت ع	باقی بعد الجد	اخت ع
٣/٦	١/٢	١/٢	١	١/٢	١

(٢)

مسئلہ ٦ تص ١٨ — ثلث الباقی

زوج	ام	جد	باقی بعد ذوی الفروض	اخت ع	باقی بعد الجد	اخت ع
٣/٩	١/٣	٢	٢/٦	٢	٤	٢

(۳)

مسئلہ ۶ تہ ۱۲ — المقاسمة

زوج	ام	جد	باقی بعد ذوی الفروض	اخت ع	اخت ع
$\frac{۳}{۶}$	$\frac{۱}{۲}$	۲	$\frac{۲}{۴}$	۱	۱

مسئلة الخرقاء:

مسئلہ ۳ تہ ۹ — المقاسمة افضل

ام	جد		اخت ع
$\frac{۱}{۳}$	۴	$\frac{۲}{۶}$	۲

سميت بذلك لتخريق أقوال الصحابة فيها، أو؛ لأن الأقوال خرقتها لكثرتها.

شوال ۱۴۲۲ھ

فسبحان ربك رب العزة عما يصفون،

وسلم على المرسلين، والحمد لله رب العالمين.



باسمہ تعالیٰ

وللہ میراث السموٰت والارض

الضميمة المليحة

مرتبہ

مولوی محمد خلیل اللہ مولویانوی

استاذ الحدیث جامعہ تفسیریہ شمس العلوم

الناشر

مکتبہ تفسیریہ جامعہ تفسیریہ شمس العلوم
ابو ظہبی روڈ رحیم یار خان
ہاتف ۰۷۳۱-۷۳۷۱۰

بسم الله الرحمن الرحيم

مقدمۂ علم المیراث

الإرث لغة:

بقاء شخص بعد موت آخر بحيث يأ خذ الباقى ما يخلفه الميت.

الإرث فقها:

ماخلفه الميت من الأموال والحقوق التي يستحقها بموته الوارث الشرعى.

الإرث اصطلاحا:

هو قواعد فقهية وحسابية يعرف بها نصيب كل وارث من التركة، ويسمى أيضا علم الفرائض أى مسائل قسمة المواريث.

الفرائض:

جمع فريضة مأخوذة من الفرض بمعنى التقدير، وفريضة بمعنى مفروضة أى مقدرة، لما فيها من السهام المقدرة، والفرائض: السهام المقدرةُ وإنما خص بهذا الاسم لأن الله تعالىٰ سماه به فقال بعد القسمة: "فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ." (النساء: ٤/ ١١) وكذا قال النبى صلى الله عليه وسلم: "تعلموا الفرائض."

موضوعه:

كيفية قسمة التركة بين المستحقين.

استمداده:

فهو من الكتاب والسنة والإجماع.

فضائله:

عن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "تعلموا الفرائض وعلموها الناس؛ فإنها نصف العلم، وإنه ينسى وهو أول ماينزع عن أمتي". (رواه البيهقى والحاكم)

وعن ابن مسعود رضى الله عنه مرفوعا: "من قرأ القرآن فليتعلم الفرائض".

وعن أبى هريرة رضى الله عنه مرفوعا: "وأن مثل العالم الذى لا يعلم الفرائض كمثل البرنس لا رأس له". (جمع الفوائد)

واضعه:

الشارع الذى أنشأ الشرع، وهو الله سبحانه وتعالٰى.

ثمرته:

يسمى صاحب هذا العلم: فرضيٌّ، فارض، فرّاض، اصطلاحا: فرائضيٌّ.

غايته:

إيصال كل ذى حق حقه من التركة.

اركانه ثلاثة:

المُوَرِث، والوارث، والموروث.

(١) المورث: هو الميت الذى ترك مالا وحقا.

(٢) الوارث: هو الذى يستحق الإرث وإن لم يأخذها بالفعل لمانع.

(٣) المورروث: هو التركة. ويسمى أيضاً ميراثا، وإرثا.

وكان في الجاهلية مواريث، يورثون الرجال دون النساء، والكبار دون الصغار.

وكان المواريث في ابتداء الإسلام:

(١) بالحلف والنصر، ثم نسخ.

(٢) فتوارثوا بالإسلام والهجرة، ثم نسخ.

(٣) فكانت الوصية واجبة للوالدين والأقربين، ثم نسخ.

(٤) بآيتي الميراث فلما نزلتا، قال النبي صلى الله عليه وسلم " أن الله أعطى كل ذی حق حقه، ألا!الاوصية لوارث."

واعلم! أن الإرث يتوقف على ثلثة أمور:

(١) وجود أسبابه (٢) وجود شروطه (٣) انتفاء موانعه.

دوچیزیں وجودی ہیں ان کا موجود ہونا ضروری ہے، ایک عدمی ہے اس کا معدوم ہونا ضروری ہے۔

أسباب الإرث وشروطه وموانعه:

أسباب الإرث أربعة:

القرابة[١]، والنكاح[٢]، والولاء[٣]، والإسلام[٤] (بيت المال للمسلمين)

بالفاظ دیگر وراثت کے دو[٢] سبب ہیں:

(١) سبب (٢) نسب

سبب: (١) ولاء (٢) نكاح (٣) اسلام

نسب: قرابت

فائده:

(١) القرابة الحقيقية (رابطة النسب) وهي: الوالدان، والأولاد، والإخوة، والأعمام

وغيرهم. ويمكن أن نقول بإيجاز: الوالدان، والأولاد، ومن انتسب إليهم.

(ب) النكاح: وهو عقد الزوجية الصحيح القائم بين الزوجين، وإن لم يحصل بعده دخول أو خلوة اما النكاح الفاسد أوالنكاح الباطل فلا توارث به أصلا.

شروط الإرث أربعة:

(١) تحقق موت المُورِث أوإلحاقه بالموتى حكما، كما فى حكم القاضى بموت المفقود.

(٢) وتحقق حياة الوارث بعد موت مورثه ولو بلحظة.

(٣) ومعرفة إدلائه للميت، بقرابة أو نكاح أوولاء.

(٤) والجهة المقتضية للوارث تفصيلاً.

موانع الإرث أربعة:

(١) القتل (٢) والرق (٣) واختلاف الدين (٤) واختلاف الدار.

فائده:

السببان الأولان يمنعان من يرث غيره.

والأخيران يمنعان التوارث من الجانبين.

أنواع الإرث أربعة:

إرث بالفرض[١]، وإرث بالتعصيب[٢]، وإرث بالرد[٣]، وإرث بالرحم[٤].

فصل فى الفروض المذكورة الستة فى كتاب الله تعالىٰ:

إن شئت تقول:

النصف والربع والثمن، والثلثان والثلث والسدس.

وإن شئت تقول:

النصف ونصفه ونصف نصفه، والثلثان ونصفه ونصف نصفه.

وإن شئت تقول:

الربع والثلث وضعف كل ونصفه.

وإن شئت تقول:

الثمن وضعفه وضعف ضعفه، والسدس وضعفه وضعف ضعفه.

وإن شئت تقول:

النصف ونصفه وربعه، والثلثان ونصفه وربعه.

لطيفه:

۞لا يتصور اجتماع الثمن والربع.

۞ولا يتصور اجتماع الثمن مع جميع النوع الثاني.

۞ولا يتصور اجتماع الثمن مع الثلث.

مخرج الفروض باعتبار الكسر الدال عليه، كالاثنين للنصف والأربعة للربع الخ

ہر نصف میں دو حصے (کسر) ہوتے ہیں اور ربع میں چار حصے (کسر) ہوتے ہیں۔ اس لئے نصف کا مخرج دو اور ربع کا مخرج چار ہے۔ اصول یہ ہے کہ ہر فرض سے اس کا حصہ بغیر کسر کے نکلے۔

فصل في ذوى الفروض

الإخوة والأخوات الخيفية

اخوۃ واخوات خیفی کا فرق باقی ذوی الفروض سے یہ ہے کہ

(۱) يرثون مع الأم التي أدلوا بها.

(۲) ذكورهم وإناثهم في القسمة والاستحقاق سواء.

(۳) للواحد منهما السدس وللأكثر الثلث.

(۴) يحجبون الأم التي أدلوا بها حجب نقصان من الثلث إلى السدس.

(۵) ذكرهم أدلى بأنثى وورث بالفرض معها.

❁ المسئلة المشرّكة أو المشتركة أو الحجرية أو الحمارية عند الشوافع.

مسئلہ ٦ تصـ ١٨

زوج	ام	اخ خ ٢		اخ ع
٣	١		٢/٦	٢
٩	٣	٢-٢		

تینوں بھائی ام میں مشترک ہیں اس لئے تینوں وارث ہوں گے، اور وہ بھی مشترک برابر، اگر اخ ع کی جگہ اخ علی ہو تو ساقط ہوگا۔

مسئلہ ٦

زوج	ام	اخ خ ٢	اخ عل
٣	١	٢	م

تو اس میں اخ خیفی وارث ہیں اور اخ علّی محجوب ہے۔

مسئلہ ٦

زوج	ام	جد	اخ خ	اخ عل	عند الشوافع (مقاسمة الجد)
٣	١	١	م	١	

اس میں اخ علّی وارث ہے اور اخ خیفی محجوب ہے۔

کلالہ

تعریف:

"الكلالة: هومن ليس له ولدٌ ولاوالد وله إخوة".

لأن الكلالة مشتق من الإكليل (تاج) وهو الذى يحاط بالرأس من الجوانب' والذين يحيطون بالميت من الجوانب، الإخوة، فأما الوالد والولد فليسامن الجوانب، بل أحدهما من أعلاه والأخر من أسفله، أو الكلالة من الكَلّ أى الثقل، من سقط عن أطرافه فصار كلًّا وكلالة على أهله، قوله تعالىٰ: (لَيۡسَ لَهٗ وَلَدٌ) تفسير للكلالة فإن لفظ الولد يطلق على الوالد والمولود، قوله تعالىٰ: ﴿فَهُمۡ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ﴾ الشركة تقتضى المساواة لأن تفضيل الذكر على الأنثى إنما هو باعتبار العصوبة فهى (العصوبة) منفية فى قرابة الأم.

اخوۃ واخوات کی تین قسمیں ہیں:

(۱) عینی (۲) علّی (۳) خیفی

عینی:

''عین'' سے ماخوذ ہے جو بمعنی افضل ہے چونکہ دونوں طرف سے اخوۃ یک طرفہ اخوۃ سے افضل ہے اس لئے اس کو عینی کہا جاتا ہے۔

علّی:

"علة" سے ماخوذ ہے جو بمعنی سوکن ہے چونکہ ان کی ماں جدا جدا ہوتی ہے اور وہ دونوں ایک دوسرے کی سوکنیں ہوتی ہیں۔

علة مأخوذ من العلل "وهوالشرب بعد الشرب" فإن الزوج لما تزوج مرة بعد أخرى صار كأنه شرب مرة بعد أخرى.

خیفی:

"خیف" سے ماخوذ ہے، جو بمعنی مختلف ہے چونکہ ایسے اخوۃ میں باپ مختلف ہیں، لہٰذا اسے خیفی کہتے ہیں اس کے بعد خود ایسے بھائی بہن پر بھی ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے اور بھائی عینی، بہن عینیہ کہا جاتا ہے، ان کی جمع اعیان، اعیانی، بنوالاعیان، علات، علاتی، بنوالعلات اور اخیاف، اخیافی، بنوالاخیاف آتی ہے۔ بعدہ چونکہ اعمام وعمات واخوال وخالات، ماں، باپ کے بھائی بہن ہوتے ہیں لہٰذا ان کو بھی اعیانی وعلاتی واخیافی کہا جاتا ہے۔ پس باپ کا عینی بھائی عم عینی کہلائے گا هکذا وهکذا..........

أحدالزوجين

روعی فی نصیبی الزوجین أن للذکر منهما حظ الأنثیین.

بنت الابن

بنت الابن کے لئے حجب کی دو حالتیں علیحدہ علیحدہ شمار کی جائیں تو چھ حالتیں بنتی ہیں۔

لطیفه: غلام مشئوم

مثال مسئلہ ۱۲ عولہ ۱۵

زوج	بنت	اب	ام	بنت الابن
۳	٦	۲	۲	۲

مثال مسئلہ ۱۲ عولہ ۱۳

زوج	بنت	اب	ام	بنت الابن	ابن الابن
				عصبہ	
۳	٦	۲	۲	م	م

لو کانت بنت الابن وحدها لأخذت السدس (کما مر فی المثال الأول) فوجود أخیها حرمها من المیراث (کما مرفی المثال الثانی) وهذا یسمی بالغلام المشئوم.

غلام مبارک

مثال:

مسئلہ٣ ر٢

بنتین		بنت الابن
٢		م

مثال:

مسئلہ٣ لصـ ٩

بنتین	بنت الابن	١/٣	ابن الابن
٢/٦	١	٣	٢

لو لا وجود ابن الابن لم ترث بنت الابن شيئا، ولكن وجود ابن الابن عصّبها فتأخذمعه الثلث وهو الباقی، وهذا هو الغلام المبارک.

ام

مثال:

مسئلہ٦

زوج	ام	باقی	اب
٣	١	٣	٢

مسئلہ٤

زوجہ	ام	باقی	اب
١	١	٣	٢

لطيفه:

هاتان المسئلتان تسمى الغراوين، تثنية "غراء" تشبيها لها بالكواكب الأغرّ، لشهرتهما وسميتا العمريتين لقضاء عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه فيهما بذلک.

فائده: (وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ)

ام کے لئے ثلثِ باقی کی صورتوں میں ''اب'' کے ساتھ احد الزوجین کے سوا کوئی ذوفرض جمع نہیں ہوسکتا، اور نہ ہی اب اور احد الزوجین کے علاوہ کوئی وارث ہوتا ہے۔

دليل ثلث الباقي:

(١) إن الأب والأم إذا اجتمعا كان للأب الثلثان وللام الثلث، فإذا زاحمهما ذو فرض قسم الباقي بعد الفرض بينهما على الثلث والثلثين، كمالواجتمعا مع الزوج.

مثال:

مسئلہ ٦

زوج	ام	باقی	اب
٣	١	٣	٢

تو ثلث باقی میں حکم یہ ہے کہ ذوفرض احد الزوجین کے بعد ان کے درمیان ثلث وثلثان تقسیم کیا جائے گا جو کہ ام کے لئے ثلث باقی ہوگا اور اب کے لئے باقی (ثلثان) ہوگا۔ تو ''فلأمه الثلث'' سے ام کے لئے ثلث اور اب کے لئے باقی (ثلثان) معلوم ہوتا ہے۔ اور ثلث باقی میں ان کے درمیان نسبت باقی ہے تو معلوم ہوگیا کہ ثلث باقی بھی دلالۃ قرآن مجید سے معلوم ہوا۔ (اس میں عول کے جواب کی بھی تائید ہوتی ہے)

ولهذا قال صاحب البيان: للأم ههنا الثلث ولا يقال لها ثلث ما بقي، قلت: ومعنى العبارتين واحد. تو کل ترکہ کا ثلث اس وقت ام کو ملے گا جب صرف ابوین وارث ہوں گے۔

(٢) وان المراد من الثلث في الآية الكريمة هو ثلث ما يستحقه الأبوان سواء كان جميع المال أم بعضه، دليله ﴿وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ﴾

جس مال کے وارث ماں، باپ ہوں اس مال سے ماں کے لئے ثلث اور باقی باپ کے لئے یعنی ثلثان۔

(٣) إن الأبوين في أموال الميت كالابن والبنت في فروعه. ومعلوم أن حق الابن والبنت مع أحد الزوجين هو الباقي بعد فرضه يقسم بينهمافللذكر مثل حظ الأنثيين، فيكون أيضا حق الأبوين مع أحدالزوجين هو الباقي من التركة بعد فرضه يقسم بينهما

علـى الـوجـه الـذى قسـم بيـن الابن والبنت، فيكون للأم ثلث ما بقي ويكون للأب ثلثاه بطريق التعصيب. ﴿فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ﴾

عدد الاثنين في الميراث في حكم الجمع بإجماع الصحابة. قال النبي صلى الله عليه وسلم: الاثنان فما فوقها جماعةٌ.

جده

درجہ ثانیہ میں صرف دو جدہ وارث ہوسکتی ہیں، درجہ ثالثہ میں تین، درجہ رابعہ میں چار، درجہ خامسہ میں پانچ اور درجہ سادسہ میں چھ۔

وهكذا في كل درجة لاتزيد إلاوارثة واحدة ويعرف عدد الجدات الوارثات بأن تذكر بمقدار العدد الذى تريده بلفظ أم، ثم تبدل الأم الأخيرة من طرف الميت بأب في كل مرتبة إلى أن يبقى أم واحدة، فلوسئل إنسان عن أربع جدات وارثات مثلاً :قال

(١) أم أم أم الأم (٢) أم أم أم الأب (٣) أم أم أب الأب (٤) أم أب أب الأب

فالأولىٰ أموية والباقي أبويات.

فصل في العول

مسئله مباهله:

مسئلہ ۶ عولہ ۸

زوج	ام	اخت ع
٣	٢	٣

وهي أول مسئلة أعيلت في خلافة عمر رضي الله عنه.

عول کا یہ پہلا مسئلہ ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پیش آیا تھا۔ فاستشار الصحابة

فيها، فأشار العباس رضي الله عنه عليه بالعول، فقالوا: صدقت.

وكان ابن عباس رضى الله عنهما يومئذٍ صبيّا، فلما بلغ أنكر العول وقال: من شاء باهلته، ولهذا سمى المباهلة.

وفي رواية: أن ابن عباس رضى الله عنهما أنكر العول وقال هذان النصفان ذهبا بالمال فأين موضع الثلث؟ فقيل له: والله لئن مت أو متنا فلا يقسم ميراثنا إلاما عليه القوم، قال: فلندع أبناء نا وأبنائكم الخ وقال من شاء باهلته فيها.

ابن عباس رضی اللہ عنہما عول کے مسائل میں کمی بنات اور اخوات سے کرتے ہیں، زوج، زوجہ اور ام سے نہیں کرتے۔ لأنهم يستحقون الفرض بكل حالٍ، والبنات والأخوات (العينيه والعليّه) تارة يفرض لهن وتارة لا يفرض لهن.

هكذا عند ابن عباس رضى الله عنهما.

مسئلہ ۲۴

زوجہ	بنت ۲	ام	اب
۳	۱۳	۴	۴

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک دو اختوں کے ساتھ ام کو ثلث ملتا ہے۔

مسئلہ ٦ — عند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

زوج	ام	اخت ۲ خ
۳	۲	۲

في هذه المسئلة نقض أصله في العول.

والدليل على إثبات العول: أنها حقوق مقدرة متفقة في الوجوب ضاقت التركة عن جميعها، فقسمت التركة على قدرها كالديون.

العول:

الجور والظلم، والعول هو الرفع.

عالت الفريضة عولا، ارتفع حسابها وزادت سهامها، إذا اجتمع أصحاب الفرائض وضاقت سهام المال عن أنصبتهم، أعيلت الفريضة التي زيد في حسابها، ليدخل النقص على كل واحد منهم بقدر حقه.

توباہم ان کے درمیان نصف اورثلث وغیرہ کا تناسب باقی رہے گا، یادرہے کہ نصف (وغیرہ) سے مراد وہ ہے جو باہمی فرائض کے تناسب سے ہواور یہ کبھی نصف الکل ہوتا ہے اور کبھی نصف مابقی بعدالعول، جیسے: احوال ام میں ثلث کی حیثیت ہے کہ کبھی ثلث الکل اور کبھی ثلث مابقی اور یہ ثلث باقی بھی فلأ مہ الثلث کا مصداق ہے (کما مر في بحثه: ص ۹۷) اور یہ نصف مابقی (وغیرہ) بھی ولکم النصف کا مصداق ہے تو عول (نصف مابقي وغيره) اور ثلث مابقی ''اجماع'' کے ساتھ قرآن مجید کے اوپر زیادتی نہ ہوئی بلکہ اس کی تشریح وتفسیر ہوئی۔

مسئلہ ۳

ام	فلامه الثلث	اب
۱	ثلث کل (۳)	۲

مسئلہ ۶

زوج	ام	فلامه الثلث	اب
۳ نصف الکل (۶)	۱	ثلث مابقی (۳)	۲

نصف الزوج کی وجہ سے نصف کی کمی ہوئی تو ثلث الکل ''۲'' سے نصف ''۱'' کی کمی ہوئی تو باقی ''۱'' ہوگیا۔

مسئلہ ۶

زوج	ولکم نصف	اخت ۲ خ	اخ ع
۳ نصف الکل (۶)		۲	

مسئلہ۶ عولہ۹

زوج 〈ولکم نصف〉	اخت۲ خ	اخت۲ ع
۳ نصف مابقی بعد العول (۶)	۲ ثلث مابقی	۴ ثلثا مابقی

ضیق فرائض کی وجہ سے حصص "۹" ہوگئے جو کہ اصل مسئلہ سے ثلث زیادہ ہیں تو اسی تناسب سے ہر ایک کے حصص میں کمی ہوئی۔

نصف $\left(\frac{4\frac{1}{2}}{9}\right)$ سے ثلث $\left(\frac{1\frac{1}{2}}{4\frac{1}{2}}\right)$ کی کمی ہوئی تو باقی $\frac{3}{9}$ ہوگیا هكذا الخ

مسئله مروانيه

مسئلہ۶ عولہ۹

زوج	اختان ع	اختان خ
۳	۴	۲

سميت بذلك لوقوعها في زمن مروان بن الحكم.

مسئله أم الفروخ، مسئله شريحيه:

مسئلہ۶ عولہ۱۰

زوج	ام	اخت۲ خ	اخت۲ ع
۳	۱	۲	۴

إنها عالت بثلثيها وتسمى "أم الفروخ" لكثرة السهام العائلة أولأنها أكثر المسائل عولا فشبهت بالفروخ، وتسمى الشريحية لأنها حدثت في أيام شريح وقضى فيها، وكان الزوج يقول: جعل لي شريح "النصف" فلما كان وقت القسمة لم يعط النصف ولا الثلث، وقال شريح: أراك رجلا جائرا، تذكر الفتوى ولا تذكر القصة.

وفي رواية: فجعل الزوج يطوف في البلاد ويسئل عن امرأة تركت زوجا ولم تترك ولدا، فيقولون:"النصف". فيقول: "لم يعطني شريح لانصفا ولا ثلثا"، فطلبه شريح وعزره وقال له: "أسأت القول وكتمت العول، و قد سبقني بهذا الحكم إمام عادل

ذوورع أى عمر رضى الله عنه".

مسئله أم الأرامل

مسئله۱۲عوله۱۷

زوجہ	جدہ	اخت ع خ	اخت ع ل
٣	٢	٤	٨

سميت بذلک لأن الوارثات کلهن إناث.

مسئله منبريه

مسئله۲۴عوله۲۷

زوجہ	ام	اب	بنت ٢
٣	٤	٤	١٦

سميت بذلک لأن عليا رضى الله عنه سئل عنها وهو على المنبر، فقال "عاد ثمنها تسعا" وفى رواية: "صار".

﴿لطائف﴾

١- چھ ٦ کا عول سات ٧ ہو تو میت مرد اور عورت دونوں ہو سکتے ہیں، اور اگر آٹھ ٨، نو ٩، دس ١٠ ہو تو میت مرد نہیں ہو سکتا۔

٢- بارہ ١٢ کا عول تیرہ ١٣ ہو تو میت مرد اور عورت دونوں ہو سکتے ہیں اگر عول پندرہ ١٥ ہو تو تب بھی ایسا ہوگا۔ اگر سترہ ١٧ ہو تو میت صرف مرد ہو سکتا ہے اس وجہ سے اس کو "ام الارامل" کہتے ہیں۔

٣- چوبیس ٢٤ کا عول ستائیس ٢٧ ہوتا ہے اور اس میں میت صرف مرد ہو سکتا ہے۔

فصل فى العصبات

إنما سميت عصبة لأنه يجمع المال ويحوزه، مشتق من العصابة لأنها تحيط بالرأس وتجمعه. و انما سميت عصبة لانهم عصبوا بنفسه اى احاطوا به حماية له و دفعاعنه من

عـصب القوم بفلان اذا احاطوا به، وهو جمع لا مفرد له من لفظه وقياسه عاصب، ويسمى به الواحد والجمع والمذكر والمؤنث.

لطیفہ:

اربعة يعصبون بأخواتهم

(۱) الابن (۲) وابن الابن (۳) والاخ الشقيق (۴) والاخ من الاب.

اربعة يرثون دون أخواتهم

(۱) عم (۲) وابنه (۳) وابن الاخ (۴) وعصبات المعتق.

لطیفہ:

عصبہ مع غیرہ کبھی بھی کل مال نہیں لے سکتا۔

ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے نزدیک جد اور اخوۃ بمنزلۃ واحدۃ فی العصوبۃ ان کے نزدیک عصبات پانچ قسم ہیں۔

(۱) جزء الميت: ابن[1]، ابن الابن[2].

(۲) اب الميت.

(۳) الجد الصحيح. وان علا مع الاخوة لاب و ام، اولا ب دون بنيهم.

(۴) ابناء الاخوة.

(۵) اعمام الميت، اعمام ابيه، اعمام جده.

خلاصه التصحيح

امام سراجی رحمہ اللہ کے سات قوانین تصحیح کا خلاصہ:

جن طائفوں میں کسر ہے ان طائفوں کے عدد رؤس اور سہام کے درمیان نسبت دیکھی جائے اگر نسبت تداخل ہو یا توافق تو عدد رؤس کا وفق محفوظ رکھا جائے اور اگر تباین ہو تو پورا عدد رؤس محفوظ رکھا جائے۔ پھر محفوظ عدد ترتیب سے ایک جانب لکھا جائے۔ اب دیکھا جائے کہ محفوظ عدد ایک ہے یا زیادہ اگر ایک ہے تو وہی عدد

مضروب فیہ ہے۔ اگر زیادہ ہیں تو پہلے دو عددوں کے درمیان نسبت دیکھی جائے، اگر تماثل ہو تو ان سے ایک عدد لیا جائے گا اگر تداخل ہو تو اکثر لیا جائے گا۔ اگر توافق ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے میں ضرب دیکر حاصل کو لیا جائے گا۔ اور اگر تباین ہو تو ایک کو دوسرے میں ضرب دیکر حاصل کو لیا جائے گا پھر عدد ماخوذ اور تیسرے عدد کے درمیان نسبت دیکھ کر مذکورہ عمل کیا جائے گا ھکذا الیٰ آخرہ، آخری حاصل عدد مضروب فیہ ہے۔

فصل فی المحروم والمحجوب

محروم اور محجوب میں فرق

(ا) محروم:۔ لمعنی فی نفسہٖ

محجوب:۔ لمعنی فی غیرہٖ

(ب) محروم: جو فی نفسہٖ محجوب ہو۔

محجوب: جو اور کی وجہ سے محجوب ہو۔

(ج) المحروم معدوم فی حق الارث والحجب، فلا یرث ولا یحجب غیرہ.

المحجوب معدوم فی حق الارث فقط، فلایرث ولکن یُحجب غیرہ.

فوائد:

(۱) ولیس من الحجب انتقاض حصص اصحاب الفرائض بسبب اجتماع من یجانسھم عن حالۃ الانفراد، کالزوجات مثلا، فان فرض الزوجۃ اذا انفردت، الربع او الثمن فاذا اجتمعت معھا غیرھا (الزوجات) زاحمۃ مافی ذالک الفرض، یقلّ نصیبھا تبعا لذالک.

(۲) ولیس من الحجب استغراق الفرض للترکۃ بحیث لایبقی للعاصب شیء کما فی زوج وأخت شقیق والاخ للاب فانہ لاشیء للأخ للأب، لانہ عاصب ولم یبق شیء بعد الفرض، ولا یسمی اصطلاحاً محجوّباً اومحروماً.

(۳) وليس من الحجب ايضاً انتقاض السهام بالعول عند ماتزيد السهام على اصل المسئلة.

قاعده:

كل من يدلى الى الميت بشخص لايرث مع وجود ذالك الشخص، ويستثنى عن هذه القاعدة اولاد الام، فانهم يرثون مع وجودها، لانها لاتستحق جميع التركة بجهة واحدة.

فوائد

(۱) ذوی الفروض بارہ افراد ہیں۔ان میں سے دو[۲] ایسے وارث ہیں جو نہ حجب نقصان ہوتے ہیں نہ حجب حرمان، اب[۱]، بنت[۲].

(۲) تین[۳] ایسے وارث ہیں جو صرف حجب نقصان ہوتے ہیں۔

زوج[۱]، زوجه[۲]، ام[۳].

(۳) پانچ[۵] ایسے وارث ہیں جو صرف حجب حرمان ہوتے ہیں۔

جد[۱]، جده[۲]، اخت[۳] ع، اخت[۴] خ، اخ خ[۵].

(۴) اور دو[۲] ایسے وارث ہیں جو حجب حرمان بھی ہوتے ہیں حجب نقصان بھی۔

بنت الابن[۱] اخت علی[۲].



سعد بن الربيع قتل فى احد شهيداً وترک

الزوجة، والبنتين، والأخ،

ثمن، ثلثان، عصبه،

هذه اول تركة قسمت فی الاسلام.

کل ورثہ ذوی الفروض وعصبہ نسبی بائیس[۲۲] ہیں جن میں سے

(۱) چھ[۶] وارث صرف فرض کی وجہ سے وارث ہوتے ہیں۔

زوج[۱]، زوجہ[۲]، اخ خ[۳]، اخت خ[۴]، اُم[۵]، جدہ[۶].

(۲) دس[۱۰] وارث صرف عصبہ کی وجہ سے وارث ہوتے ہیں۔

ابن[۱]، ابن الابن[۲] الخ، اخ ع[۳]، اخ علی[۴]، ابن الاخ[۵] ع الخ، ابن الاخ[۶] علی الخ، عم[۷] عینی، عم[۸] علی، ابن العم[۹] عینی الخ، ابن العم[۱۰] علی الخ،

(۳) چار[۴] وارث کبھی فرض اور کبھی عصبہ کی وجہ سے وارث ہوتے ہیں لیکن دونوں ان میں جمع نہیں ہوسکتے۔

بنت[۱]، بنت الابن[۲]، اخت[۳] ع، اخت[۴] علی.

(۴) دو[۲] وارث کبھی فرض اور کبھی عصبہ کی وجہ سے وارث ہوتے ہیں اور دونوں ان میں جمع ہوسکتے ہیں۔

اب[۱]، جد[۲].

(۵) ذوی الارحام کے ماسوا کل مرد وارث چودہ[۱۴] ہیں اور معتق کے ساتھ پندرہ[۱۵] ہیں۔

(۶) کل عورتیں وارث آٹھ[۸] ہیں اور معتقہ کے ساتھ نو[۹] اور جدہ لأم وجدہ لأب کو علیحدہ علیحدہ شمار کریں تو دس[۱۰] ہوں گی۔

(۷) اگر کسی عورت کے سارے مرد وارث جمع ہوں تو صرف تین[۳] مرد وارث ہوں گے۔ اب[۱]، ابن[۲]، زوج[۳]، باقی سب مجحوب۔

(۸) اگر کسی مرد کے سب مرد وارث جمع ہوں تو صرف دو[۲] وارث ہوں گے۔ اب[۱]، ابن[۲]۔

(۹) اگر کسی مرد کی ساری وارث عورتیں جمع ہوں تو صرف پانچ[۵] وارث ہوں گی۔

زوجہ[۱]، بنت[۲]، بنت[۳] الابن، اختِ ع[۴]، ام[۵] باقی سب محجوب۔

(۱۰) اگر کسی عورت کی ساری وارث عورتیں جمع ہوں تو صرف چار وارث ہوں گی۔ بنت[۱]، بنت[۲] الابن، اخت[۳] ع، ام[۴]۔

(۱۱) اگر کسی کے سارے مذکر ومؤنث وارث جمع ہوں (کل الذکور وکل الاناث الا احد الزوجین) تو صرف پانچ[۵] وارث ہوسکتے ہیں۔

احد[۱] الزوجین، ام[۲]، اب[۳]، ابن[۴]، بنت[۵]، باقی سب محجوب۔

(۱۲) کل من انفرد من الذکور حاز جمیع الترکۃ الاالزوج ،الاخ للأم للرد وما بقی للعصوبۃ.

(۱۳) کل من انفرد من الاناث حاز جمیع المال الاالزوجۃ کل الاناث للرد.

(۱۴) باپ اپنے بیٹے، بیٹی، ماں اور باپ کو محجوب کردیتا ہے۔

(۱۵) قال الشافعی لایرث مع الاب ابواہ، لا مع الأم ابواھا.

(۱۶) پندرہ[۱۵] مرد وارث ہوتے ہیں (ذوی الفروض وعصبات) گیارہ[۱۱] مرد صرف عصبہ کی وجہ سے وارث ہوتے ہیں، ابن[۱]، ابن[۲] الابن الخ، اخ[۳] ع، اخ[۴] علی، ابن[۵] الاخ ع، ابن[۶] الأخ علی الخ، عم[۷] ع، عم علی[۸]، ابن[۹] العم ع، ابن[۱۰] العم علی الخ، معتق[۱۱]۔

دو[۲] کبھی فرض کبھی عصبہ اور کبھی فرض وعصبہ کی وجہ سے وارث ہوتے ہیں اب[۱]، جد[۲]، اور دو[۲] صرف فرض کی وجہ سے وارث ہوتے ہیں، زوج[۱]، اخ[۲] خ۔

(۱۷) اور نو[۹] عورتیں وارث ہوتی ہیں، چار[۴] کبھی فرض اور کبھی عصبہ کی وجہ سے وارث ہوتی ہیں۔ بنت[۱]، بنت[۲] الابن، اخت[۳] ع، اخت[۴] علی، اور چار[۴] صرف فرض کی وجہ سے وارث ہوتی ہیں۔ زوجہ[۱]، اخت[۲] خ، ام[۳]، جدہ[۴]، اور ایک صرف عصبہ کی وجہ سے وارث ہوتی ہے۔ معتقہ[۱]۔

(۱۸) حالتیں کل نو ہیں۔

(۱)نصف (۲)ربع (۳)ثمن (۴)ثلث (۵)ثلثان (۶)سدس (۷)ثلث باقی

(۸)عصبہ(۹)حجب

عجوبہ

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے شیخ کے پچیس[۲۵] لڑکے تھے اور وہ صرف پانچ[۵] حمل میں ہوئے پانچ[۵] پانچ[۵] جڑواں پیدا ہوئے تھے۔

خمس بنين كهول، خمس بنين شباب، خمس بنين صبيان، خمس بنين اطفال، خمس بنين في المهد.

(۱۸) ورثہ تین[۳] قسم ہیں۔

(۱) قسم يُدلي بنفسه وهم ستة.

(اب[۱]، ام[۲]، زوج[۳]، زوجه[۴]، بنت[۵]، ابن[۶])

وهؤلآء لايحجبون بحال: الولدان والابوان والزوجان.

(۲) وقسم يُدلي بغيره.

ان چھ کے ماسوا سب رشتہ دار۔

وهؤلآء قد يحجبون وقد يرثون

(۳) وقسم يدلي بنفسه مرة وبغيره اخرى.

وهؤلآء قد يحجب ايضاً وقد يرث ايضاً فهو من يرث ولاء

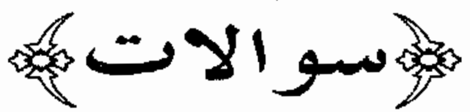
(۱۹) مسئله دیناریه:۔

مسئلہ ۲۴ تصح ۶۰۰

زوجہ	جدہ	بنتین	اثنی عشر اخا لاب		اختا لاب
۳	۴	۱۶	۲۴	۱/۲۵	۱
۷۵	۱۰۰	۴۰۰	فی کو ۲		

سميت بالدينارية لان المورث خلف ستة مائة دينار وسبعة عشر وارثا ذكورا واناثاً.

اصاب احدهم دینارا واحداً (اخت للاب)



سوالات

السوال الأول:۔ قالت الحبلیٰ

(۱) اگر میں لڑکا جنوں تو وارث نہ ہوگا۔

(۲) اگر لڑکی جنوں تو وارث ہوگی۔

(۳) اور اگر اکھٹے جنوں تو دونوں وارث نہ ہوں گے۔

الجواب:۔

(الف)

(۱) مسئلہ۲

م

زوج	اخت ع	(زوجۃ الاب حاملہ)	(حمل) اخ عل
۱	۱		م
			عصبہ

(۲) مسئلہ۶ عولہ۷

م

زوج	اخت ع	(زوجۃ الاب حاملہ)	(حمل) اخت عل
۳	۱		۱

(۳) مسئلہ۲

م

زوج	اخت ع	(زوجۃ الاب حاملہ)	اخت عل	(حمل) اخ عل
۳	۳		م	م
			عصبہ	عصبہ

(ب)

(۱) مسئلہ۶

م

زوج	اخ ۲ اخ	ام حاملہ	(حمل)	اخ عل
۳	۲	۱		م
				عصبہ

(۲) مسئلہ۶ عولہ۹

م

زوج	اخ ۲ اخ	ام حاملہ	(حمل)	اخت ع
۳	۲	۱		۳

(۳) مسئلہ ۶

زوج	اخ لاخ	ام حاملہ	اختِ ع (حمل) اخ ع
۳	۲	۱	م م
			عصبہ

السوال الثانی:۔ قالت الحبلیٰ

(۱) اگر میں لڑکا جنوں تو وہ بھی وارث ہوگا میں بھی۔

(۲) اگر لڑکا اور لڑکی اکھٹے جنوں تو وہ بھی وارث ہوں گے اور میں بھی ساتھ وارث ہوں گی۔

(۳) اور اگر لڑکی جنوں تو نہ میں وارث ہوں گی اور نہ وہ ہوگی۔

الجواب:۔

(۱) مسئلہ ۶ ته ۱۸

بنت ۲	ام	بنت ابن الابن (حاملہ) (زوجہا ابن الابن مات سابقاً) ($\frac{1}{3}$)	(حمل) ابن ابن الابن
$\frac{4}{12}$	$\frac{1}{3}$	۱	۲

(۲) مسئلہ ۶ ته ۲۴

بنت ۲	ام	بنت ابن الابن (حاملہ) ($\frac{1}{4}$)	بنت ابن الابن	(حمل) ابن ابن الابن
$\frac{4}{16}$	$\frac{1}{4}$	۱	۱	۲

(۳) مسئلہ ۶ ر ۵

بنت ۲	ام	بنت ابن الابن (حاملہ)	(حمل)	بنت ابن الابن
۴	۱	م		م

السوال الثالث: قالت الحبلیٰ

(۱) اگر میں لڑکی جنوں تو وہ بھی وارث ہوگی اور میں بھی

(۲) اگر میں لڑکا جنوں تو نہ میں وارث ہوں گی نہ وہ

(۳) اور اگر میں لڑکا، لڑکی اکھٹے جنوں تو کوئی بھی وارث نہ ہوگا۔

الجواب:

(۱) مسئلہ۱۲عولہ۱۵

زوج	بنت	ام	اب	بنت الابن (حاملہ)	(حمل) بنت ابن الابن
۳	۶	۲	۲	۱	۱

(۲) مسئلہ۱۲عولہ۱۳

زوج	بنت	ام	اب	بنت ابن الابن (حاملہ)	(حمل) ابن ابن الابن
۳	۶	۲	۲	م	م

(۳) مسئلہ۱۲عولہ۱۳

زوج	بنت	ام	اب	بنت ابن الابن (حاملہ)	بنت ابن الابن	(حمل) ابن ابن الابن
۳	۶	۲	۲	م	م	م

السوال الرابع: قالت الحبلٰی:

(۱) اگر میں لڑکا جنوں تو وارث ہوگا۔

(۲) اگر لڑکی جنوں تو وارث نہ ہوگی۔

(۳) اور اگر اکھٹے جنوں تو لڑکی وارث نہ ہوگی لڑکا وارث ہوگا۔

الجواب:

(۱) مسئلہ۱۲

زوجہ	جدہ (حاملہ)	(حمل) عم
۳	۲	۷

(۲) مسئلہ۱۲ ر۴

زوجہ	جدہ (حاملہ)	(حمل) عمۃ
۱	۳	م

(۳) مسئلہ۱۲

زوجہ	جدہ (حاملہ)	(حمل) عم	(حمل) عمۃ
۳	۲	۷	م

السوال الخامس: قالت الحبلٰی:

قاضی المسلمین انظر لحالی
وأفتنی بالصحیح واسمع مقالی
مات زوجی وهمّنی بعد بعلی
کیف حال النساء بعد الرجال
صیر اللّٰه فی حشای جنیناً
لاحرام بل هو بوطئ حلال
فلی النصف(١) إن أتیت بأنثی
ولی الثمن(٢) إن یکن من الرجال
ولی الکل(٣) إن أتیت بمیّت
هذه قصتی ففسر سؤالی

الجواب:

مسئلہ ٨:

(١) النصف

زوجه ومعتقه	بنت
٣+١	٤

مسئلہ ٨:

(٢) الثمن

زوجہ ومعتقہ	ابن
١	٧

مسئلہ ٤:

(٣) الکل

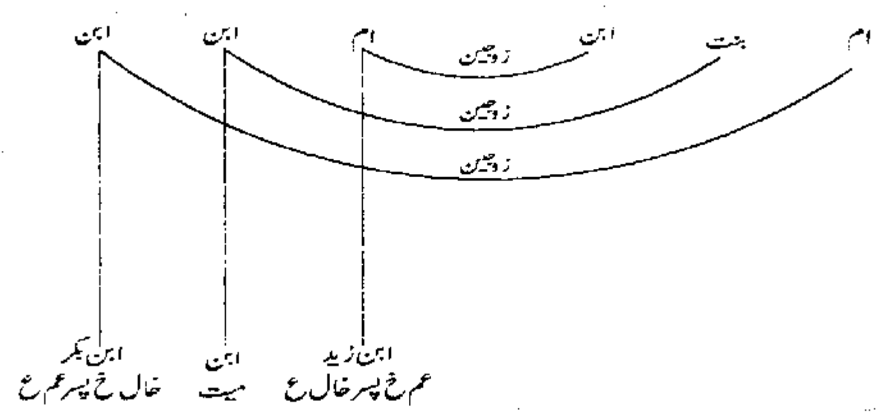
زوجه ومعتقه
٣+١

السوال السادس:

دو وارث یکے عم ودیگر خال
خالش پسر عم وعمش پسر خال

الجواب:

صورت مسئلہ:



مسئلہ ا

عم خ	ابن الخال ع	خال خ	ابن العم ع
زید	زید	بکر	بکر
م	م	م	عصبہ ا

السوال السابع:

زوجین اکٹھے عصبہ ہوں؟

الجواب:

(ا) مسئلہ ۱۲ رد ۳۶

زوج	بنت۲	بنت الابن	$\frac{١}{٣}$	ابن الابن
$\frac{٣}{٩}$	$\frac{٨}{٢٤}$	ا		٢

زوجین

زبدۃالفن

فی تقسیم ترکة زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ فی الغرماء والورثاء والوصایا.

کان جمیع مال الزبیر عند الموت "۵,۰۲,۰۰,۰۰۰" فزادہ اللّٰہ تعالٰی بعد موتہ ببرکة الغزوات "۹۶,۰۰,۰۰۰" فجمیع المال المقسوم بین الأولاد والزوجات والغرماء والموصی لہم بالثلث "۵,۹۸,۰۰,۰۰۰".

وتفصیلہ ھکذا وحقیقة العلم عند اللّٰہ تعالٰی وھو علاّم الغیوب.

المال المقسوم بین الغرماء: "۲۲,۰۰,۰۰۰"

المال المقسوم بین الورثة والموصی لہم: "۵,۷۶,۰۰,۰۰۰".

المال المقسوم بین المساکین وأولاد عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ وھو الثلث بعد الدین: "۱,۹۲,۰۰,۰۰۰"

المال المقسوم بین الورثة بعد الدین والوصیة وھو الثلثان: "۳,۸۴,۰۰,۰۰۰"

ثلث الثلث بین أولاد عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ: "۶۴,۰۰,۰۰۰"

ثلثاالثلث بین المساکین: "۱,۲۸,۰۰,۰۰۰"

المال المقسوم بین الزوجات وھو الثمن بعد الدّین والوصیة: "۴۸,۰۰,۰۰۰"

المال المقسوم بین البنین والبنات وھو سبعة أثمان بعد الدین والوصیة: "۳,۳۶,۰۰,۰۰۰"

المال المقسوم بین البنین: "۲,۲۴,۰۰,۰۰۰"

المال المقسوم بین البنات: "۱,۱۲,۰۰,۰۰۰"

للزوجة الواحدة: "۱۲,۰۰,۰۰۰"

للابن الواحد: "$\frac{۸}{۹}$ ۲۴,۸۸,۸۸۸"

للبنت الواحدة: "$\frac{۴}{۹}$ ۱۲,۴۴,۴۴۴"

الجدول

مسئلہ ۸ تصحیح ۸۶۴ — مات الزبیر رضی اللہ عنہ وکان جمیع الترکة ۵,۹۸,۰۰,۰۰۰

زوجہ	زوجہ	زوجہ	زوجہ
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۱۲,۰۰,۰۰۰	۱۲,۰۰,۰۰۰	۱۲,۰۰,۰۰۰	۱۲,۰۰,۰۰۰

ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
٥٦	٥٦	٥٦	٥٦	٥٦
۲۴,۸۸,۸۸۸ ۸/۹	۲۴,۸۸,۸۸۸ ۸/۹	۲۴,۸۸,۸۸۸ ۸/۹	۲۴,۸۸,۸۸۸ ۸/۹	۲۴,۸۸,۸۸۸ ۸/۹

ابن	ابن	ابن	ابن
٥٦	٥٦	٥٦	٥٦
۲۴,۸۸,۸۸۸ ۸/۹	۲۴,۸۸,۸۸۸ ۸/۹	۲۴,۸۸,۸۸۸ ۸/۹	۲۴,۸۸,۸۸۸ ۸/۹

بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۱۲,۴۴,۴۴۴ ۴/۹	۱۲,۴۴,۴۴۴ ۴/۹	۱۲,۴۴,۴۴۴ ۴/۹	۱۲,۴۴,۴۴۴ ۴/۹	۱۲,۴۴,۴۴۴ ۴/۹

بنت	بنت	بنت	بنت
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۱۲,۴۴,۴۴۴ ۴/۹	۱۲,۴۴,۴۴۴ ۴/۹	۱۲,۴۴,۴۴۴ ۴/۹	۱۲,۴۴,۴۴۴ ۴/۹

للمساكين	لأولاد عبدالله بن الزبير رضی اللہ عنہ	للغرماء
۱,۲۸,۰۰,۰۰۰	۶۴,۰۰,۰۰۰	۲۲,۰۰,۰۰۰

تخريج:

عارف باللہ محمد شريف اللہ دامت بركاتهم العاليه أستاذ التفسير والحديث جامعه تفسيريه شمس العلوم رحيم يارخان بنجاب.

سوال:

بخاری شریف کی حدیث میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ترکہ کے بارے میں دو متضاد مجموعے معلوم ہوتے ہیں۔

ایک: پانچ کروڑ اٹھانوے لاکھ "٥,٩٨,٠٠,٠٠٠"

وفي البخاري: قال عبدالله بن الزبير: فحسبت ما عليه من الدين، فوجدته ألفي ألف و مائتي ألف (٢٢٠٠٠٠٠)...... إلى وكان للزبير أربع نسوة ورفع الثلث. فأصاب كل امرأة ألف ألف (١٢٠٠٠٠٠) ومائتا ألف. تو اس کا مجموعہ پانچ کروڑ اٹھانوے لاکھ بنتا ہے۔

دوم: پانچ کروڑ دولاکھ "٥,٠٢,٠٠,٠٠٠"

وفي البخاري: فجميع ماله خمسون ألف ألف (٥٠٢٠٠٠٠٠) ومائتا ألف.

جواب:

ان دو متضاد مجموعوں کی تطبیق میں تین توجیہات بیان کی جاتی ہیں۔

پہلی مشہور ومقبول توجیہ:

تقریباً تمام شراح بخاری نے بیان فرمایا ہے کہ بوقت شہادت ان کے مال کا مجموعہ پانچ کروڑ دولاکھ تھا اور چار سال بعد بوقت تقسیم مجموعہ پانچ کروڑ اٹھانوے لاکھ ہوگیا۔ قال الكرماني: "لعل الجميع كان عند وفاته هٰذا المقدار، فزاد من غلات أمواله في هٰذه الأربع سنين إلى ما يكون لكل امرأة ألف ألف ومائتا ألف. والمقام مقام البركة للغازي في ماله حياً وميتاً. قال الشيخ ابن حجر: "وهٰذا توجيهه في غاية الحسن لعدم تكلفه و تبقية الرواية الصحيحة علىٰ وجهها".

خلاصة التقسيم

ترکہ بوقت وفات	برکت	کل ترکہ	قرضہ	وصیت	زوجات ۴	بنین ۹ وبنات ۹
۵,۰۲,۰۰,۰۰۰	۹۶,۰۰,۰۰۰	۵,۹۸,۰۰,۰۰۰	۲۲,۰۰,۰۰۰	۱,۹۲,۰۰,۰۰۰	۴,۸۰,۰۰۰	۲۳۶,۰۰,۰۰۰

علی قول الشارحین

دوسری توجیہ:

فقیہ النفس حضرت رشید احمد گنگوہی اور حضرت انور شاہ کشمیری رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کل ترکہ چھ کروڑ ہے۔۔۔

قال فی فیض الباری قوله فجميع ماله خمسون، مبتدأ وخبر، وليس قوله، الف الف، تمييز لخمسون، بل معناه جميع ماله خمسون سهما، و سهم واحد منهاالف الف ومائتا الف(۱۲,۰۰,۰۰۰) ، فقوله الف الف مع معطوفة خبر لمبتدأ محذوف، كما قررنا فاذا ضربت الف الف و مائتی الف (۱۲,۰۰,۰۰۰) فی خمسين حصل ستون الف الف(۶,۰۰,۰۰,۰۰۰) وكانت التركة بالحساب المذكور ستين الف الف لا مائتی الف (۵,۹۸,۰۰,۰۰۰) وفی حاشيته اذا جعلت قوله فی الدين الفی الف ومائتی الف (بمعنی)مثنی الف الف(۲۰,۰۰,۰۰۰) ومائتی الف (۴,۰۰,۰۰۰) من قبيل تثنية المركب بالحاق العلامة بالجزء الاول منه كصاحبی السجن فالحساب تحقيقی، يعنی كانت التركة بالحسابين ستين الف الف(۶,۰۰,۰۰,۰۰۰)

وقال الشيخ انور شاه رحمه الله تعالیٰ . وبالجملة ذهب الشارحون الی ان الف الف، تمييز لخمسون، ومائتا الف معطوف علی قوله خمسون وذهبنا الی ان الف الف ليس تمييز عن قوله، خمسون، بل هو مع معطوفه خبر عن مبتدأ محذوف كما ذكر.

خلاصة التقسيم

علی قولہما

		کل ترکہ	قرضہ	وصیت	زوجات ۴	بنین ۹ وبنات ۹	میزان
کل حصے	فی حصہ	٥٠ حصے	٢ حصے	١٦ حصے	٤ حصے	٢٨ حصے	٥٠ حصے
٥٠	١٢,٠٠,٠٠٠	٦,٠٠,٠٠,٠٠٠	٢٤,٠٠,٠٠٠	١,٩٢,٠٠,٠٠٠	٤٨,٠٠,٠٠٠	٣,٣٦,٠٠,٠٠٠	٦,٠٠,٠٠,٠٠٠

دونوں میں فرق کل ترکے، قرضے اور توجیہ میں ہے۔

تیسری توجیہ:

قال الحافظ ابن حجر رحمه الله وقرئت بخط القطب الحلبی عن الدمياطی ان الوهم انما وقع فی رواية ابی اسامة عند البخاری فی قوله فی نصيب كل زوجة انه "الف الف ومائتا الف" وان الصواب انه "الف الف" سواء بغير كسر و اذا اختص الوهم بهذهٖ الفظة وحدها، خرج بقية مافيه على الصحة لانه يقتضی ان يكون الثمن اربعة الاف الف(٤٠,٠٠,٠٠٠) فيكون ثمنا من اصل اثنين وثلاثين واذا انضم اليه الثلث صار ثمانية واربعين واذا انضم اليها الدين صار الجميع خمسين الف الفٍ ومائتی الف فلعل بعض رواته لما وقع له ذكر مائتا الف عند الجملة ذكرها عند نصيب كل زوجة سهواً. وهذا توجيهٌ حسن ويويدهٗ ما روى ابو نعيم" فی المعرفة" من طريق ابی معشر عن هشام عن ابيه قال ورثت كل امرأة للزبير ربع الثمن الف الف درهم(١٠,٠٠,٠٠٠).

خلاصة التقسيم

علی قولہ

کل ترکہ	قرضہ	وصیت	زوجات ۴	بنین ۹ وبنات ۹
٥,٠٢,٠٠,٠٠٠	٢٢,٠٠,٠٠٠	١,٦٠,٠٠,٠٠٠	٤٠,٠٠,٠٠٠	٢,٨٠,٠٠,٠٠٠

اس کا فرق سابقہ تقسیموں سے کل ترکے، وصیت اور تقسیم بین الورثہ میں ہے۔ روایۃ مذکورہ سے سوال بالا تو

ختم ہوسکتا ہے مگر دس لاکھ اور بارہ لاکھ کے تعارض کا نیا سوال کھڑا ہوجاتا ہے۔

دونوں روایتوں اور دونوں مجموعوں کے درمیان تطبیق کی ایک اور توجیہ:

کل ترکہ بوقت وفات پانچ کروڑ دولاکھ تھا، جس سے قرضہ بائیس لاکھ ادا کردیا گیا تو باقی چار کروڑ اسی لاکھ ہوا جس کی تقسیم بعد میں ہوئی تو ایک زوجہ کا حصہ بارہ لاکھ بوزن ستہ اور دس لاکھ بوزن سبعہ ہوا۔

بارہ لاکھ بوزن ستہ، دس لاکھ بوزن سبعہ ہوتے ہیں تو دونوں روایتوں میں تطبیق ہوگئی۔ **كما في الدية**

عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي ﷺ انه جعل الدية اثنى عشر الفاً.

وعن عمر رضي الله شنه ان النبي ﷺ قضى بالدية في قتيل بعشرة آلاف درهم.

وقال الشافعي رحمه الله الدية اثنا عشر الف درهم وقلنا بعشرة الاف درهم وقال محمد للشافعي رحمهما الله تعالىٰ ان اثنى عشر الف درهم من وزن الستة يكون عشرة الاف من وزن السبعة.

شاید سابقہ حساب بمع قرضہ، وزن سبعہ کے لحاظ سے ہوا اور اس کے بعد ورثہ کے درمیان تقسیم وزن ستہ کے لحاظ سے ہو تو باقی ترکہ چار کروڑ اسی لاکھ بوزن سبعہ پانچ کروڑ چھہتر لاکھ بوزن ستہ بنتا ہے تو قرضہ بائیس لاکھ جمع کر کے پانچ کروڑ اٹھانوے لاکھ ہوگیا۔

خلاصة التقسيم

قرضہ		باقی ترکہ	زوجہ	کل زوجات ۴	بنین ۹ وبنات ۹	وصیت	میزان مع قرضہ
۲۲۰۰۰۰۰	بحساب وزن ستہ	۵۷۶,۰۰۰۰۰	۱۲,۰۰,۰۰۰	۴۸,۰۰,۰۰۰	۳,۳۶,۰۰,۰۰۰	۱,۹۲,۰۰۰۰۰	۵,۹۸,۰۰,۰۰۰
	بحساب وزن سبعہ	۴۸,۰۰,۰۰۰	۱۰,۰۰,۰۰۰	۴۰,۰۰,۰۰۰	۲,۸۰,۰۰,۰۰۰	۱,۶۰۰۰۰۰۰	۵,۰۲,۰۰,۰۰۰

پہلی اور آخری تقسیم میں کوئی فرق نہیں ہے سوائے توجیہ کے۔

آخری توجیہ اور تقسیم میری طرف سے مرتب شدہ ہے، صحیح ہے تو فمن الله عز وجل، غلط ہے تو فمن نفسي. والله تعالىٰ اعلم بالصواب. اللهم اصلح لي شاني كله ولا تكلني الى نفسي طرفة عين.

لبن الفن

ابنا عم احدهما اخ لام والآخر زوج

قال على رضى الله تعالىٰ عنه للزوج النصف وللاخ من الام السدس، وما بقى، بينهما نصفان.

﴿رواه البخارى﴾.

التشريح

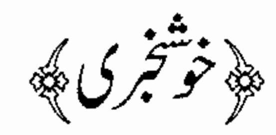
رجل تزوج بامرأة فجاءت منه بابن ثم تزوج باخرى فجاءت منه بابن ثم فارق المرأة الثانية فتزوجها اخوه فجاءت منه بنت فهى اخت الابن الثانى لأمه وابنة عمه فتزوجت هذه البنت ابن الاول وهو ابن عمها ثم ماتت عن ابنى عم احدهما اخوها لأمها والآخر زوجها. فقال على رضى الله عنه فى الصورة المذكورة للزوج النصف وللأخ من الأم السدس وما بقى وهو الثلث بينهما اى بين ابنى عمها احدهما الزوج والاخر اخوها من الام نصفان بطريق العصوبة فيكون للزوج الثلثان ويكون للثانى وهو ابن عمها الآخر الثلث بطريق الفرض وهو واحد والتعصيب وهو ايضاً واحد.

صورة المسئلة هكذا

مسئله ٦		ماتت امرأة	
زوج وهو ابن عمها		الأخ لأم وهوابن عمها	
٣	١	١	١
٤		٢	

٣ ذوالحجة ١٤٢٣ هجرى

فسبحان ربک رب العزة عما يصفون وسلٰم على المرسلين والحمد لله رب العٰلمين.



سراجی جیسی مشکل اور اہم کتاب کا پڑھنا پڑھانا اور یاد کرنا اب بالکل آسان

الحمدللہ خلاصۃ السراجی کے اسباق تفصیلا تقریر کی شکل میں سی ڈی میں دستیاب ہیں جس سے سراجی کا خلاصہ سمجھنا، پڑھنا اور پڑھانا انتہائی آسان ہوگا۔ (انشاءاللہ تعالی)

خلاصۃ السراجی سی ڈی میں کتابی شکل میں بھی دستیاب ہے۔

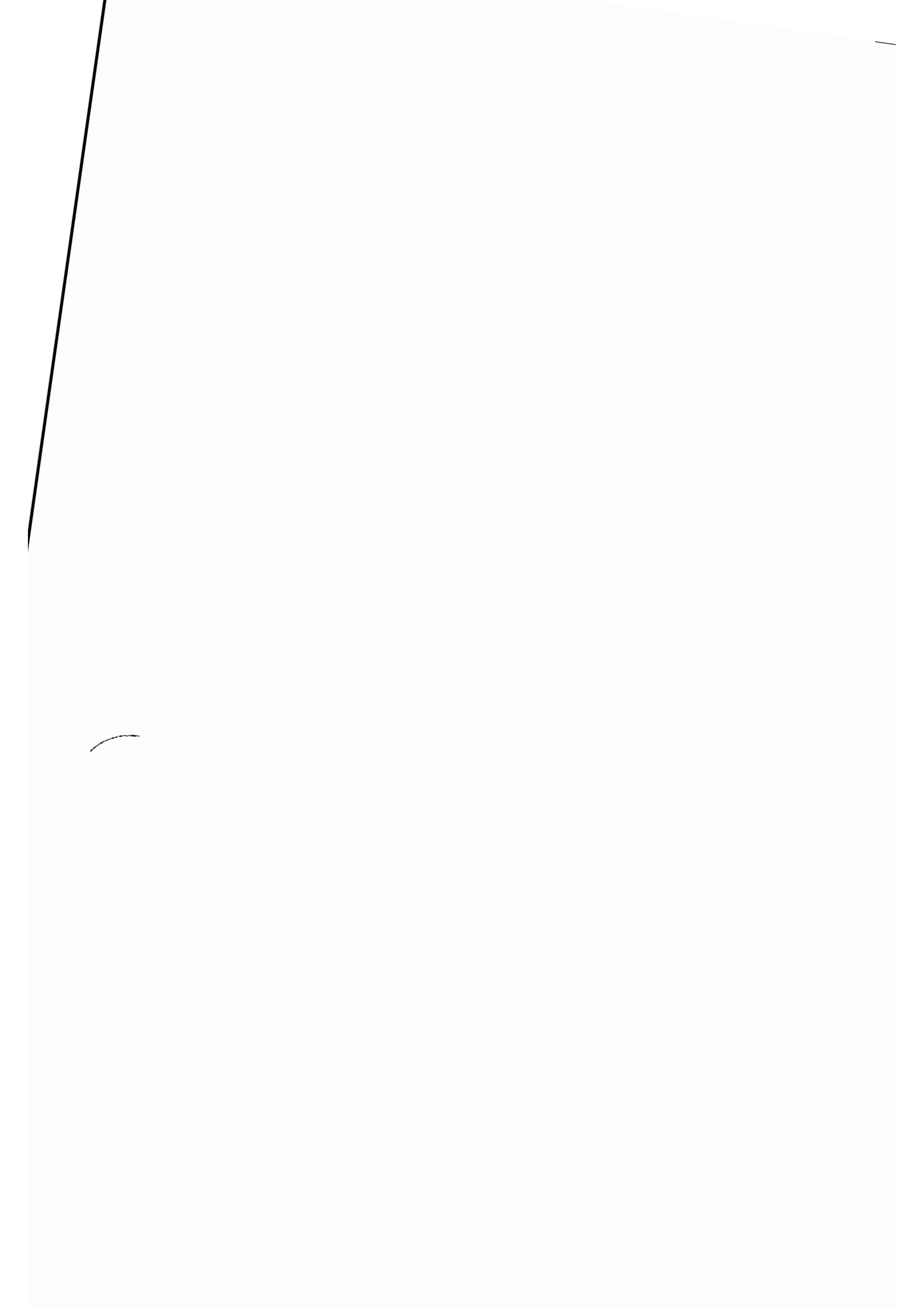
رابطہ : جامعہ تفسیر یہ شمس العلوم ابوظہبی روڈ نزد فوجی چھاؤنی رحیم یار خان

موبائل: ۰۳۲۱-۶۷۰۳۴۹۴

﴿تعارف شمس العلوم﴾

مدرسہ شمس العلوم کا شمار برصغیر پاک وہند کے قدیم ترین دینی مدارس میں ہوتا ہے۔ یہ مدرسہ تقریبا اڑہائی سو سال قبل ۱۱۷۵ھ کو ضلع رحیم یار خان کے مضافات میں واقع بستی مولویان میں قائم ہوا اور سالہا سال سے علم عرفان کی بارش برسا رہا ہے اور تشنگان علوم نبویہ کی سیرابی کر رہا ہے۔

اس مدرسہ کا مرکز رحیم یار خان شہر میں جامعہ تفسیر یہ شمس العلوم کے نام سے قائم ہے۔ جس میں الحمدللہ مکمل درس نظامی، شعبہ تخصص فی الفقہ، قرآن مجید حفظ وناظرہ، دورہ تفسیر، دورہ میراث، دورہ صرف ونحو اور شعبہ تبلیغ کا مکمل تعلیمی اصلاحی وتربیتی نظام موجود ہے۔



جامعه هذا کی چند گراں قدر تصانیف

نمبر شمار	نام کتاب		نام مصنف
۱	التفسیر البدیع	عربی	الاستاذ فی التفسیر والحدیث العارف باللہ الشیخ محمد شریف اللہ نور اللہ مرقدہ
۲	تفسیر تبیان الفرقان	عربی	الاستاذ فی التفسیر والحدیث العارف باللہ الشیخ محمد شریف اللہ نور اللہ مرقدہ
۳	التفسیر الکوثری	اردو	الاستاذ فی التفسیر والحدیث العارف باللہ الشیخ محمد شریف اللہ نور اللہ مرقدہ
۴	تفسیر تیسیر القرآن	عربی	الاستاذ فی التفسیر والحدیث العارف باللہ الشیخ محمد شریف اللہ نور اللہ مرقدہ
۵	مقدمة القرآن	عربی	الاستاذ فی التفسیر والحدیث العارف باللہ الشیخ محمد شریف اللہ نور اللہ مرقدہ
۶	مقدمة القرآن	اردو	الاستاذ فی التفسیر والحدیث العارف باللہ الشیخ محمد شریف اللہ نور اللہ مرقدہ
۷	الکوثر البخاری فی شرح احادیث البخاری	عربی	الاستاذ فی التفسیر والحدیث العارف باللہ الشیخ محمد شریف اللہ نور اللہ مرقدہ
۸	الکوثر الشمسی فی شرح الترمذی	عربی، اردو	الاستاذ فی التفسیر والحدیث العارف باللہ الشیخ محمد شریف اللہ نور اللہ مرقدہ
۹	تنویر المشکوۃ	عربی	الاستاذ فی التفسیر والحدیث العارف باللہ الشیخ محمد شریف اللہ نور اللہ مرقدہ
۱۰	المجموعة الصادقة	عربی	الاستاذ فی التفسیر والحدیث العارف باللہ الشیخ محمد شریف اللہ نور اللہ مرقدہ
۱۱	تعلیم الفرائض	اردو	الاستاذ فی التفسیر والحدیث العارف باللہ الشیخ محمد شریف اللہ نور اللہ مرقدہ
۱۲	خلاصة السراجی	اردو	استاذ الحدیث مولوی محمد خلیل اللہ مولویانوی مدظلہ العالی
۱۳	درس السراجی	اردو	استاذ الحدیث مولوی محمد خلیل اللہ مولویانوی مدظلہ العالی
۱۴	مقدمہ بخاری	اردو	استاذ الحدیث مولوی محمد خلیل اللہ مولویانوی مدظلہ العالی
۱۵	منابع الحکم	اردو	استاذ الحدیث مولوی محمد خلیل اللہ مولویانوی مدظلہ العالی

مکتبہ تفسیریہ

جامعہ تفسیریہ شمس العلوم ابوظہبی روڈ رحیم یار خان ہاتف: ۰۷۳۱-۷۲۷۱۰